وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

اور بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کردیا ہے
سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے (سورۃ ۵۴: آیت ۲۲)

تفسیرِ شجاعیہ

پارۂ عمّ و متفرق سورہ جات

قطب الہند غوثِ دکن حضرت ابی قبلہ سیدنا

میر شجاع الدین حسین قادری چشتی نقشبندی رفاعی قدس سرہٗ العزیز

زیرِ اہتمام

مولانا سید شاہ عبید اللہ قادری المعروف آصف پاشاہ صاحب
سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہ عیدی بازار خطیب و متولی جامع مسجد شجاعیہ چارمنار

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام : تفسیر شجاعیہ

موضوع : تفسیر پارۂ عم و متفرق سورۂ جات

مؤلف : حضرت سیدنا میر شجاع الدین حسین قبلہؒ قادری چشتی نقشبندی رفاعی
(ولادت ۱۱۹۱ھ وفات ۱۲۶۵ھ)

زیر اہتمام : مولانا سید شاہ عبیداللہ قادری آصف پاشاہ
سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہ و متولی جامع مسجد شجاعیہ چارمینار

ناشر : شعبۂ نشر و اشاعت انجمن خادمین شجاعیہ تلنگانہ

تعداد : 1000 عدد

تسہیل : مولانا سمیع اللہ صاحب و مولوی سید غوث محی الدین حسینی نصر الحق قادری

سنہ اشاعت : ۱۴۴۰ھ ۲۰۱۹ء

تاریخِ سن اشاعت : "شجاعیہ تفسیر تصریح آصفی"
۲۰۱۹ عیسوی

ہدیہ : 100 روپئے

کمپوزنگ و طباعت : لمعان پرنٹرس، چھتہ بازار، حیدرآباد، الہند
رابطہ کیلئے : +91 9440 8778 06

ملنے کے پتے

۱) خانقاہ شجاعیہ نمبر ۵-۳۵-۲۲، واقع عقب جامع مسجد شجاعیہ چارمینار، حیدرآباد۔

۲) بارگاہ حضرت قطب الہند حافظ سیدنا میر شجاع الدین حسین قادریؒ
عیدی بازار، حیدرآباد۔ فون: 040-66171244

فہرست

پیش لفظ از مولانا سید شاہ عبیداللہ قادری آصف پاشاہ مدظلہ ——— ۴

تقریظ از مولوی سید غوث محی الدین حسینی نصر الحق قادری صاحب ——— ۵

نمبر شمار	سورے کا نام	سورہ نمبر	صفحہ نمبر
۱	تفسیر سورۃ نباء	۷۸	۹
۲	تفسیر سورۃ النزعٰت	۷۹	۱۳
۳	تفسیر سورۃ عبس	۸۰	۱۷
۴	تفسیر سورۃ تکویر	۸۱	۲۱
۵	تفسیر سورۃ الانفطار	۸۲	۲۳
۶	تفسیر سورۃ المطففین	۸۳	۲۵
۷	تفسیر سورۃ الانشقاق	۸۴	۲۹
۸	تفسیر سورۃ البروج	۸۵	۳۱
۹	تفسیر سورۃ الطارق	۸۶	۳۶
۱۰	تفسیر سورۃ الاعلیٰ	۸۷	۳۸
۱۱	تفسیر سورۃ الغاشیہ	۸۸	۴۰
۱۲	تفسیر سورۃ الفجر	۸۹	۴۲
۱۳	تفسیر سورۃ البلد	۹۰	۴۷
۱۴	تفسیر سورۃ الشمس	۹۱	۵۰
۱۵	تفسیر سورۃ الیل	۹۲	۵۲
۱۶	تفسیر سورۃ الضحیٰ	۹۳	۵۴
۱۷	تفسیر سورۃ الانشرح	۹۴	۵۷
۱۸	تفسیر سورۃ التین	۹۵	۵۹
۱۹	تفسیر سورۃ العلق	۹۶	۶۰
۲۰	تفسیر سورۃ القدر	۹۷	۶۳
۲۱	تفسیر سورۃ البینۃ	۹۸	۶۷
۲۲	تفسیر سورۃ الزلزال	۹۹	۶۸
۲۳	تفسیر سورۃ العدیٰت	۱۰۰	۷۱

نمبر شمار	سورے کا نام	سورہ نمبر	صفحہ نمبر
۲۴	تفسیر سورۃ القارعۃ	۱۰۱	۷۲
۲۵	تفسیر سورۃ التکاثر	۱۰۲	۷۲
۲۶	تفسیر سورۃ العصر	۱۰۳	۷۳
۲۷	تفسیر سورۃ الھمزہ	۱۰۴	۷۴
۲۸	تفسیر سورۃ الفیل	۱۰۵	۷۵
۲۹	تفسیر سورۃ القریش	۱۰۶	۷۷
۳۰	تفسیر سورۃ الماعون	۱۰۷	۷۸
۳۱	تفسیر سورۃ التکاثر	۱۰۸	۷۹
۳۲	تفسیر سورۃ الکافرون	۱۰۹	۸۰
۳۳	تفسیر سورۃ النصر	۱۱۰	۸۱
۳۴	تفسیر سورۃ اللھب	۱۱۱	۸۲
۳۵	تفسیر سورۃ الاخلاص	۱۱۲	۸۴
۳۶	تفسیر سورۃ الفلق	۱۱۳	۸۵
۳۷	تفسیر سورۃ الناس	۱۱۴	۸۶
۳۸	تفسیر سورۃ فاتحہ	۱	۸۹
۳۹	تفسیر سورۃ یٰس	۳۶	۹۰
۴۰	تفسیر سورۃ الفتح	۴۸	۱۰۶
۴۱	تفسیر سورۃ الرحمٰن	۵۵	۱۱۹
۴۲	تفسیر سورۃ الواقعہ	۵۶	۱۲۷
۴۳	تفسیر سورۃ الجمعہ	۶۲	۱۳۷
۴۴	تفسیر سورۃ الملک	۶۷	۱۴۱
۴۵	تفسیر سورۃ المزمل	۷۳	۱۴۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ

پیش لفظ

اما بعد: تفسیر شجاعیہ جو پارہ عم اور متفرق سورہ جات پر مبنی تفسیر ہے، جدی وقطب الہند حضرت سیدنا میر شجاع الدین حسین قبلہؒ قادری چشتی نقشبندی رفاعی کی تفسیر کا جز ہے۔ جو ادارۂ ادبیاتِ اردو اور سالار جنگ لائبریری میں مخطوطہ کی سورت میں موجود ہے۔ یہ تفسیر آسان دکنی اردو میں ہے۔ جو بحمد للہ شائع ہو کر آج آپ کے پیش نظر ہے۔ مزید اجزاء کی تلاش جاری ہے اور ان شاء اللہ بر آمد ہونے پر اسکی اشاعت بھی عمل میں لائی جائیگی۔ اس تفسیر کی تسہیل کا کام ابتداء میں مولانا سمیع اللہ صاحب (مصحح دائرۃ المعارف) نے انجام دیا اور اسکی تکمیل مولوی سید غوث محی الدین حسینی نصر الحق قادری صاحب نے کی جس کیلئے میں دونوں حضرات کے حق میں حسنات فی دارین کیلئے دعا گو ہوں اور اس بات کی اُمید کرتا ہوں کہ یہ تفسیری جز وابستگان سلسلہ وعقیدتمندانِ قطب الہند کیلئے حصول برکات کا باعث ہوگا۔

المرقوم : ۳۰/ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ

مطابق : ۵/جولائی ۲۰۱۹ء

فقط

سید شاہ عبید اللہ قادری آصف پاشاہ

سجادہ نشین حضرت قطب الہند

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقریظ

الحمد للہ ربّ العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ سیدنا ومولانا محمد سید الانبیاء
والمرسلین وعلیٰ اٰلہ الطیبین الطاھرین واصحابہ الاکرمین اجمعین

امّابعد : سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم وضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لایشکراللہ من لایشکرالناس'' اُس شخص نے اللہ کا شُکر ادا نہیں کیا جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا۔

لہٰذا میں قطب الہند حافظ سید شجاع الدین حسین قادری چشتی رفاعی قدس سرہ العزیز ورحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین سید شاہ عبید اللہ قادری المعروف آصف پاشاہ مدظلہ کا اپنے دل کی گہرائیوں سے مشکور ہوں کہ اُنہوں نے مجھے شجاعیہ تفسیر تصریح پر کام کرنے کا موقعہ دیا۔ اس تفسیر کا تاریخی نام ''شجاعیہ تفسیر تصریح آصفی'' [۲۰۱۹ء عیسوی] ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اُنہیں اس کا بہتر سے بہتر صلہ دے اور اُن کو اُن کے متعلقین کے ساتھ ہمیشہ خوش وخرم رکھے اور اُس فضل وکرم میں مجھے بھی اپنے متعلقین کے ساتھ شریک رکھے۔ اُنہیں اور اُن کے خوانوادہ کو سلامت با کرامت رکھے۔

آمین بجاہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

الحمدللہ اس وقت تفسیر شجاعیہ کے چار مخطوطات پیشِ نظر ہیں۔

پہلا مخطوطہ گیارہ سطری ہے جس کی کتابت ۱۲۴۳ھ ہجری میں ہوئی، پارۂ عم کی تفسیر ہے اس کے ابتدائی [۱۹] صفحات نہیں ہیں اور یہ صفحہ نمبر [۲۰] پر سورہ النبا کی آیت نمبر [۱۸] سے شروع ہو رہا ہے اور صفحہ [۱۱۳] پر ختم ہو رہا ہے۔

دوسرا مخطوطہ تفسیر تصریح کا ہے جس کی کتابت ۱۲۵۰ھ ہجری میں ہوئی ہے پارۂ عمّ کی تفسیر ہے۔

تیسرے مخطوطہ میں پارۂ عمّ کے ساتھ پنج سورہ اور دیگر منتخبہ سورتیں شامل ہیں۔ اسکے جملہ [۱۷۶] صفحات ہیں۔ زیرِ نظر ''شجاعیہ تفسیر تصریح آصفی'' (۲۰۱۹ء عیسوی) اسی پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر میں پارۂ عمّ کے ساتھ سورہ فاتحہ، سورہ یٰسٓ، سورہ الرحمٰن، سورہ الفتح، سورہ الواقعہ، سورہ الجمعہ، سورہ الملک اور سورہ المزمل شامل ہیں۔

چوتھا مخطوطہ سب سے قدیم ہے اور ''تفسیر قرآن'' کے نام سے موسوم ہے اس کے جملہ [۱۵۷] صفحات ہیں۔ جس میں پارۂ عم کے ساتھ سورہ یٰسٓ، سورہ نوح، سورہ جن، سورہ مزمّل، سورہ الملک، سورہ الرحمٰن، سورہ الجمعہ، سورہ الطلاق، سورہ التحریم، سورہ الفتح، احادیث اور سورہ القلم بھی شامل ہیں۔ یہ تفسیر قدیم مروّجہ طریقہ سے ہے جس میں پارہ عم سے پہلے سورہ فاتحہ ہے جو بچّوں، عورتوں، کم علم اور مصروف حضرات کا لحاظ رکھتے ہوئے سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ ناس سے شروع ہو کر سورۂ نبا پر ختم ہو رہی ہے۔ اس طرح تمام اہم اور بنیادی باتیں ابتدا ہی میں سمجھا دی جاتی ہیں تا کہ قرآنِ کریم کے

نازل ہونے کا مقصد پورا ہوا اور کم عمری میں ہی بچے دین اور اُس کے تقاضوں کو پوری طرح سمجھ لیتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ کر اور کوئی راستہ ہی نہیں جس پر چل کر آدمی فلاح اور بہبودی حاصل کر سکے۔ یہی شریعت ہے۔ طریقت، معرفت، حقیقت سب اسی سے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

تفسیر شجاعیہ حسبِ ذیل جملہ پر ختم ہوتی ہے کہ

''تفسیر حسینی میں ہے حق تعالیٰ نے قرآنِ شریف کو شروع کیا ''ب'' سے

اور ختم کیا ''س'' پر یعنی ''بس'' مومنوں کو جو کچھ کہ اس میں ہے۔''

سورہ ناس کے آخر میں فرمایا:

بعض جن وسوسہ ڈالتے ہیں وہ سب شیاطین ہیں۔ حق تعالیٰ سب مومنوں کو شیطانوں کے وسوسہ سے اور بدخطروں سے اپنی پناہ میں رکھے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حسد سے زیادہ کوئی چیز بدتر نہیں۔ آدمی میں اگر اور کوئی خصلت بدتر ہوتی تو یہ سورہ اُسی پر ختم ہو جاتا۔ سب سے پہلا گناہ جو آسمانوں میں ہوا ابلیس کا حسد تھا۔ جو حضرت آدم علیہ السلام پر ہوا۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ حسد نیک عملوں کو ایسا کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو کھا لیتی ہے۔

اسکے بعد سورہ فلق کی تفسیر کو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی اُس حدیث پاک پر ختم کیا جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِن دونوں سورتوں (سورہ فلق اور سورہ ناس) سے زیادہ اور کوئی پناہ کی چیز نہیں۔

سورہ لھب کو آیت کریمہ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (اپنے نزدیک کے رشتہ داروں کو ڈراؤ) کے نزول کے بعد آپؐ نے اپنے رشتہ داروں کو ڈرانے کیلئے جو طریقہ اختیار کیا وہ یہ تھا کہ جب دشمنوں کی فوج آنے کی خبر ملتی تو جو سردار ہوتا وہ یا صباہ جاہ کی آواز لگاتا اور سب جمع ہو جاتے۔

اب تصور کیجئے حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہوئے ہیں اور اونچی آواز میں رشتہ داروں کو یا صباہ جاہ کی آواز دے رہے ہیں۔ (صبح کے وقت دشمنوں کا لشکر آئیگا راتوں رات بھاگ نکلو) قریش کے سبھی لوگ ڈر کر جمع ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ''اگر میں تمہیں خبر دوں کہ پہاڑ کے دامن میں لشکر آیا ہے تا کہ رات کو حملہ کرے۔ اور لوگوں کو قتل کر کے لوٹ لے تو کیا تم یقین کرو گے یا نہیں؟'' سبھوں نے کہا کیوں نہیں یقین کرینگے۔ تم نے کبھی جھوٹ نہیں کہا۔ جب سب نے آپؐ کے سچے ہونے کا اقرار کر لیا تو آپؐ نے فرمایا اِنِّىْ نَذِيْر بكُم بَيْنَ يَدى عذاب شديد (میں تم کو ڈرانے والا ہوں اُس عذاب شدید سے جو آنے والا ہے) جس طرح لشکر کا آنا تم

سچ سمجھتے ہو اس بات کو بھی سچ سمجھو کہ اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو تم کو حق تعالیٰ عذاب میں مبتلا کر دیگا۔" ابولھب اُٹھا اور کہنے لگا ہلاکی ہو تم پر کیا تم نے ہم کو اسی لئے بلایا تھا۔ اور ایک پتھر اٹھایا تا کہ آپؐ پر ڈالے۔ اُسی وقت حق تعالی نے یہ سورہ نازل فرمایا جو ابولھب کی مذمت میں ہے۔

اس طرح آپؐ نے سب سے پہلے لوگوں کو اُن میں رائج طریقہ سے صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر یا صباہ جاہ کی آواز لگائی۔ لوگ دشمن کے ڈر سے جمع ہو گئے۔ پھر اُن سب سے اپنے صادق اور امین ہونے اور کسی بھی معاملہ میں کبھی جھوٹ نہ کہنے کا اقرار کروالیا اور پھر اپنے نبوت کا اعلان کیا۔ اس طرح ایک حُجّت قائم ہو گئی کہ آپؐ نے دین کے پہنچانے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ اس کے بعد بھی جن رشتہ داروں اور عزیزوں نے انکار کیا وہ اُس کی لپیٹ میں آ گئے نہ تو ابولھب کا چچا ہونا کام آیا اور نہ ہی اُس کے اُن دو بیٹوں کی قریب ترین رشتہ داری کام آئی جو آپؐ کی صاحبزادیوں کے شوہر تھے۔ اس واقعہ کے بعد اُن دونوں نے آپؐ کی صاحبزادیوں کو چھوڑ دیا تھا۔

سورہ نصر کی تفسیر میں ہے کہ اس سورہ میں جہاں دین کے مکمل ہونے اور اس میں جوق در جوق لوگوں کے شامل ہونے کی بشارت ہے وہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے بعض نے حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر کو بھی پالیا۔ یہی نہیں بلکہ آپؐ نے خاتونِ جنّت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمادیا کہ اللہ تعالی نے میرے وفات کی خبر دی ہے۔ سیدہ رونے لگیں تو اُن کو یہ فرما کر خوش کر دیا کہ مت رو میرے لوگوں میں تم ہی سب سے پہلے مجھ سے ملوگی۔ اور ایسا ہی ہوا۔

سورہ کافرون میں صرف اور صرف توحید کی تعلیم دی گئی ہے اور یہ سورہ شیطان پر نہایت ہی سخت ہے۔ اس کے پڑھنے کا ثواب ایک چوتھائی یعنی پاؤ قرآن شریف کے برابر ہے۔ یہ بات بھی سبھی جانتے ہیں کہ چار قل کے نام سے مشہور سورتوں (قل یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، قل هو الله احد، قل اَعُوْذُ بربّ الفلق اور قل اَعُوْذُ بِرَبِّ النّاس) کے بیشمار فضائل احادیثِ شریفہ میں ملتے ہیں جس سے اللہ کے بندے جی بھر فائدہ اُٹھاتے ہیں اور ان شاء اللہ العزیز قیامت تک اُٹھاتے رہیں گے۔

حصولِ سعادت و برکت کیلئے میں نے یہ چند باتیں نقل کی ہیں ورنہ من آنم کہ من دانم۔

قطب الہند سیدی حافظ میر شجاع الدین حسین قادری قدس سرہ العزیز نے یوں تو کئی کتابیں لکھیں ہیں لیکن ان تمام کتابوں اور رسائل میں فقہَ حنفیہ کے منظوم رسالہ کشف الخلاصہ کے ذکر کے بغیر آپ کا ذکر نامکمل رہتا ہے۔ کشف الخلاصہ دراصل فارسی میں کسی بزرگ کا منظوم رسالہ تھا جس میں فقہ حنفیہ کے لحاظ سے وضو، غسل، حیض، نفاس، نماز، روزہ،

قربانی، زکوۃ اور حج سے متعلق تمام ضروری مسائل جمع کر دیئے گئے ہیں۔ فقہ کی اہمیت یوں تو کئی آیاتِ قرآنی اور احادیث پاک سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی فہم دیتا ہے اور میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور دینے والا صرف اللہ ہے۔ (بخاری)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رات دو ڈوریاں لیں جن میں ایک سفید تھی اور ایک سیاہ اور ایک رات اس وقت تک سحر کرتے رہے جب تک کہ دونوں کا فرق نظر نہ آیا۔ اُنھوں نے صبح عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے یہ دو ڈوریاں اپنے سرہانے (تکیہ) کے نیچے رکھ لیں آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا تکیہ تمہارا تکیہ اتنا چوڑا پھر تو دن کی سفیدی کا ڈورا اور رات کی سیاہی کا ڈورا تمہارے سرہانے (تکیہ) کے نیچے آ گئے۔ (بخاری)

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ

کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے اور پھر رات تک روزے پورے کرو۔ (۲ سورہ بقرۃ آیت ۱۸۷)

آپ نے ''ہندوی کشف الخلاصہ'' کے تاریخی نام سے اُس کا منظوم ترجمہ کیا جو اس قدر مقبول ہوا کہ لوگ اُس کو یاد کرلیا کرتے تھے۔ الحمدللہ اس کی اشاعت کا سلسلہ اردو اور ہندی رسم الخط میں آج تک جاری ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب انجمن شجاعیہ اردو کے ساتھ ہی ساتھ ہندی میں بھی ضروری حوالوں کے ساتھ اُس کی اشاعت کا اہتمام کرے گی۔

دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ سجادہ نشین بارگاہِ شجاعیہ عیدی باز ار سید شاہ عبید اللہ قادری آصف پاشاہ دامت فیوضہ کو جزاء دے، صحت و عافیت سے رکھے اُن کی عمر دراز کرے اور اُن کے ساتھ حق تعالیٰ سبحانہ کی مدد ہمیشہ شامل حال رہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِه بِقَدْرِ حُسْنِه وَجَمَالِه

والحمد للہ رب العالمین

سید غوث محی الدین حسینی

(نصر الحق قادری)

فلک نما حیدرآباد

ایاتہا ۴۰ سُورَةُ النَّبَا مَكِّيَّةٌ (۷۸) (۸۰) رکوعاتہا ۲

یا فتاح بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وبہ نستعین

جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آشکارا (علانیہ، کھلے طور سے) لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے لگے سب کافر تعجب سے آپس میں پوچھنے لگے کہ یہ نیا دین اور قرآن کیا ہے؟ کسی نے کہا کہ: شعر ہے، کسی نے کہا: سحر ہے، کسی نے کہا کہ: اگلے زمانے کے قصے ہیں۔ حق سبحانہ تعالیٰ اُن کے حال سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبردار کیا۔
عَمَّ يَتَسَآءَلُوۡنَ‌ۚ ۝۱ کس چیز کو آپس میں ایک کو ایک پوچھتے ہیں کافر پھر آپ ہی حق نے ایسا
فرمایا: عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِيۡمِۙ ۝۲ خبر بڑی سے کہ یہ وہ قرآن ہے۔ الَّذِىۡ
هُمۡ فِيۡهِ مُخۡتَلِفُوۡنَؕ ۝۳ ایسا قرآن کہ وہ کفار اس میں اختلاف کرنے والے ہیں کوئی کچھ
کہتا ہے اور کوئی کچھ۔ كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَۙ ۝۴ تحقیق جلدی جان لینگے جب قیامت آئے گی،
کہ پیغمبر سچے تھے اور قرآن خدا کا کلام ہے۔ ثُمَّ كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَ ۝۵ کہ جلد ہی جان لینگے
کہ ہم نے بُرا کیا ہے جو ایمان نہ لائے۔ اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِهٰدًا ۙ ۝۶ کیا نہیں کیا ہم
نے زمین کو بچھونا کہ اُس پر سب ٹھہریں۔ وَّالۡجِبَالَ اَوۡتَادًا ۙ ۝۷ اور پہاڑوں کو میخیں۔ جب
زمین کو پیدا کیا وہ پانی پر ہلتی تھی۔ پھر پہاڑوں کی میخیں اس پر رکھا تب زمین ٹھہری۔
وَّخَلَقۡنٰكُمۡ اَزۡوَاجًا ۙ ۝۸ اور پیدا کئے ہم تمہیں جوڑی جوڑی کہ تم سے اولاد ہوئے یا بھانت
بھانت جیسا کالے، گورے، اونچے، نیچے، اچھے، برے۔ وَّجَعَلۡنَا نَوۡمَكُمۡ سُبَاتًا ۝۹
اور کیا ہم نے نیند کو تمہارے آرام کے واسطے کہ بدن کو راحت پہنچے اور سُستی دور ہو وَّجَعَلۡنَا

الَّيۡلَ لِبَاسًا ۝١٠ اور بنایا ہم نے رات کو لباس کہ سب کو اندھیرے سے ڈھانپتی ہے
وَّجَعَلۡنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١ اور بنایا ہم نے دن کو معاش کا وقت کہ اس میں روزی پیدا کرو
اور پھرو چلو پکاؤ کھاؤ وَّبَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ۝١٢ اور بنایا ہم نے تمہارے اوپر
سخت مضبوط سات آسمان وَّجَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ اور کیے ہم نے چراغ روشن یعنی
آسمانوں میں سورج بنایا۔ وَّاَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡمُعۡصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤ اور اُتارے ہم نے
ٹپکانے والے بادلوں سے پانی ٹپکنے والا یعنی خوب برسنے والا لِّنُخۡرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝١٥
تاکہ نکالیں ہم اس سے دانے اور روئیدگی یعنی اناج اور جھاڑ اور گھانس وَّجَنّٰتٍ اَلۡفَافًا ۝١٦
اور باغ جھاڑ ملے ہوئے کہیں کے اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ كَانَ مِيۡقَاتًا ۝١٧ تحقیق دن کیا ہوا
جدائی کا کہ حق اور باطل اس دن جدا ہوئے گا یعنی قیامت کا دن ہے وقت مقرر کیا ہوا
يَّوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ ایک دن پھونکا جائیگا صور میں یعنی اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے
فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا ۝١٨ پس آؤگے تم فوج فوج۔ امام ثعلبی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے پوچھا اَفۡوَاجًا کے کیا معنی ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ دس قسم
کے لوگ اس اُمّت کے گنہگاروں سے قیامت میں اُٹھیں گے بعض [۱] بندروں کی صورت،
[۲] بعض سوروں کی صورت، [۳] بعض اوندھے نیچے پیٹ اوپر پیٹھ دوزخ کی طرف کھینچے
جائیں گے، [۴] بعض اندھے بعض بہرے اور گونگے بعض کے جیبیں بڑھ کر چھاتی پر پڑی
ہوئیں اور دانتوں سے جیبوں کو چابتے ہوئے اور پیپ اُن کے منہ سے بہتا ہوا اور سب لوگوں
کو حشر کے اُسے کہیں گے، [۵] بعضوں کے ہاتھ پاوں کٹے ہوئے [۶] بعض آگ کے شعلوں

سے لٹکائے ہوئے [۷] بعضوں کی بدبو مردار سے بھی بری [۸] بعضوں کو پگھلی گندک کا
لباس پہناتے ہوئے اور گندگ گرم اُن کے چمڑوں سے لپٹی ہوئی اور بندروہ لوگ ہونگے کہ
ادھر کی بات ادھر کہئے اور اُدھر کی بات اِدھر کہے کہ لوگوں میں ناخوشی اور لڑائی پڑے اور سوّر کی
صورت حرام کھانے والے اور اندھا وہ حاکم کہ ظلم کئے اور گونگے بہرے وہ کہ اپنے عملوں پر
خوش ہوتے تھے کہ ہم سب سے اچھے عمل کرتے ہیں۔ اور زبان چابنے والے وہ عالم کہ نصیحت
کریں اور آپ عمل نہ کئے ہاتھ پاؤں کٹے اپنے ہمسائے کو ستاتے تھے۔ اور ایذا دیتے
تھے۔ اور سولیوں سے لٹکے ہوئے وہ کہ چغلی کھاتے تھے۔ سرداروں پاس کہ لوگوں پر سیاست
ہوئے اور بدبو وہ لوگ کہ اپنے شہوتوں کی راہ چلے اور خدا کی بے فرمانی کئے اور گندک لباس،
غرور اور تکبر کرنے والے کہ اپنے پر اتراتے تھے۔ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ اور کھولے جائیں
گے آسمان یعنے پھٹیں گے، فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ پس ہونگے دروازہ دروازہ یعنی پھٹ کے
(پھٹ کر) وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اور چلائے جائیں گے پہاڑ پس ہونگے
جیسا کہ سراب گو دھوپ میں کچھ دھوکا سا نظر آتا ہے۔ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾
تحقیق دوزخ ہے گذرگاہ کہ کافر و مومن اس پر سے گذریں گے جب پل صراط پر
لیں گے۔ لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ کافروں کیلئے بازگشت یعنی سب جاے (جگہ) سے پھر کر
وہیں آئیں گے۔ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ رہنے والے اس میں بہت مدت تک یعنی
ہمیشہ۔ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ نہیں چکیں گے اس میں ٹھنڈک ہوا کی اور
نہ کچھ پینے کی چیز اِلَّا حَمِيْمًا مگر گرم پانی وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ اور پیپ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ بدلہ ہے

لوگوں کے موافق عملوں کے۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ تحقیق کہ وہ نہیں امید رکھتے تھے حسابِ قیامت کا یعنی کہتے تھے کہ حساب نہیں ہوئے گا۔ وَّ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ اور جھٹلائے ہماری آیتوں کو جھٹلانا۔ وَ كُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز کو اَحْصَيْنٰهُ شمار کئے ہم كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ اور جتن کئے (حفاظت سے رکھا) کتاب میں یعنی لوح محفوظ میں۔

ع فَذُوْقُوْا پس چکھو سزا تم اپنی، فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ پس نہیں زیادہ ہوئے گا تمہیں اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ مگر عذاب۔ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ تحقیق پس پرہیزگار ڈرنے والوں کیلئے مَفَازًا ﴿۳۱﴾ خلاصی کی جگہ یعنی بہشت۔ حَدَآئِقَ باغ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ اور انگور جھاڑ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ اور لڑکیاں ہم عمر برابر کے، تفسیر زاہدی میں ہے کہ: لڑکیاں سولہ برس کے مرد تیس برس کے۔ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ اور پیالے شراب کے بھرے ہوئے پئے درپئے۔ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا نہ سنیں گے اُسے بہشت میں لَغْوًا بے ہودہ بات وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ اور نہ جھوٹ یعنی بہشتیوں کی باتیں خدا کی تسبیح اور تہلیل ہوں گی اور سلام علیک، باتیں نہیں ہوں گی۔ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ بدلہ ہے پروردگار کا تمہارے عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ بخشش موافق عملوں کے رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے الرَّحْمٰنِ بہت رحم کرنے والا۔ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ نہ مالک ہوئینگے اُس سے بات کرنے کو یعنی بے حکم کچھ بول نہیں سکیں گے۔ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ ایک دن کہ کھڑا ہوگا روح، روح حضرت جبرئیل کا نام ہے یا فرشتوں کے ایک گروہ کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ روح ایک پاک فرشتہ ہے۔ بہت بڑا کہ اُس اکیلے کی سب کے برابر ایک صف ہوگی

اور سب فرشتوں کی ایک صف ہوگی۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۛ اور سب فرشتے صف باندھ کر
لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ نہیں بات کریں گے کوئی (نہ پیغمبر نہ فرشتے کسی کی شفاعت کریں گے)
اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ مگر وہ کوئی حکم کرے اس کو خدا تعالیٰ۔ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾
اور کہا کلمہ نیک دنیا میں یعنی کلمہ طیب جو پڑھا ہوگا زبان سے اور سچ بوجھا ہوگا دل سے اسی کی
شفاعت کی جائیگی۔ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ یہ دن قیامت کا سچ ہے مقرر ہونے والا
فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ پس جو کوئی چاہے پکڑے۔ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ طرف پروردگار اپنے رجوع
یعنی اس کی رضا مندی کے موافق عمل کرے۔ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ تحقیق ڈرائے ہم تمہیں
عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ عذابِ نزدیک سے یہ دن بہت نزدیک ہے يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ وہ
دن دیکھے گا آدمی مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ جو کچھ آگے پیچھے اپنے عمل دو ہاتھ اسکے یعنی اپنے عمل۔
وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ اور کہے گا کافر يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ اے کاش کہ میں ہوتا خاک، جب ع۲
جانوروں کو اُٹھا کر ایک کا بدلہ ایک سے لینے کے بعد اس کے سب جانور خاک ہوئینگے، کافر تب
ارمان کریں گے کہ ہم بھی خاک ہوتے تو اچھا تھا کہ عذاب سے بچتے یا شیطان مٹی سے بنے
ہوئے اُن آدمیوں کے مرتبے دیکھ کر افسوس کریگا کہ میں بھی خاک سے پیدا ہوتا تو یہ نعمتیں پاتا۔

آیاتھا ۴۶ (۷۹) سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ (۸۱) رکوعاتھا ۲

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ سوگند ہے (قسم ہے) کھینچنے والے فرشتوں کی (روح کھینچنے والے
فرشتوں کی) کہ کھینچتے ہیں کافروں کی ارواح سختی سے۔ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ اور سوگند

ہے نرمی کرنے والے فرشتوں کی کہ کھینچتے ہیں مومنوں کی ارواح نرمی سے۔ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾
اور قسم ہے پھرنے والے فرشتوں کی کہ ہوا میں پھرتے ہیں خدا کے حکم سے۔ فَالسّٰبِقٰتِ
سَبْقًا ﴿۴﴾ اس قسم ہے آگے دوڑنے والے فرشتوں کی کہ ایک سے ایک آگے دوڑتے ہیں خدا
کی فرمانبرداری میں خدا کے آگے دوڑنا۔ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ پس قسم ہے تدبیر کرنے
والے فرشتوں کی کہ دنیا کے کام کے واسطے، جبرئیل علیہ السلام کے حوالے کام کا اور لشکر فرشتوں
کا جدھر حق چاہتا ہے اُدھر بھیجتا ہے۔ اور اسرافیل علیہ السلام کے حوالے بادہ قضاء وقدر کے کام ہیں،
اور میکائیل علیہ السلام کے حوالے پانی برسنے کا اور گھانس کا کام ہے، اور عزرائیل علیہ السلام کے حوالے
روحیں قبض کرنے کا کام ہے۔ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ ایک دن کانپے گی کانپنے والی
زمین یعنی ہلے گی جب پہلی بار اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے کہ سب جاندار اُس ہول (ڈر)
اور زلزلے سے مریں گے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ پیچھے آئیں گے اسے پیچھے آنے والے یعنی
قیامت میں دوسری بار صور پھونکنے میں سب جی اُٹھیں گے۔ قُلُوْبٌ یَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾
بھوت دلاں (بہت دل) اس دن ڈرنے والے ہونگے ہول (گھبراہٹ) سے۔ اَبْصَارُهَا
آنکھیں ان کی خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾ ڈھکی ہوگے۔ یَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں کافراں (کافر کہتے ہیں)
ءَاِنَّا آیا تحقیق ہم لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ پھر جائیں گے پہلی حالت میں؟ یعنی مرے
پیچھے (مرنے کے بعد) پھر کیوں کر جئیں گے۔ ءَاِذَا كُنَّا آیا ہونگے ہم عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾
ھاڑ پرانے (پرانے ڈھانچ) قَالُوْا کہے کافراں (کافروں نے کہا) تِلْكَ وو پھرنا یعنی
پھر اُٹھنا گوروں سے (یعنی قبروں سے) اِذًا اُسوقت (اُس وقت) كَرَّةٌ پھرنا خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾

وقف لازم　وقف لازم　وقف لازم

نقصان دہ ہے۔ فَاِنَّمَا هِيَ پس تحقیق وہ اُٹھنا زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ شور ایک ہے یعنی ایک
کی صور کی آواز ہوتی ہے سب قبروں سے اٹھیں گے۔ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ پس اس
وقت وہ زمین سفید قیامت پر حساب کو ٹھہرے ہونگے۔ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ آیا تجھے
اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بات موسیٰ علیہ السلام کی یعنی موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ تجھے معلوم ہے؟ وہ یہ
قصہ ہے کہ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ جب پکارا اُسے رب نے اُس کے بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾
جنگل پاک میں طویٰ اس جنگل کا نام ہے۔ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اے موسیٰ، تو فرعون کے
پاس جا اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾، وہ حد سے گذرا ہے یعنی حد اُس کی بندگی تھی اُسے چھوڑ کر خدائی کا دعویٰ
کرتا ہے۔ فَقُلْ پس کہو فرعون کو هَلْ لَّكَ آیا تجھ کو خواہش ہے اِلٰٓی طرف اس چیز کے اَنْ
تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ کہ پاک ہوے تو کفر سے۔ وَاَهْدِيَكَ اور راہ بتاؤں میں تجھے اِلٰى رَبِّكَ
تیرے پروردگار پیدا کرنے والے کی فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ پس ڈرے تو اس کے عذاب سے۔
فَاَرٰىهُ پس دکھایا موسیٰ نے اسے الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ بڑی (نشانی) یعنی عصا کو زمین پر
ڈالا اور وہ بڑا سانپ ہوا۔ فَكَذَّبَ پس جھٹلایا فرعون نے اور کہا یہ کہ جادو ہے، وَعَصٰى ﴿۲۱﴾
اور گنہگار رہوا نافرمانی کر کے۔ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ پھر پیٹھ پھرا دوڑتا بھاگا۔ فَحَشَرَ پس جمع
کیا اپنی قوم کو فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ پس پکارا لوگوں کو۔ فَقَالَ پس کہا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾
میں تمہارا بڑا رب ہوں یعنی اور بت بھی شریک ہیں پر وہ شخص سب سے بڑا ہے۔
فَاَخَذَهُ اللّٰهُ پس پکڑا اسے خدا تعالیٰ نے نَكَالَ الْاٰخِرَةِ عذاب میں آخرت کے
وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اور دنیا کے یعنی دنیا میں غرق ہوا قوم سمیت اور آخرت میں قوم کے آگے چلے گا

وقف لازم

دوزخ کی طرف۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً تحقیق اس بیان میں عبرت ہے اور خوف ہے
لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ اسکے لیے جو ڈرے خدا کے عذاب سے کہ فرعون کیسا خدائی کا دعوی کرتا تھا اور کیسا
بادشاہ مصر کا تھا اور ایک ساعت میں غرق نابود ہوا ملک اور دولت سب جاتا رہا۔
ءَاَنْتُمْ آیا تم بھی اے جھٹلانے والو! اَشَدُّ خَلْقًا بہت سخت ہو پیدائش میں
اَمِ السَّمَآءُ ؕ یا آسمان بہت سخت ہے بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ اونچا بنایا خدا تعالیٰ نے اُسے۔ رَفَعَ
سَمْكَهَا بلند کیا چھت کو اس کے فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ پس برابر کیا اسے اونچ نیچ کجی کہیں نہیں بہت
صاف اور شفاف۔ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا اور اندھیری کیا رات کو اسکے وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾
اور باہر نکالا دن کو اسکے خدا تعالی نے۔ اور رات آسمان کو کہا، اس لیے کہ آسمان کے سبب سے
دن رات ہوتے ہیں۔ وَالْاَرْضَ اور زمین بَعْدَ ذٰلِكَ پیچھے اُس کے دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ بچھایا
اُسے اَخْرَجَ مِنْهَا نکالا اس سے مَآءَهَا پانی اُسکا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ اور چراگاہ اُسکی۔
وَالْجِبَالَ اور پہاڑ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾ مضبوط کیا حق تعالیٰ نے اُن کو۔ اور اتنا سب کچھ آسمان کا بلند
کرنا اور دن کو رات کو مقرر کرنا اور زمین کو بچھانا اور اس سے پانی نکالنا اور گھانس اگانا اور پہاڑوں
کو مضبوط کرنا۔ مَتَاعًا لَّكُمْ برخورداری ہے تمہارے لئے وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ اور نفع ہے
تمہارے لیے اور تمہارے جانور اور چوپاؤں کیلئے۔ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾
پس جب آئیگی بلا بڑی یعنی قیامت۔ يَوْمَ اُس دن يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ یاد کریگا آدمی مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾
جو کچھ کوشش کیا دنیا میں۔ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ اور ظاہر کی جائے گی دوزخ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾ اس
کے لیے جو دیکھے یعنی ہر ایک دیکھنے والے دیکھیں گے۔ فَاَمَّا پس بات یہ ہیکہ مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾

جو کوئی حد سے گذرا۔ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ اور اختیار کیا زندگی دنیا کی۔ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ
پس تحقیق دوزخ ہے هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وہی رہنے کی جاے، اور ٹھکانہ کہیں نہیں ہے اسکا۔
وَاَمَّا اور بات یہ ہیکہ مَنْ خَافَ جو کوئی ڈرے مَقَامَ رَبِّهٖ کھڑے رہنے کی جاے رب
اپنے سے یعنی قیامت سے وَنَهَى النَّفْسَ اور منع کرے نفس کو عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ خواہش بد
سے۔ فَاِنَّ الْجَنَّةَ پس تحقیق بہشت هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ وہی رہنے کی جگہ ٹھکانہ ہے اُسکا۔
يَسْـَٔلُوْنَكَ پوچھتے ہیں کافر تجھ سے اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عَنِ السَّاعَةِ احوالِ قیامت سے
اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ کہ کب قائم ہوگا قائم ہونا اس کا یعنی کب آئیگی۔ فِيْمَ کس خیال میں
ہے اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ تو یاد کرنے سے اس کے۔ اِلٰى رَبِّكَ طرف پروردگار تیرے
نہایت اس کا ہے مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ یعنی قیامت کا آنا اسی کو معلوم ہے۔ اِنَّمَآ اَنْتَ تحقیق تو
مُنْذِرُ ڈرانے والا ہے مَنْ اُس شخص کو يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ جو ڈرے اُس سے كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ
کافر يَوْمَ ایک دن يَرَوْنَهَا دیکھیں گے اسے لَمْ يَلْبَثُوْٓا کہیں گے کہ نہیں رہے دنیا میں
اِلَّا عَشِيَّةً مگر آخر کا وقت دن کا اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾ یا آخرت کا وقت۔ وہ یعنی ایسا دراز ہوگا کہ ع
اُس کے سامنے دنیا کی عمر ایک ساعت معلوم ہوگی۔

اٰیاتھا ۴۲ — (۸۰) سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ (۲۴) — رکوعھا ۱

یا فتاح — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وبہ نستعین

ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں قریش کے بڑے بڑے سردار آئے
تھے آنحضرتؐ اُن سے باتیں کرتے تھے اور دین کی طرف بلاتے تھے کہ ایک شخص عبداللہؓ بن

اُم مکتوم نام آنکھوں سے اندھے (یعنی نابینا صحابیؓ) مجلس میں حضرتؐ کے نزدیک آن کر باتوں میں بات کرنے لگے حضرتؐ اُن سے منہ پھیر لیئے کہ یہ بے ادبی مجلس میں کیوں کیا، وہیں جبرئیل علیہ السلام یہ سورۃ لائے۔ عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ① ترش رو ہوئے اور منہ پھیر لیا یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ آلہ وسلم (نے اُن کی طرف سے منہ پھیرلیا)۔ اَنْ جَآءَهُ یہ کہ آیا اُس کے پاس الْاَعْمٰى ② اندھا۔ وَمَا يُدْرِيْكَ اور وہ کیا بتاتا ہے تجھے کیا معلوم لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ③ شاید کہ وہ پاک ہوئے کفر سے اور ایمان لانے کو آیئے ہوئے ہو اَوْ يَذَّكَّرُ یا نصیحت پکڑے فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ④ پس نفع کرے اُسے نصیحت پکڑے۔ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ⑤ بات یہ ہے کہ جو کوئی دولت مند ہو اور بے پروائی کرے ایمان سے۔ فَاَنْتَ لَهٗ پس تو اس کے لیے تَصَدّٰى ⑥ توجہ کرتا ہے۔ وَمَا عَلَيْكَ اور نہیں ہے تجھ پر کچھ گناہ اَلَّا يَزَّكّٰى ⑦ یہ کہ نہ پاک ہوئے وہ دولت مند کفر سے، یعنی تو حکم پہنچادے، دل کو پھیرنا تیرا اختیار نہیں ہے۔ وَاَمَّا مَنْ اور بات یہ ہے کہ جَآءَكَ جو کوئی آئے يَسْعٰى ⑧ تجھ پاس دوڑتا یعنی ابن مکتومؓ وَهُوَ يَخْشٰى ⑨ اور ڈرتا ہے خدا کے عذاب سے فَاَنْتَ عَنْهُ پس تو اُس سے تَلَهّٰى ⑩ مشغول ہوتا ہے اوروں کی طرف۔ نقل ہے کہ جبرئیل علیہ السلام یہ آیتیں پڑھتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک تغیر ہوتا تھا۔ اور تفسیر لباب میں لکھا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیقرار ہو کر عبداللہؓ کو ڈھونڈھنے کو چلے یہاں تک کہ نزدیک تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک مدینہ کی دیواروں سے لگ جائے۔ امام زاہد نے تفسیر میں لکھے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جا کر عبداللہؓ کو اپنے ساتھ مسجد میں لے آئے اور چادر مبارک بچھا کر اس پر

وقف لازم

بٹھائے اور جب ان کو دیکھتے تو فرماتے کہ ''مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِیْ فِیْهِ رَبِّیْ'' (حدیث) یعنی فراخی اور خوشی ہوئے اُس شخص کو کہ اُس کیلئے میرے پروردگار نے مجھ پر غصّہ کیا۔ كَلَّآ اِنَّهَا تحقیق وہ آیتیں قرآن کی تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ نصیحت ہے۔ فَمَنْ شَآءَ پس جو کوئی چاہے ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ اُسے یاد کرے۔ فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ بیچ بزرگ کاغذوں کے مَّرْفُوْعَةٍ بلند کئے ہوئے مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ پاک کئے ہوئے۔ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ بیچ ہاتھوں لکھنے والے فرشتوں کے۔ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ بزرگ نیکیوں کے۔ قُتِلَ الْاِنْسَانُ ہلاک کیا جائے انسان یعنی کافر، اور بعض کہے ہیں کہ ''عتبہ'' جو ابولہب کا بیٹا تھا اُس کے حق میں یہ آیتیں اُتریں کہ حضرتؐ کی صاحبزادی کو طلاق دیا تھا اور کہا کہ وہ شخص کافر ہوا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو (یعنی اُس کے حق میں) بددعا فرمائی (اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَیْهِ كَلْبًا مِّنْ كِلَابِكَ) بارِ خدا مسلط کر یعنی بھیج اس پر ایک کُتا تیرے کُتوں میں سے، تھوڑے دن نہ گذرے کہ باگ نے (یعنی ایک شیر نے) اُس کا سر چابا (ڈالا)۔ مَآ اَكْفَرَهٗ کیا بہت کافر ہے وہ کہ (جو) خدا تعالی سے ڈرتا نہیں اور (وہ کیا) نہیں جانتا کہ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ کس چیز سے خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ پیدا کیا اُسے۔ مِنْ نُّطْفَةٍ منی کے بوند سے خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ پیدا کیا اُسے اندازہ کیا اُسے یعنی ہاتھ پاؤں صورت جیسا چاہا مقرر کیا۔ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ہر راہ آسان کیا اسکو یعنی باہر آنے کی راہ کہ تولد آسانی سے ہوئے۔ ثُمَّ اَمَاتَهٗ پھر موت دیا اُسے فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ پس قبر میں کیا اُسے۔ ثُمَّ اِذَا شَآءَ پھر جب چاہے گا اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ اُٹھائے گا اُسے۔ كَلَّا تحقیق لَمَّا یَقْضِ نہیں ادا کیا اور نہیں بجا لایا مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ جو کچھ کہ امر کیا خدا تعالی نے اُسے۔ فَلْیَنْظُرِ

الْاِنْسَانُ پس چاہے دیکھے انسان اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝۲۴ اپنے کھانے کی طرف۔ اَنَّا صَبَبْنَا
الْمَآءَ یہ کہ تحقیق ہم نے بھیجا پانی کو صَبًّا ۝۲۵ یعنی برسائے ہم نے برسانا۔ ثُمَّ شَقَقْنَا
الْاَرْضَ پھر شق کیے ہم یعنی پھاڑے زمین کو شَقًّا ۝۲۶ پھاڑنا۔ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا پس
اُگائے ہم اُس میں حَبًّا ۝۲۷ اُس میں دانے۔ وَّعِنَبًا اور انگور وَّقَضْبًا ۝۲۸ اور سیب
وَّزَيْتُوْنًا اور زیتون وَّنَخْلًا ۝۲۹ اور کھجور کے جھاڑ۔ وَّحَدَآئِقَ اور باغ بڑے غُلْبًا ۝۳۰
جھاڑوں کے ملے ہوئے (یعنی گھنے باغ) وَّفَاكِهَةً اور تر میوے وَّاَبًّا ۝۳۱ اور خشک
میوے مَّتَاعًا لَّكُمْ سب برخورداری ہے تمہارے لیے وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝۳۲ اور تمہارے
جانوروں کیلئے فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝۳۳ پس جب آئیگی آواز سخت یعنی دوسری بار صور
پھونکنے کی آواز۔ يَوْمَ اُس دن يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝۳۴ بھاگے گا آدمی اپنے بھائی
سے۔ وَاُمِّهٖ اور اپنی ماں سے وَاَبِيْهِ ۝۳۵ اور اپنے باپ سے وَصَاحِبَتِهٖ اور اپنی
جورو سے (یعنی اپنی بیوی سے) وَبَنِيْهِ ۝۳۶ اور اپنے بیٹوں سے یعنی کسی کی صحبت نہ رہیگی
سب سے بے زار ہوگا۔ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ ہر شخص کو ان لوگوں سے اُس دن
شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝۳۷ حال ایک ہوگا بے پرواہ کریگا اُسی کو اپنے کی پرواہ نہیں رہے گی وُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ کئی مو (منہ، چہرے) اُس دن مُّسْفِرَةٌ ۝۳۸ روشن ہونگے۔ ضَاحِكَةٌ ہنسنے والا
مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝۳۹ خوش وقت یعنی مؤمنین۔ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا اور کئی مو (منہ، چہرے)
اُس دن اوپر ان کے غَبَرَةٌ ۝۴۰ غبار ہوگا۔ تَرْهَقُهَا گھیر لے گی اُنہیں قَتَرَةٌ ۝۴۱ سیاہی۔
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝۴۲ یہ گروہ کافر اور گنہگار ہیں۔ ع ۵

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ (۸۱)

اٰيَاتُهَا ۲۹　　(۷)　　رُكُوْعُهَا ۱

یا فتاح　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　وبہ نستعین

عبداللہ بن عباسؓ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں: جو کوئی چاہے کہ قیامت کا احوال دیکھے تو اس سورہ کو پڑھے یعنی اس میں بہت مفصل بیان ہے (یعنی اس سورہ میں قیامت کا بیان بہت تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے)۔ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ جب آفتاب کی روشنی جائے گی یعنی آفتاب کی دھوپ لپیٹی جائیگی اور کالا ہو جائیگا۔ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ اور تارے کالے ہونگے یعنی انکی بھی روشنی چھینی جائیگی۔ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور اپنے مکانوں سے اُکھڑ کر روئی کی طرح اُڑیں گے وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنی بے کار چھوڑی جائیگی، عرب دس مہینے کی گابھن اونٹنی کی بہت نگہبانی کرتے ہیں اور اسے گھر سے باہر نکلنے نہیں دیتے جب تک کہ بچہ جنے، اُس دن قیامت کے ھول سے اُس کی بھی پرواہ نہیں رہے گی۔ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝۵ اور جب وحشی جانور جمع کئے جائینگے یعنی باگ (شیر)، بکری، چیتے، ہرن سب اکھٹے ہونگے نہ یہ ان سے ڈرے گے اور نہ اُن کو پکڑیں گے۔ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶ اور جب دریا ملائے جائینگے۔ یعنی سب ایک ہوں گے۔ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝۷ اور جب ذاتیں آدمیوں کی آدمیوں سے جوڑے جائینگے یعنی کافر کافر کے ساتھ اور مومن مومن کے ساتھ۔ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی پوچھی جائیگی کہ۔ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹ کس گناہ کے سبب سے قتل کی گئی۔ جاہلیت میں عرب کی عادت تھی کہ

بیٹی پیدا ہوتی تو اسے جیتی زمین میں دفن کرتے کہ ایسا کون ہے ہمارا داماد ہوئے حق تعالیٰ فرمایا
اُسے قیامت میں اُٹھا کر پوچھیں گے کہ تو نے کیا گنہ کیا کہ تجھے جیتی (یعنی زندہ) گاڑ دیا گیا۔ وہ
کہے گی: میں بے گناہ تھی، تب اس کے گاڑنے والوں کو عذاب کریں گے۔ وَاِذَا اور جب
الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ عمل نامہ کھولے جائینگے۔ یعنی ظاہر ہونگے وَاِذَا السَّمَآءُ اور جب
آسمان كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ اُکھاڑے جائیں گے اور لپیٹے جائیں گے۔ وَاِذَا الْجَحِيْمُ اور جب
دوزخ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ سلگائی جائیگی۔ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ اور جب بہشت نزدیک کی
جائیگی یعنی پرہیزگاروں کے نزدیک لائیں گے کہ جلدی داخل ہو جائیں۔ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ
اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ جانے گا ہر انسان جو کچھ حاضر کیا یعنی اعمال نیک یا بد سب دیکھے گا عمل نامہ میں
اگر نیک ہوں گے تو خوش ہوگا اور اگر بد ہونگے تو پچھتائے گا پشیمان ہوگا۔ فَلَآ اُقْسِمُ پس
سوگند (یعنی قسم) کھاتا ہوں میں بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ چھپنے والے تاروں کی الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾
کہ دن کو چھپ جاتے ہیں۔ چلنے والے اپنے مکانوں میں۔ وَالَّيْلِ قسم کھاتا ہوں رات کی
اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ کہ جب آئے اور اندھیرا کرے یا جائے اور اُجالا کرے۔ وَالصُّبْحِ اور
قسم ہے صبح کی اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ جب دم مارے (جب سانس لے) یعنی طلوع ہوئے۔
اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ تحقیق قرآن قول رسولِ بزرگ کا ہے۔ یعنی جبرئیل علیہ السلام۔
ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾ نزدیک صاحب عرش کے مکاندار (یعنی حق سبحانہ وتعالیٰ)
مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ اطاعت کرنے والا اُس جگہ امانت دار کہ جیسا کہ حق تعالیٰ کا حکم ہے ویسا
ہی پیغمبروں کو پہنچایا۔ وَمَا صَاحِبُكُمْ اور نہیں صاحب تمہارا یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم۔

بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۲﴾ دیوانہ وَلَقَدۡ رَاٰهُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِيۡنِ ﴿۲۳﴾ اورالبتہ تحقیق دیکھا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے جبرئیل کو بیچ کنارے روشن زمین کے یعنی آفتاب نکلنے کی جگہ اور نہیں وہ یعنی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم۔ وَمَا هُوَ اور نہیں ہیں وہ یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الۡغَيۡبِ اور پرغیب
کے بِضَنِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ بخیل یعنی جو خدا نے حکم کیا ویسا ہی خلق کو پہنچاتے ہیں۔ وَمَا هُوَ اور نہیں
وہ قرآن بِقَوۡلِ شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ ﴿۲۵﴾ قول شیطان راندھے ہوئے کا فَاَيۡنَ تَذۡهَبُوۡنَ ﴿۲۶﴾
پس کہاں جاتے ہو تم اچھی راہ چھوڑ کر اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۷﴾ نہیں وہ قرآن مگر
نصیحت عالم کے لوگوں کے لئے۔ لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمَ ﴿۲۸﴾ اس کے لئے
چاہے تم سے یہ کہ استقامت کرے خدا کی راہ میں مضبوط ہوئے، ابوجہل نے جب یہ آیت سنا
اور کہا کہ جب سنا چاہنا ہمارا اختیار ہے اگر چاہے استقامت کریں اور اگر چاہیں نہ کریں
حق تعالی نے فرمایا۔ وَمَا تَشَآءُوۡنَ اور نہیں چاہو گے تم اِلَّاۤ مگر یہ کہ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ چاہے
اللہ تعالیٰ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۹﴾ پیدا کرنے والا عالم کا یعنی وہ چاہیگا سو وہی ہوگا تمہارے چاہنے
کا کچھ اعتبار نہیں۔

ع ۱

اٰيَاتُهَا ۱۹ سُوۡرَةُ الۡاِنۡفِطَارِ مَكِّيَّةٌ (۸۲) رُكُوۡعُهَا ۱

یا فتاح بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ و بہ نستعین

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ﴿۱﴾ جب آسمان پھٹ جائے گا۔ وَاِذَا الۡكَوَاكِبُ انۡتَثَرَتۡ ﴿۲﴾
اور تارے جھڑ گئے، تبیان میں لکھا ہے کہ تارے مانند قندیلوں کی نور کی زنجیروں میں بندھے

ہوے آسمان سے لٹکتے ہیں اور یہ زنجیریں فرشتوں کے ہاتھوں میں (ہیں) جب آسمان کے
فرشتے خدا کی حکم سے مرینگے زنجیر انکی ہاتھ سے چھوٹ جائینگی اور تارے زمین پر پڑیں گے
وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝۳ اور دریا بہائی جائینگی یعنی سب یہ کہ ایک پانی ہوگا۔ وَاِذَا
الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴ اور جب قبریں اکھاڑی جائینگی یعنی سب مردے مردے اٹھیں گے۔
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝۵ جانیگا آدمی جو کچھ آگے بھیجائیگا یا گناہ اور جو کچھ
پیچھے چھوڑا عمل نہ کرنے سے یا تو یہ۔ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶
اے آدمی کس چیز نے مغرور کیا اور فریب دیا تجھے ساتھ (تجھکو) پروردگار تیرے بزرگ کی
یعنی کس نے تجھے بھگایا کہ تو گناہ کرتا ہے وہ ایسا ربّ کہ اس نے تجھے۔ الَّذِيْ خَلَقَكَ
فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷ وہ پروردگار کہ پیدا کیا تجھے پس برابر کیا تجھے ہاتھ پاؤں آنکھ وناک
کان سب اعضاء جیسے چاہے ویسے بنایا پس میانہ کیا تجھے نہ اونچا نہ نیچا بہت چوڑا نہ بہت لنبا نہ
ٹھڑا۔ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸ پس جس صورت کی جو چاہا ترکیب کیا تجھے یعنی
سب بند بند جیسا چاہا ملایا اور یک سے ایک ملایا اور جوڑا۔ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۹
ایسا نہیں جو تم سمجھے ہو کہ قیامت نہ آئیگی بلکہ تم جھٹلاتے ہو جزا کے اور بدلے کے دن کو۔
وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰ اور تحقیق تم پر البتہ نگہبان ہیں۔ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝۱۱
بزرگ لکھنے والے فرشتے کہ تمہاری باتیں اور کام سب عمل نامے میں لکھ لیتے ہیں۔
يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ جانتے ہیں وہ فرشتے جو کچھ تم کرتے ہو نیکی اور بدی۔
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳ تحقیق نیک لوگ البتہ نعمتوں میں ہونگے یعنی بہشت میں۔

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿۱۴﴾ اور تحقیق بدکار اہل انکار البتہ ضرور دوزخ میں ہونگے۔
یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۱۵﴾ داخل ہونگے اُس کی آگ میں جزا کے دن۔ وَمَا هُمْ عَنْهَا
بِغَآئِبِیْنَ ﴿۱۶﴾ اور نہیں وہ اس آگ سے گم ہونے والے اور چھپنے والے۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۷﴾ اور کس چیز نے بتایا تجھے کہ کیا ہے دن جزا کا۔ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ
الدِّیْنِ ﴿۱۸﴾ پھر تجھے کس چیز نے بتایا کہ کیا ہے جزا کا دن، دوبار فرمایا اس دن کی بزرگی کیلئے کہ
دنیا میں کیا معلوم ہوتا ہے جب وہ دن آئیگا تب اس کی ہول اور سختیاں معلوم ہوگی یَوْمَ لَا
تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْـًٔا ط وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾ اُس دن نہ مالک ہوگا کوئی کسی ع ۱۹
کیلئے، کچھ چیز کا نہ کوئی کسی کی سختی دور کرسکے گا اور نہ کوئی کسی کو راحت پہونچا سکے گا اور حکم کرنا
اُس دن خاص خدا تعالیٰ کو، ہر کسی کو مجال نہ ہوگی کہ دم مارے اس کی سوائے۔

آیاتها ۳۶　سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِیْنَ مَكِّیَّةٌ (۸۳) (۸۶)　رکوعها ۱

یافتاح　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وبہ نستعین

کتابوں میں لائے ہیں کہ مدینہ کی لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے آگے اناج ناپنے میں دغا بہت کرتے تھے کہ لیں تو پورا اور دیں کم، جب حضرت نے مدینہ کو تشریف لانے کا قصد کئے راہ میں یہ سورہ نازل ہوا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ایک شخص مدینہ میں تھا اس کا نام ابوجبلہ تھا وہ دو ماپ رکھتا تھا کچھ مول لیتا تو بڑی ماپ سے اور بیچتا تو چھوٹے ماپ سے اس

کے حال میں یہ سورہ اترا ہے۔ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝١ خواری، عذاب ہے کم ماپنے والوں کیلئے قیامت میں، اور بعض کہے ہیں کہ دوزخ میں ایک گڑھا ہے اس کا نام "ویل" ہے۔ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝٢ وہ کم ماپنے والے کہ جب وہ ماپ لیتے ہیں لوگوں سے حق اپنا پورا لیتے ہیں۔ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝٣ اور جب ماپ دیتے ہیں اُن کو یا تول دیتے ہیں مول انکا کم کرتے ہیں۔ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَّبْعُوثُونَ ۝٤ آیا نہیں گمان کرتے وہ گروہ تحقیق وہ اُٹھائے جائینگے۔ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝٥ بیچ دن بزرگ کے یعنی قیامت کے دن يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝٦ کھڑے ہونگے آدمی عالم کے پیدا کرنے والے کیلئے یعنی سب اسکے حکم کے فرمانبردار ہوکر کھڑے رہینگے۔ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝٧ تحقیق عمل نامہ کافروں کا بیچ سجین کے ہے اور سجین ایک پتھر ہے اندر سے خالی دوزخ پر ڈھانکا ہوا۔ کافروں کی روحیں اور اعمال نامے اس میں رہتے ہیں۔ یعنی بہت ہولناک ہیبت کی جگہ ہے۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝٨ اور کس چیز نے بتایا تجھے کہ سجین یعنی بہت ھول اور ہیبت کی جائے ہے كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝٩ عمل نامہ لکھا ہوا ہے۔ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝١٠ خواری ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لئے۔ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝١١ وہ جھٹلاتے ہیں جزا کے دن کو۔ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝١٢ اور نہیں جھٹلایا اس دن کو مگر ہر حد سے گذرنے والے سرکش گنہگار۔ إِذَا تُتْلَىٰ جب پڑھی جاتی ہیں عَلَيْهِ آيَاتُنَا اس پر ہماری آیتیں قَالَ کہتا ہے أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝١٣ قصے اگلے لوگوں کے ہیں۔ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝١٤ ایسا نہیں وہ

جھوٹ کہتا ہے بلکہ ڈھانپنا ہے اوپر دلاں انکے اس چیز کے کسب کرتے ہیں یعنی کفر نے ان کے دلوں کو ڈھانپا ہے ایمان کی راہ نہیں سوجتے۔ كَلَّآ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ﴿۱۵﴾ حق ہے اور سچ ہے تحقیق وہ اپنے پروردگار سے اس دن البتہ پردہ کئے ہوئے ہونگے یعنی دیدار سے محروم۔ ثُمَّ اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۶﴾ پھر تحقیق وہ البتہ (ضرور) داخل ہونے والے دوزخ میں ہیں۔ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۱۷﴾ پھر کہا جائیگا یعنی دوزخ کے فرشتے کہیں گے یہ وہ عذاب ہے کہ تم اس کو جھٹلاتے تھے۔ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الۡاَبۡرَارِ لَفِىۡ عِلِّيِّيۡنَ ﴿۱۸﴾ سچ ہے اور تحقیق عمل نامہ نیکوں کا البتہ علیین میں ہے وہ ساتویں آسمان پر عرش کے نیچے ایک مکان ہے اس کا نام ''علیین'' ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عرش کا سیدھا پایا اور بعض کہے ہیں سدرۃ المنتہی۔ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا عِلِّيُّوۡنَ ﴿۱۹﴾ اور کس چیز نے بتایا تجھے کیا ہے علیون یعنی بڑی جگہ بزرگ۔ كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشۡهَدُهُ حاضر کرینگے اُسے الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿۲۱﴾ نزدیک کئے ہوئے یعنی فرشتے اور گواہی دینگے کہ فلاں شخص نے ایسا نیک عمل کیا۔ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ ﴿۲۲﴾ تحقیق نیک لوگ اور پاک لوگ بہشت میں نعمتوں کے۔ عَلَى الۡاَرَآئِكِ يَنۡظُرُوۡنَ ﴿۲۳﴾ اوپر تختوں کے یعنی سنوارے ہوئے تختوں پر بیٹھ کر دیکھیں گے تماشا باغوں کا۔ تَعۡرِفُ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِيۡمِ ﴿۲۴﴾ پہچانیگا تو اے دیکھنے والے بیچ جہرہ ان کے تراوٹ، تازگی اور خوشی نعمتوں کی يُسۡقَوۡنَ پلائے جائینگے مِنۡ رَّحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ ﴿۲۵﴾ خالص شراب سے مہر کی ہوئی۔ خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ ؕ وَفِىۡ ذٰلِكَ فَلۡيَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ﴿۲۶﴾ مہر اس کی مشک کی ہوگی اور مہر اُس واسطے کرینگے کہ معلوم ہو کہ کسی نے اُسے چھوٹا نہیں کیا اور بیچ اس شراب کے پس چاہے رغبت کریں رغبت کرنے والے یعنی ایسی عمل دُنیا میں کریں کہ بہشت میں وہ شراب ملے۔ وَمِزَاجُهٗ

مِنۡ تَسۡنِيۡمٍ ﴿۲۷﴾ اور پلانا اور شراب کا تسنیم سے ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمائے کہ عرش
کے نیچے سے بہشت میں ایک پانی ٹپکتا ہے اور اس سے بہتر بہشت میں کوئی پینے کی چیز نہیں اوسکا
نام تسنیم ہے عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿۲۸﴾ ایک چشمہ ہے کہ پیتے ہیں اس سے نزدیک
کے لوگ خدا کی درگاہ کے تفسیر میں لائے ہیں کہ بڑے بڑے سردار قریش کے درویش محتاج لوگوں
کو اصحاب میں کے دیکھ کر ہنستے تھے اور مسخری کرتے تھے یہ آیت نازل ہوئی کہ۔ اِنَّ الَّذِيۡنَ
اَجۡرَمُوۡا كَانُوۡا مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَضۡحَكُوۡنَ ﴿۲۹﴾ تحقیق وہ لوگ کہ گنہ گار ہیں یعنی کافر قریش
ان لوگوں پر ہنستے ہیں وَاِذَا مَرُّوۡا بِهِمۡ يَتَغَامَزُوۡنَ ﴿۳۰﴾ اور جب گذرتے ہیں ساتھ انکے
آنکھوں سے اشارے کرتے ہیں، تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ کہتے ایک مسلمانوں کے ساتھ چلے جاتے تھے، منافقاں دیکھ کر ہنسنے لگے اور آپس
میں آنکھوں سے اشارت کرنے لگے اور اپنے یاروں سے جا کر کہے کہ آج اصلح ہمارا سردار ہوا
تھا اور اصلح اُسے کہتے ہیں کہ جس کے آگے کے سر پر بال نہ ہو گے حضرت امیر المؤمنین کرم اللہ وجہ
مسجد مبارک میں نہ پہنچے تھے کہ آیتیں نازل ہوئیں۔ وَاِذَا انۡقَلَبُوۡۤا اِلٰٓى اَهۡلِهِمُ انۡقَلَبُوۡا
فَكِهِيۡنَ ﴿۳۱﴾ اور جب پھر جاتے ہیں وہ منافق اپنے لوگوں کی طرف پھرتے ہیں خوشحال۔ وَاِذَا
رَاَوۡهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ لَضَآلُّوۡنَ ﴿۳۲﴾ اور جب دیکھتے ہیں وہ منافق اصحاب کو کہتے ہیں تحقیق
یہ گروہ البتہ گمراہ ہیں۔ وَمَاۤ اُرۡسِلُوۡا عَلَيۡهِمۡ حٰفِظِيۡنَ ﴿۳۳﴾ اور نہیں بھیجے گئے وہ منافق ان
مسلمانوں کے اوپر نگہبان یعنی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ منافقوں کو ہم نے دنیا میں اس لئے بھیجا
کہ مسلمانوں کی نگہبانی کریں بلکہ چاہیئے اپنی ذات کی نگہبانی کریں کہ نفاق چھوڑ دیں اور دل
سے ایمان لائیں۔ فَالۡيَوۡمَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنَ الۡكُفَّارِ يَضۡحَكُوۡنَ ﴿۳۴﴾ پس آج کے

دن یعنی آخرت میں جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں کافروں سے ہنسیں گے کہ اور ٹھٹا کریں کے
کیسے طوق زنجیروں میں بے قراری کرتے ہیں اور تڑپتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ
بہشت کی طرف کا دروازہ کھول کر دوزخیوں کو کہینگے جاؤ بہشت میں وہ گھبرا کر نکلنے کا قصد
کرینگے جب دروازہ کے نزدیک پہنچیں گے پھر دروازہ بند کریں گے اور مؤمنوں کو ان کا حال
دیکھ کر ہنسی آئیگی۔ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ کفار مومنوں کو اوپر تختوں کے دیکھ کر اور
حسرت کرینگے۔ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ تحقیق جزا دی جائیگی کافر ع
وں کو اس چیز کے فعل یعنی عمل کرنے والے جیسا دنیا میں، مومنوں سے مسخری کرتے تھے
قیامت میں مؤمن اِن سے مسخری کرینگے۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ (۸۴) (۸۳)

آیاتہا ۲۵　رکوعہا ۱

یا فتاح　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وبہ نستعین

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ جب آسمان پھٹیگے۔ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ اور
فرمانبردار ہیں خاص حکم پروردگار اپنے کے اور سزاوار ہیں جو ربّ فرمائے سو بجالائیں یعنی جن
اور انسان حق تعالی کی نافرمانی کرتے ہیں اور سب مخلوقات تمام فرمابردار ہیں وَاِذَا الْاَرْضُ
مُدَّتْ ﴿۳﴾ اور جب زمین کھینچی جائیگی۔ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ اور نکال ڈالے گی جو
کچھ کہ بیچ اس کے یعنی خزانے اور مردے اور خالی ہوگی۔ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۵﴾ اور

امر بجالائیگی واسطے اپنے پر وردگار کے لائق۔ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ
كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾ ائے آدمی تحقیق تو کوشش کرنے والا ہے اپنے پرورگار کی طرف کوشش
کر، پس ملنے والا ہے تو اپنی کوشش کو جیسا کریگا ویسا پائیگا۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ
بِيَمِيْنِهٖ ﴿۷﴾ پس اس پر جو کوئی دیا جاوے عمل نامہ اس کا سیدھے ہاتھ میں۔ فَسَوْفَ
يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿۸﴾ پس شتاب کیا جائے گا حساب کرنا آسان۔ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى
اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾ اور پھریگا اپنے لوگوں کی طرف خوشحال۔ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ
ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾ اور یہ کہ جو کوئی دیا جائے گا عمل نامہ پیچھے پیٹھ اس کے، تفسیر حسینی میں لائے ہیں اور
بائیں ہاتھ کو پشت پر باندھیں گے اور اسی ہاتھ میں پیچھے عمل نامہ دینگے۔ فَسَوْفَ يَدْعُوْا
ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ پس شتاب پکارا جائے گا طرف دوزخ کے۔ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾ اور داخل ہوگا
سلگتی آگ میں۔ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ تحقیق وہ تھا بیچ لوگوں کے اپنی دنیا میں
خوشحال یعنی دنیا کے مال اور متاع میں خوش تھا آخرت کی فکر کچھ نہ رکھتا تھا۔ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ
يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ تحقیق وہ گمان کیا تھا دنیا میں ہرگز نہیں پھرے گا پروردگار کی طرف بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ
معانقة ۷ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ وہ قیامت میں اُٹھیگا مقرر تحقیق اس کا پروردگار اس کو دیکھنے والا جو وہ عمل
کرتا ہے وہ سب دیکھتا ہے۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ پس قسم ہے شام کی روشنی کی۔
وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ اور قسم ہے رات کی کہ جمع کرتے ہیں یعنی وہ کہ سیاہ ہوتی ہے اور اپنے
سیاہی جہاں کو ڈھانپتی ہے۔ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ اور قسم ہے چاند کی جب وہ تمام و کمال
ہوتا ہے قرص اسکا۔ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ البتہ ترکیب ہوتے ہو تم یعنی ایک حال

سے ایک حال کو پہنچتے ہو تم آدمی اول نطفہ ہوتا ہے پھر لہو ہوتا ہے اور پھر استخواں؟؟ پھر بچہ پیدا
ہوتا ہے پھر جوان پھر ادھڑ بوڑھا پھر مر جاتا ہے۔ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝۲۰ پس کیا ہوا انکو کہ
نہیں ایمان لاتے ہیں۔ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۝۲۱ السجدۃ اور جب پڑھا
جاتا ہے ان کے اوپر قرآن نہیں سجدہ کرتے حق تعالیٰ کو، بعض علماء اس جگہ سجدہ کرتے ہیں اور
بعض علماء سورہ تمام کر کے سجدہ کرتے ہیں اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہ لَا يَسْجُدُونَ پڑھ کے
سجدہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں سجدہ کیا ہوں اور یہ
تیرواں سجدہ ہے قرآن کے سجدوں میں سے، پھر حق تعالیٰ فرمایا کہ ایمان کیا لائینگے وہ بے
نصیب۔ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ۝۲۲ بلکہ وہ لوگ کافر ہوئے جھٹلاتے ہیں کہ یہ کلام
خدا کا نہیں ہے وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ۝۲۳ اور خدائے تعالیٰ بہت جاننے والا ہے اس چیز
کو کہ رکھتے ہیں دلوں میں کفر اور مسلمانوں کی دشمنی۔ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝۲۴ پس
خوش خبری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو اس جگہ خوش خبری مسخری کو دہرانہ ہے دردناک عذاب کی۔ إِلَّا
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝۲۵ مگر وہ جو لوگ کو ایمان
لائے اور عمل کئے نیک ان کیلئے مزدوری ہے نا کم ہوئے یعنی تمام اور پوری نہ منت رکھی ہوئی۔

(۸۵) سُورَةُ الْبُرُوجِ مَكِّيَّةٌ (۲۷)
آیاتها ۲۲ — رکوعها ۱

یا فتاح — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وبہ نستعین

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝۱ قسم ہے آسمان کی کہ صاحب بروجوں کا وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝۲

اور سوگند وعدہ کئے گئے دن کی یعنی قیامت کی۔ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُودٍ ﴿۳﴾ اور گواہی دے گئے
کی یعنی اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت اُن کی یا کراماً کاتبین اور آدمی یا شاھد اعضاء
اور مشہود آدمی کہ قیامت کے دن اس کے اعمال پر گواہی دینگے اور یا آدم علیہ السلام یا اُن کی
اولاد یا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت یا یاراں اُن کے اور ان میں عمل کرنے والے بہرحال
جواب قسم کا جواب یہ ہے کہ قُتِلَ ہلاک کئے اور لعنت کئے گئے اَصْحٰبُ الْاُخْدُودِ ﴿۴﴾
صاحبِ اُخدود کے یعنی اُخدود بنانے والے، اور اخدود زمین کے گڑھوں کو اور دراڑوں کو کہتے
ہیں قصہ اُنکا ہے کہ ایک بادشاہ تھا بت پرست تھا اس کا نام دونوانس یمنی، اور اس کے زمانے
میں ایک جادوگر تھا کہ بادشاہ کے تمام ملک کا کام اور بندوبست اس کی مصلحت سے ہوتا تھا،
جب ضعیف ہوا تو بادشاہ کو عرض کیا کہ میری عمر اب پوری ہوئی اور بڑھاپے سے ہاتھ پاؤں رہ
گئے بہتر یہ ہے کہ ایک جوان عقل مند سمجھدار اشرافوں میں سے میرے حوالہ کرو کہ جو کچھ مجھے
معلوم ہے اسے سکھاؤں اور مرنے کے بعد میری جگہ پر بیٹھے کہ تمہارا ملک قائم رہے۔ بادشاہ
کو یہ بات پسند آئی اور ایک جوان لڑکا لائق اور دانا اسکے پاس بھیجا، اس نے جادو سکھانا شروع
کیا، ایک دن یہ لڑکا اس کے پاس جارہا تھا کہ راہ میں ایک راہب سے ملا اور اسکا طریقہ پسند کر
کے راہب کا دین اختیار کیا ہر روز بادشاہ کی پاس سے جادوگر کا بہانہ کر کے نکلتا اور راہب کے
پاس اسکا علم پڑھتا یہاں تک کہ علم پڑھا اور عبادت کیا کہ حق تعالیٰ کی درگاہ میں مقبول ہوا۔ اور
جو دعا کرے مقبول ہوئے۔ ایک دن اپنے گھر کو راہب کے پاس سے آرہا تھا کہ راہ میں

اژدھا راہ بند کیا ہے اور لوگ عاجز اور حیران کھڑے ہیں وہ جوان آگے آیا اور اسم اعظم پڑھ کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور کہا: راہ چھوڑ دے (اپنے مکانوں کو جا)، اسی وقت اژدھا چلا گیا، اور اس جوان کی خبر شہر میں مشہور ہوئی۔ دوسرے بار ایک باگ پیدا ہوا کہ راہ بند ہوگئی اس جوان نے جاکے باگ کے کان میں کچھ کہا وہ بھی چلا گیا، پھر تمام حاجت والے (حاجتمند) لوگ اس کے پاس جانے لگے سب کی مراد اس کی دعا سے کو حاصل ہونے لگیں، بادشاہ کا دربان آنکھوں سے معذور ہوگیا تھا یہ خبریں سن کے اس جوان کے پاس آیا اور دعا چاہا، جوان نے کہا: تو میرا کہا مانے اور بھید چھپائے تو تیری آنکھیں روشن ہوں گی، ناگہاں اس نے قبول کیا، جوان اسے کلمہ شہادت سیکھایا اور دعا کیا آنکھ روشن ہوئی، دربان بادشاہ کے پاس گیا، اس نے تعجب سے پوچھا کہ تیری آنکھوں کو کون درست کیا؟ خدا درست کیا کہا: تیرا خدا کون ہے؟ دربان کہا: اللہ الذی لا الہ الا ھو ، بادشاہ نے بھید لینے کو پوچھا: ایسی اچھی بات تو کس سے سیکھا مجھے بتاؤ کہ میں بھی اس پر ایمان لاؤں؟ دربان خوش ہوا کہ شاید یہ بھی مسلمان ہوئیگا، جوان کا قصہ بیان کیا، بادشاہ نے اس جوان کو بلا کے اسکا دین معلوم کیا اور کہا کہ: یہ دین چھوڑ دے، ہمارا دین اختیار کر، بہت سمجھا کے ڈرا کے کہا جوان اپنے دین سے پھر حکم کیا کہ اسے دریا میں ڈبو دیں، دریا کے کنارے اسے لے گئے، جوان نے دعا کیا، بادشاہ کے جو لوگ تھے سب غرق ہوئے اور وہ سلامت پھر آیا، تب بادشاہ نے کہا کہ اسے پہاڑ سے گرا دو، جوان نے دعا کی، ایک سخت باد (ہوا) چلی، سب پہاڑ سے گر پڑے اور وہ سلامت رہا، پھر بادشاہ نے حکم کیا کہ اسے آگ میں ڈالیں، لیجانے والے جل گئے اور جوان کو کچھ ایذا نہ ہوئی، پھر اسے سولی

سے لٹکایا اور تیر مارنے لگے کوئی تیر اثر نہ کیا جوان نے کہا: اے بادشاہ تو یہ کر کہ ایمان لا اس خدا پر کہ جس کی قدرت کی نشانیاں تو نے دیکھا دونوں جہاں کا پیدا کرنیوالا مصیبت میں مظلوم کا یاری دینے والا ہے بادشاہ غصہ سے کہا کہ: مجھے تیرا قتل درکار ہے اور کچھ مطلب نہیں، تب جوان نے کہا: اگر تیری مراد یہی ہے تو ایک تیر کمان میں جوڑ اور کہہ کہ جو اس جوان کے پیدا کرنے والا ہے اس کے نام سے مارتا ہوں تیر تب مجھ پر اثر کریگا، بادشاہ کو دشمنی اس سے بہت تھی اس نے ایسا ہی کیا، جوان شہید ہوا، اور جو لوگ حاضر تھے سب یکبار پکارے: اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ یعنی ایمان لائے ہم اس لڑکے کے خدا پر، بادشاہ کو اور غصہ آیا اور حکم کیا کہ: زمین میں گھڑا کر کے اس میں آگ جلائیں اور کھڑے ہوئے کنارے پر آپ (یعنی خود) بیٹھا اور اپنے لوگوں کو بٹھایا، اور سب کو بلا کر پوچھا اگر مسلمان ہوئے تو جلا دیتا تھا۔ حق تعالی نے اسے النار ذات الوقود اور اس کے لوگوں کو اصحاب اخدود فرمایا- النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ﴿۵﴾ اصحاب آگ کے صاحب لکڑیوں کے تھے یعنی لکڑیوں سے سلگائے تھے۔ جب کہ وہ اور اس آگ کے اوپر بیٹھے تھے۔ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ﴿۶﴾ جب کہ وہ اور اس آگ کے اوپر بیٹھے تھے۔ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ﴿۷﴾ اور وہ اس چیز پر جو وہ کرتے تھے مؤمنوں کے ساتھ حاضر تھے یعنی آپ سامنے بیٹھے تماشا دیکھتے تھے مؤمنوں کے جلنے کا۔ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۸﴾ اور نہیں انکار کیا اور نہیں دشمنی کئے وہ کافراں مؤمنوں سے مگر اس واسطے کہ وہ ایمان لائے تھے خدا پر کہ غالب حمد کیا گیا ہے۔ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ﴿۹﴾ ایسا خدا کے

واسطے اس کے بادشاہی آسمانوں کی ہے اور زمین کی اور خدا تعالی اوپر ہر چیز کے گواہ ہے سب
کے حال کو جانتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا
فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝١٠ تحقیق وہ لوگ کہ ایذا دیئے اور
عذاب کئے مؤمن مردوں کو اور مؤمن عورتوں کو پھر نہیں توبہ کئے اور اپنے کام سے باز نہ آے
پس ان کے واسطے دوزخ کا عذاب جلانے والے آگ کا ہے۔ نقل کئے ہیں کہ وہ آگ
چالیس گزھوں سے اونچی ہوئی اور کافروں کے گرداگرد گھر کے سب کو جلادی اور خاک کر دی۔
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝١١ تحقیق وہ لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے واسطے باغ ہیں
بہشت کے بہتی ہیں نیچے سے انکے نہریں، یہ بخشش اور چھٹکارا بڑا ہے۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ
لَشَدِيْدٌ ۝١٢ تحقیق کہ پکڑنا پروردگار ترے کا یعنی عذاب اسکا سخت ہے۔ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ
وَيُعِيْدُ ۝١٣ تحقیق وہ اللہ تعالی وہ ظاہر کرتا ہے اپنے عذاب کو کافروں پر اور پھریگا اُسے
قیامت میں یعنی آخرت میں عذاب کریگا۔ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝١٤ اور وہ بخشنے والا ہے جو
کوئی توبہ کرے اور دوست رکھنے والا مؤمنوں کو۔ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝١٥ صاحب اور
مالک عرش کا بزرگ ہے ذات اور صفات میں بے مثال ہے۔ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝١٦ کرنے
والا ہے جو کچھ کہ چاہے۔ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝١٧ تجھے معلوم ہوا قصہ لشکروں کا؟
فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝١٨ فرعون اور اس کا لشکر اور ثمود اور اسکی فوج لیکن باور نہ کئے نہ مانے۔ بَلِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝١٩ بلکہ وہ لوگ کافر ہوئے بیچ جھٹلانے کے ہیں۔ وَّاللّٰهُ مِنْ

وَّرَآئِهِمۡ مُّحِيۡطٌ ۚ﴿۲۰﴾ اور خدا تعالیٰ اوّل سے اُن کے حال کو احاطہ کرنے والا ہے یعنی اول سے انکے حال سے خبردار ہیں کہ ایسے ہی ظالم ہیں۔ بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ۙ﴿۲۱﴾ بلکہ وہ قرآن بزرگ ہے۔ فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾ بیچ تختی نگاہ رکھی گئی کہ تفسیر معالم میں لکھا ہے کہ وہ ایک موتی کی تختی ہے لنبان (لمبائی) اسکی آسمان سے زمین تک اور چوڑان مشرق سے مغرب تک، اور کنارے اس کے یاقوت کے ہیں عرش کے سیدھے طرف ایک فرشتہ بغل میں لئے کھڑا ہے۔

سُوۡرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ (۸۶) (۳۶)

آیاتہا ۱۷ رکوعہا ۱

یا فتاح بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وبہ نستعین

ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے پاس بیٹھے تھے ایک تارا ٹوٹا ابوطالب نے ڈر کے پوچھا کے یہ کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ آگ کا ستارا ہے فرشتے اوراس سے شیطانوں کو مارتے ہیں اسی وقت یہ سورہ نازل ہوا۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ قسم آسمان کی اور قسم رات کو ظاہر ہونے والے کی۔ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ اور کس چیز نے بتایا کہ تجھے کہ کیا ہے رات کو ظاہر ہونے والا۔ النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ ستارا روشن ہے جواب قسم کا یہ ہے کہ اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾ نہیں ہے کوئی آدمی مگر اوپر اسکے ایک نگہبان فرشتہ ہے۔ فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾ پس چاہے دیکھے آدمی اور خوب فکر کرے کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا۔ خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ پانی اچھلنے والے يَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾ نکلتا ہے مرد کی پیٹھ

کی ہڈی سے اور سینے کی ہڈیوں سے عورت کے یعنی آب منی۔ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝۸
تحقیق وہ حق تعالی اوپر پھیرنے اس کے قادر ہے یعنی اگر چاہے تو وہ پانی جہاں سے نکلا پھر
اسے وہیں پہونچادے یا انسان کے پھیرنے پر قادر ہے کہ قیامت کو پھر اُسے جلاویگا (زندہ
کریگا)۔ یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝۹ ایک دن ظاہر کئے جائیں گے کہ پوشیدہ کام یعنی قیامت
میں عمل ظاہر ہوجائینگے۔ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝۱۰ پس نہیں ہویگا اُس کو کچھ زور اور نہ کوئی
یاری کرنے والا۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝۱۱ قسم ہے آسمان کی صاحب باراں کا ہے پانی
وہیں رہتا ہے اور وہیں سے برستا ہے۔ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝۱۲ اور قسم ہے زمین کی کہ
صاحبِ شگاف ہے خشک ہوکر پھٹ جاتی ہے یا پھٹ کے روئیدگی اُگتی ہے جواب قسم کا یہ ہے
کہ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝۱۳ تحقیق وہ قرآن البتہ سخن ہے جدا کرنے والا ہے حق اور باطل کا
کہ اُس سے حق اور باطل پہچانا جاتا ہے۔ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝۱۴ اور نہیں ہے وہ سخن بیہودہ۔
اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝۱۵ تحقیق وہ کافر مکر کرتے ہیں مکر کرنا یعنی چاہتے ہیں کہ کسی حیلے
سے آپ غالب ہویں (یعنی خود غالب ہوں) اور دین مغلوب ہوئے۔ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝۱۶
اور مکر کرتا ہوں میں مکر کرنا یعنی داؤ سے انکو عذاب کرونگا کہ توبہ کرنے کی فرصت نہ پاویں گے
۔فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ پس مہلت دیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافروں اور ڈھیل دیں کہ اپنے
کفر میں مشغول رہیں۔ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝۱۷ چھوڑ دیں ان کو تھوڑے دن دنیا میں کہ خوشی کر ع
لیویں آخر عذاب ہمیشہ کا ان کی نصیب میں ہے۔

آیاتہا ۱۹　(۸۷) سُوۡرَةُ الۡاَعۡلٰی مَكِّيَّةٌ (۸)　رکوعہا ۱

یا فتاح　بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ　وبہ نستعین

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى ۙ﴿۱﴾ تسبیح کر یعنی پاکی سے یاد کر اپنے ربّ کے نام کو وہ برتر ہے سب سے، اور پاک ہے سب سے، مشرکوں سے انکے گمان سے۔ الَّذِىۡ خَلَقَ ایسا خدا کہ پیدا کیا ہر چیز کو فَسَوّٰى ۙ﴿۲﴾ پس برابر کیا اور درست کیا، آدم کے اعضاء کو اسکے۔ پس برابر درست کیا اعضا کو اسکے۔ وَالَّذِىۡ اور ایسا پروردگار کہ اندازہ کیا اور مقرر کیا حمل کے دن قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ﴿۳﴾ پس راہ بتایا باہر نکلنے کی۔ وَالَّذِىۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰى ۙ﴿۴﴾ اور ایسا پروردگار کہ (اس نے) باہر نکالا چراہ گاہ کو یعنی زمین سے گھانس اُگایا۔ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰى ؕ﴿۵﴾ پس کیا اس گھانس کو سوکھا اور کم لایا کالا اور بے رونق علماء کہتے ہیں کہ: دنیا کے لوگوں کا بھی یہی حال ہے کہ اول تازہ۔ جبرئیل علیہ السلام قرآن کی یہ آیت لاکر پڑھتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ پڑھتے کہ ایسا نہ ہو کہ یاد نہ رہے کچھ بھول جاؤں، حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجا۔ سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓى ۙ﴿۶﴾ شتاب پڑھائینگے ہم تجھے یعنی یاد کروائیں گے پس نہیں بھولے گا، جبرئیل کے ساتھ ساتھ پڑھنا کچھ ضروری نہیں۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفٰى ؕ﴿۷﴾ مگر جو چیز چاہے خدائے تعالیٰ تمہیں نہ یاد رہے وہ نہیں رہینگے تحقیق وہ خدا تعالیٰ جانتا ہے ظاہر کو اور جو کچھ پوشیدہ ہے۔ (اسکو) وَنُيَسِّرُكَ لِلۡيُسۡرٰى ۖ﴿۸﴾ اور آسان کرینگے ہم تجھے تیرے واسطے آسانی راہ کی یعنی یاد رکھنا تمہارے پر آسان کرینگے

یا تمہارے دین میں آسانی کرینگے۔ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۙ﴿۹﴾ پس نصیحت کر اگر
نفع کریں نصیحت تو بہتر ہے۔ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۙ﴿۱۰﴾ شتاب نصیحت پکڑیگا جو کوئی ڈریگا خدا
کے عذاب سے۔ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۱﴾ اور پرہیز کریگا اُس نصیحت سے، بدبخت نہیں
مانے گا ایسا بدبخت۔ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۚ﴿۱۲﴾ ایسا بدبخت داخل ہوگا بڑی آگ
میں۔ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۭ﴿۱۳﴾ پھر نہیں مرے گا بیچ اس آگ کہ عذاب سے چوکے،
اور نہ جئے گا کہ آرام پائے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۴﴾ تحقیق چھٹکارا پایا (جو) کوئی پاک ہوا
کفر سے اور گناہوں سے۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۭ﴿۱۵﴾ اور یاد کیا نام کو اپنے پروردگار کا پس
نماز پڑھا۔ پھر حق تعالی کافروں کو فرمایا کہ تم کفر سے پاک نہیں ہوتے اور پروردگار کو یاد نہیں
کرتے اور نماز نہیں پڑھتے۔ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۡصلے﴿۱۶﴾ بلکہ اختیار کرتے ہو تم دنیا کی
زندگی۔ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ﴿۱۷﴾ اور آخرت (بہتر) ہے اور ہمیشہ کہ وہاں کبھی موت نہیں،
آدمی کو چاہئے اسکے فکر کریں اور دنیا اختیار نہ کریں۔ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ﴿۱۸﴾
تحقیق یہ بیان تھا یعنی اول کے پیغمبروں کی کتاب میں۔ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۧ﴿۱۹﴾ ع ۱۴
صحیفہ ابراہیم علیہ السلام اور وہ بہت ہیں اور موسی علیہ السلام کے تختیاں زمرد کی تھیں جن میں
توریت نازل ہوئی۔

آیاتہا ۲۶　(۸۸)　سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ　(۶۸)　رکوعہا ۱

یا فتاح　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　و بہ نستعین

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ ؕ﴿۱﴾ تحقیق آیا تجھے بیان ڈھانپنے کا یعنی قیامت،
''غاشیہ'' قیامت کا نام ہے کہ ہول سے سب کو ڈھانپینگے۔ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ﴿۲﴾
کئی منھ اس دن ڈرنے والے ہوئینگے۔ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ﴿۳﴾ عمل کرنے والے سختی کھینچنے والے
یعنی طوق زنجیروں میں بندر ہینگے۔ تَصۡلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ﴿۴﴾ داخل ہونگے گرم آگ میں۔
تُسۡقٰى مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ ؕ﴿۵﴾ پلائے جائینگے چشمے سے گرم پانی کے، علماء کہے ہیں جب سے وہ
پانی پیدا ہوا ہے اسے جوش دیتے ہیں قیامت تک۔ لَيۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِيۡعٍ ۙ﴿۶﴾
نہیں ہوگا ان کے واسطے کھانا مگر ''ضریع'' اور وہ کانٹوں دار ایک جھاڑ ہے اسے اونٹ کھاتے
ہیں تو موٹے ہوتے ہیں اور انکا پیٹ بھرتا ہے اگر ہم کھائے تو پیٹ بھریگا اور موٹے ہوئیگے
پھر حق تعالی نے فرمایا۔ لَّا يُسۡمِنُ وَلَا يُغۡنِىۡ مِنۡ جُوۡعٍ ؕ﴿۷﴾ وہ موٹا نہیں کریگا ضریع اور نہ
دفع کریگا بھوک۔ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ﴿۸﴾ کئی منھ (چہرے) اُس دن نعمت پانے والے
ہونگے۔ لِّسَعۡيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ﴿۹﴾ اپنی کوشش کی وجہ سے راضی ہونگے یعنی اپنے اعمالوں پر خوش
اور شاکر (رہیں گے) فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۱۰﴾ بلند بہشت میں لَّا تَسۡمَعُ فِيۡهَا لَاغِيَةً ؕ﴿۱۱﴾
نہیں سنیں گے جنت کے بیچ میں بیہودہ باتیں یعنی انکی باتیں خدا کا ذکر اور فکر اور تسبیح ہوگی فِيۡهَا
عَيۡنٌ جَارِيَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ اس میں جاری بہتا چشمہ ہے۔ فِيۡهَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ اس میں اونچے　وقف لازم
تخت ہیں۔ وَّاَكۡوَابٌ مَّوۡضُوۡعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾ اور کوزے رکھے ہوئے۔ وَّنَمَارِقُ مَصۡفُوۡفَةٌ ۙ﴿۱۵﴾

اور تکیہ برابر لگے ہوئے۔ وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾ اور فرش بچھی ہوئے، نقل ہے کہ جب بلند
تختوں کا بیان سنا (تو) کافروں نے کہا کہ یہ تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا اور مقرر اگریوں ہیں (یعنی
مان لو کہ اگر ایسا ہے) تو بہشتیوں کے خدمت کار (خدمت کرنے والے) کچھ کام کے لئے
تخت پر چڑھیں گے اور اتریں گے تو بہت دیر ہوگی اور محنت میں پڑیں گے یہ آیت اتری کہ۔ اَفَلَا
یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وقفۃ آیا پس نہیں دیکھا وہ کافر اونٹ کی طرف کیسا بنایا
یعنی ایسا بڑا جانور بلند اگر ایک بچہ چاہے تو مہار پکڑ کے بیٹھاتا ہے اور اُٹھاتا ہے تخت بھی
بہشتیوں کے حکم میں ہونگے جب چاہیں گے نیچے کریں جب چاہیں گے اونچا کریں گے۔
وَاِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وقفۃ اور نہیں دیکھتے ہیں آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا
وَاِلَى الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وقفۃ اور پہاڑوں کے طرف کیسے گاڑے گئے اور کیسے
مضبوط۔ وَاِلَى الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ وقفۃ اور زمین کی طرف کیسے بچھائی گئی۔ فَذَكِّرْ ۛ
اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ پس نصیحت (کیجئے) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق تو نصیحت کرنے والا
ہے۔ لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ ﴿۲۲﴾ نہیں (ہے) تو ان پر زبردستی کرنے والا پھر یہ حکم موقوف
ہوا، جب جہاد کا امر (حکم) ہوا کہ کافروں کا قتل کرو جب تلک ایمان نہ لائیں۔ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى
وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾ مگر جو کوئی منہ پھیرے اور کافر ہوئے فَیُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ پس
عذاب کریگا اُسے خدا تعالی بڑا عذاب۔ اِنَّ اِلَیْنَاۤ اِیَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ تحقیق ہمارے طرف رجوع
ہے۔ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾ پھر تحقیق ہمارے اوپر ان کا حساب ہے حشر کے دن۔

ایاتہا ۳۰ سُوْرَۃُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ (۸۹) (۱۰) رکوعہا ۱

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

وَالْفَجْرِ ۝۱ قسم فجر کی کہ روشن ہوے خدا کے نور سے یا نمازِ فجر کی یا فجر اوّل محرم کی کہ سال
شروع ہوتا ہے یا فجر دسویں محرم کی یا فجر دسویں ذی الحجہ کی کہ روزِ حج ہے وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝۲
اورسوگند دس راتوں کی ،یعنی دس راتیں اول ذی الحجہ کی کہ اُن میں عرفہ ہے یا دس راتیں
اوّل محرم کی کہ عاشورہ اُس کو کہتے ہیں یا دس راتیں رمضان کے آخر کی کہ لیلۃ القدر ان میں
ہے یا دس راتیں شعبان کے درمیان کی کہ شب برات اس میں ہے۔ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝۳
اورسوگند جفت اور طاق کی، جفت سے مراد مخلوقات کی صفات کہ ان میں قدرت اور عاجزی،
اور علم اور جہل حیات اور موت، قوت اور ضعف دودو چیزیں مخلوقات کی ملی ہوئی ہیں جوڑی
جوڑی ہیں اور طاق سے مراد صفات حق تعالیٰ کی ہیں کہ قدرت بغیر عاجزی کے ہے اور علم بغیر
جہل کے ہے اور حیات بے موت کے ہے اور قدرت بے ضعف، اُس کی ہر صفت اکیلی اکیلی
بغیر جوڑی کی، یا مراد جفت سے نر اور مادہ ہیں یا نیک اور بد، کافر مؤمن، سیاہ سفید، دراز و کوتاہ،
یہ سب مخلوقات جوڑی جوڑی ہیں اور طاق سے مراد حق تعالیٰ کہ ذات کہ وحدہ لاشریک ہے۔
قل ھو اللہ احد ہے۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝۴ اورسوگند رات کی شب قدر، یا شب عرفہ، اور
کوئی رات ہو جب گذری اور صبح ہوئی۔ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝۵ بیچ ان قسموں
سوگند واسطے صاحب عقل کے یعنی جو سیانا ہوئے اور خوب دریافت کرے کہ ہم نے یہ سوگندیں

کس سے بیان کی۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا تو نے کہ کیسا
تیرے پروردگار نے بِعَادٍ ۝۶ قوم عاد کے ساتھ کیا۔ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۷ اس عاد کو عادِ
اِرم کہتے ہیں ''اِرم'' عاد کے دادا کا نام ہے عاد بیٹا عوص کا، عوص بیٹا ''اِرم'' کا اور ''اِرم''
''سام'' کا اور ''سام'' بیٹا نوح کا، اور مشہور ہے کہ ''ارم'' عادیوں کے شہر کا نام ہے۔ اُس شہر
کا صاحب تھاموں کا کہ اس کے تھام اور محل بہت بڑے تھے۔ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي
الْبِلَادِ ۝۸ ایسا شہر اور باغ نہیں بنایا گیا مانند اس کے بیچ شہروں کے، قصہ اس کا مختصر ایسا ہے
کہ عبداللہ بن قلابہؓ صحابی تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے، اُن کا اونٹ کھو گیا اس کے ڈھونڈنے
کو جنگل میں چلے جاتے تھے کہ ایک مضبوط کوٹ ( ) کا نظر آیا اور اس شہر کے آس پاس
خوب خوب (بہت سارے) محل بنے ہوئے، عبداللہ شہر کے نزدیک گئے، کہ اونٹ کی خبر کسی
سے پوچھیں۔ جب دروازہ کے نزدیک تک پہنچے دونوں پاٹ (پٹ) دروازہ کے جواہر جڑے
ہوئے لیکن کھلا ہوا دروازہ اور وہاں آدمی کوئی نہیں، بہت تعجب کیا اور اندر گئے اندر بھی کوئی نہ
تھا۔ حیرت زیادہ ہوئی۔ وہاں دیکھے بڑے بڑے تھام (ستون، کھمبے) اُن کی زمرد اور
یاقوت کی اور دیواریں اُس کے سونے اور روپے (چاندی) کی اینٹوں سے بنی ہوئی اور فرش
بہت سترا، نہ دیکھا نہ سنا اور صحن میں کنکریوں کی جائے (جگہ) موتی آب دار بکھرے ہوئے
اور ہر محل کے آگے نہریں بہتی ہوئی، ان میں ریت کی جگہ موتی اور منکے پڑے ہوئے اور بہت
سے جھاڑوں کے پیڑ سونے کے اور پتے زمرد کے، اور پھول یاقوت کے اور کلیاں روپے
(چاندی) کے، عبداللہ نے اپنے دل میں کہا: هٰذِهِ الْجَنَّةُ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُوْنَ یعنی شاید یہ وہی

بہشت کہ حق تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے پرہیزگاروں کو۔ قصہ کوتاہ۔ تھوڑے جواہرات اور موتی
وہاں سے اٹھائے اپنی پیٹھ پر باندھ کر لے آئے، لوگوں نے ان کے ہاتھ میں ایسی بے بہا
موتی دیکھ کر گمان کیا کہ شاید ایسی کوئی گنج (خزانہ) پایا ہے۔ معاویہؓ اس وقت شام کے حاکم
تھے وہاں یہ خبر پہونچی، معاویہؓ اُن کو بلائے اور تمام قصہ اُن سے سنے اور مجلس میں بٹھا کر کعب
الاحبارؓ صحابی کو بلایا اور پوچھا کہ دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے کہ اسکی صفت یہ ہو سونے کی اور روپے
(چاندی) کے اینٹوں کے اور جھاڑ اُس کے جواہر، کعب الاحبارؓ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے قرآن
میں فرمایا کہ ''الَّتِیۡ لَمۡ یُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِی الۡبِلَادِ'' اور اُسے شداد عاد نے بنایا ہے اور وہ
بادشاہ بڑا تھا اور اس کے نو سو برس کی عمر تھی جہاں تک جہاں میں زر اور جواہر تھے سب جمع
کروایا اور سو سردار ہر ایک کے ساتھ ہزار نوکر مقرر کر کے بھیجا کہ شہرِ ارم بناویں۔ تین سو برس
میں انہوں نے اسے تیار کیا اور دس برس کا سفر سرانجام تیار کر کے تمام امیروں اور سرداروں کو
ساتھ لے کر اس شہر کا تماشا دیکھنے کو روانہ ہوا۔ ایک منزل راہ باقی تھی کہ حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ
بھیجا اس نے ایک آواز کی یہ سب بادشاہ سمیت مر گئے اور اُس شہر کو حق تعالیٰ نے لوگوں کی
نظروں سے چھپالیا۔ اور میں کتابوں میں پڑھا ہوں کہ تمہاری حکومت میں ایک پست قد شخص
سرخ رنگ آنکھیں سبز چشم، چہرے پر تل، گردن پر نشانی، اپنا اونٹ ڈھونڈتا ہوا اس جگہ پہنچے گا
اور اس شہر کو دیکھے گا، پھر کعب الاحبارؓ نے عبداللہ بن قلابہ کو دیکھا اور کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ
وہی شخص ہے۔ وَثَمُوۡدَ الَّذِیۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ ۝۹ اور کیا کیا تیرے پروردگار نے
ساتھ ثمود کے کہ ایسی قوم ثمود کہ پہاڑوں کو کاٹتے تھے کاٹ کے گھر بناتے تھے ایسے زبردست

تھے اُن کو بھی ہلاک کیا۔ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾ اور کیا کیا فرعون کے ساتھ کہ میخوں کا صاحب تھا یعنی صاحبِ ملک اور صاحبِ قوت اور صاحب لشکروں کا۔ چومیخا (سخت) عذاب کرتا تھا لوگوں کو۔ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾ ایسے یہ تینوں قوم کہ حد سے گذرے شہروں کے یعنی بندگی کی حد کو چھوڑ دیئے۔ فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ پس زیادہ کئے بیچ ان شہروں کے فساد اور ظلم اور خرابے اور تباہی۔ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ پس پیٹا اُن کا پروردگار تیرا تازیانہ یعنی اوپر کوڑا عذاب کا۔ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ تحقیق پروردگار تیرا راہ کے ناکے پر ہے چوکیدار کہ اُس کے سامنے سب راہ چلنے والے گذرتے ہیں ایسا ہے حق تعالیٰ روبرو سامنے سب جائینگے حاضر ہونگے۔ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ پس لیکن آدمی ابی ابن خلف ہے کہ وہ منافق تھا جب آزماتا ہے اسے پروردگار اس کا پس بزرگی دیتا ہے اسے یعنی مال اور اولاد تندرستی اور دنیا کی نعمتیں دیتا ہے کہ دیکھنا چاہتا ہیکہ انسان شکر کرتا ہے یا ناشکری کرتا ہے۔ پس وہ کہتا ہے پروردگار نے بزرگی دی مجھے یعنی فخر کرتا ہے کہ میں سب سے بہتر ہوں۔ وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ اور لیکن جب آزماتا ہے حق تعالیٰ اس کو تنگی اور مفلسی میں پس کم کرتا ہے اور تنگ کرتا ہے اسکے اوپر اس کی روزی پس کہتا ہے کہ میرا پروردگار میرا خار کیا اور ذلیل کیا مجھے۔ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾ ایسا نہیں ہے، کافر اور منافق دنیا کی نعمت کو بزرگی جانتا ہے اور فقیری کو خاری (ذلت) جانتا ہے وہ غلط سمجھتا، بلکہ بزرگی اور کرامت حق تعالیٰ کی نعمت میں ہے اور خوار

اور ذلت اس کی نافرمانی میں دنیا کی نعمت تھوڑے دن کی ہوئے تو کیا نفع نہ ہوئے کیا نقصان
بلکہ نہیں بزرگی دیتے تم یتیم کو اس کے لئے خدا نے تمہیں خوار کیا اور ذلیل کیا۔ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ
عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾ اور نہیں چونپ (شوق) دلاتے اور نہیں رغبت دلاتے آپس میں
طعام دینے کھلانے فقیر محتاج اور مسکین کو۔ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ اور کھاتے ہو تم
میراث کا کھانا بہت یعنی بچوں کو اور عورتوں کو میراث نہیں دیتے اور انکا حق کھا جاتے ہیں۔
وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ اور دوست رکھتے ہو تم مال کو دوستی بہت۔ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ
الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ حق ہے کہ جب توڑی جائینگی زمین توڑنے پر توڑنا یعنی ریزہ ریزہ
ہوگی۔ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ اور آ گے آوے گا حکم رب تیرے کا اور آئیں
گے فرشتے صف کے پیچھے صف یعنی قیامت قائم ہوگی۔ وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ اور لایا
جائیگا اس دن دوزخ کو حدیث شریف میں آیا ہے کہ: دوزخ کو ستر ہزار لگام ہونگے اور ہر لگام
کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئے حشر کے میدان میں کہیں چتے ہوئے لائینگے اور عرش کے
بائیں طرف کھڑی کرینگے اور دوزخ جوش کھائیگی اور شور کرے گی اور اس وقت کوئی فرشتہ
مقرب خدا کی درگاہ کا اور کوئی پیغمبر اور رسول باقی نہیں رہینگے مگر سب ہول کے زاری کریں گے
اور کہیں گے یا رب نَفْسِیْ نَفْسِیْ یعنی اے پروردگار میری ذات کو بچا میری ذات کو بچا اور
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے: یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ، اے پروردگار میری امت کو بچا
میری امت کو بچا، تب دوزخ کہے گی: مَالِیْ وَمَالَکَ یَا مُحَمَّدُ یا محمد تم سے مجھے اور مجھے تم

سے کیا کام، حق تعالیٰ نے مجھے تم پر حرام کیا ہے۔ یَوْمَىِٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ اس دن نصیحت
پکڑیگا انسان وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ اور کہاں ہوگی اس کے واسطے نصیحت یعنی وہاں کچھ
فائدہ نہیں، نصیحت پکڑنے کی جائے دنیا تھی۔ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾ کہے گا
انسان اے کاش کہ آگے بھیجتا میں نیک اعمال واسطے زندگی مری کہ موت ہے نہیں۔ فَیَوْمَىِٕذٍ
لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ پس اس دن عذاب نہیں کرے گا مانند اللہ کے عذاب جیسا کوئی
شخص۔ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ اور نہیں قید کریگا طوق و زنجیر میں مانند قید کرنے والا حق
تعالیٰ کے کوئی ایک شخص، اور حق تعالیٰ مومن کو مرنے کے وقت فرماتا ہے۔ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ
الْمُطْمَىِٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ اے نفس آرام پانے والے میری ذکر میں، تو نعمت میں شکر کرتا تھا اور مصیبت
میں صبر کرتا تھا پھر آ دنیا سے۔ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾ طرف ربّ اپنے کہ
راضی ہے تو ربّ اپنے سے اور راضی ہے ربّ تیرے سے یعنی اعمال تیرے۔ اور یہ دن
قیامت کے فرمائے گا۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ پس داخل ہو تو میرے خاص بندوں کے بیچ۔
وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾ اور داخل ہو تو میری بہشت میں۔ ع

آیاتہا ۲۰　(۹۰) سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّیَّةٌ (۳۵)　رکوعہا ۱

یا فتاح　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وبہ نستعین

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ سوگند ہے اس شہر کی یعنی مکہ معظّمہ کی۔ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا
الْبَلَدِ ﴿۲﴾ اور تو یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُترا ہے بیچ اس شہر کے یعنی ایک تو مکان بزرگ دوسرا تیری

ذات اس میں بزرگ، اس واسطے اس شہر کی قسم بیان کی۔ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝۳ اور سوگند باپ
کی یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی کہ وہ سب آدمیوں کے باپ ہیں اور جو کچھ کہ جنا اس آدم نے
یا والد (سے مراد) ابراہیم اور اولاد (سے مراد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
تحقیق پیدا کیا ہم نے انسانوں کو فِيْ كَبَدٍ ۝۴ بیچ سختی کے یعنی پیدائش کے وقت سختی سے پیدا
ہوتا ہے۔ پھر دودھ چھڑانے کی سختی، پھر بیماریوں کی سختی، پھر طرح طرح کے غموں کی سختی،
مصیبت اور موت کی سختی، پھر حشر میں سختیاں۔ انسان سے مراد اَبُوْ الْاَشَدِّیْنِ ہے کہ اسے بیچ
سختی کے اور قوت کے پیدا کیا۔ ایسا زور آور تھا کہ چمڑا اپنے پاوں تلے دابتا تھا اور دس جوان
زور آور اُسے کھینچتے تھے۔ چمڑا پھٹ جاتا تھا مگر اُس کے پاوں تلے سے (یعنی پاؤں کے نیچے
سے) سے نہ نکلتا تھا اور وہ دعویٰ کرتا تھا کہ کوئی میرے پر غالب نہیں ہے اور ہمیشہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتا تھا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ اَيَحْسَبُ آیا گمان کرتا ہے ابوالاشدین
اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ یہ کہ نہیں قادر ہوگا عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝۵ اوپر اُس کے کوئی کہ اُس سے ہمارے (وقف لازم)
حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدلہ لے۔ يَقُوْلُ کہتا ہے کہ اَهْلَكْتُ ہلاک کیا میں نے اور ضائع کیا مَالًا
لُّبَدًا ۝۶ بہت مال یعنی لوگوں کو رشوت دیا کہ پیغمبر کو ایذا پہنچائیں۔ اَيَحْسَبُ آیا گمان کرتا
ہے اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝۷ یہ کہ نہیں دیکھا اُسے کسی نے۔ یہ نہیں جانتا کہ حق تعالیٰ دانا بینا
ہے۔ اُسے سب معلوم ہے۔ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدلہ لیگا اور اسے سخت عذاب کریگا۔ اَلَمْ
نَجْعَلْ لَّهٗ آیا نہیں دیئے ہم اُس کو عَيْنَيْنِ ۝۸ آنکھیں کہ اُن سے دیکھتا ہے۔ وَلِسَانًا اور
زبان کہ اس سے بولتا ہے، وَّشَفَتَيْنِ ۝۹ اور دو ہونٹ کہ اس سے کھاتا ہے اور باتیں

کرتا ہے۔ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿۱۰﴾ اور راہ بتائے ہم اُس کو دو پستانوں کی کہ پیٹ میں سے نکلتا ہی دودھ پینے لگا، یا راہ دکھایا ہم نے اُسے حق اور باطل کی۔ فَلَا اقْتَحَمَ پس محنت کھینچا اور نہ قصد کیا الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ گھاٹی کا یعنی نفس کی گھاٹی پار نہ اُترا۔ حاصل یہ کہ اتنا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی میں خراب کیا۔ اگر گھاٹی اُترنے میں خرچ کرتا تو کیا خوب ہوتا۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے بتایا تجھے مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ کہ کیا ہے گھاٹی اور کس طرح اس سے اترنا ہے۔ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ چھوڑانا گردن کا یعنی آزاد کروانا غلام کو یا مکاتب کو۔ اَوْ اِطْعٰمٌ یا کھانا کھلانا فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ بھوک کے دن میں یعنی جس وقت طعام مشکل سے ملے اُن دنوں میں کھلانا۔ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ یتیم صاحبِ قرابت کو (یعنی کسی یتیم قرابت دار کو) اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ یا مسکین صاحب خاک کو یعنی جو لوگ محتاج خاک (یعنی زمین) پر بیٹھتے ہیں، بچھونا بھی اُن کو میسر نہیں۔ یہ چیزیں گھاٹی اُترنے کی ہیں مال اس جائے (جگہ) خرچ کیا جائے۔ ثُمَّ كَانَ پھر ہووے یہ نیکیاں کرنے والے مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اُن لوگوں سے کہ ایمان لائے ہیں یعنی بغیر ایمان کوئی عمل قبول نہیں ہوتا ہے وَتَوَاصَوْا، اور وصیت کئے آپس میں بِالصَّبْرِ صبر کے ساتھ کہ مصیبت پر صبر کرو اور عبادت میں قائم رہو وَتَوَاصَوْا اور وصیت کئے اس میں بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ مہربانی کے ساتھ اُولٰٓئِكَ وہ گروہ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾ اصحاب ہیں سیدھے طرف سے بہشت میں جائیں گے یا صاحب یمین اور برکت کے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا ور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ آیتوں کے هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۱۹﴾ وہ اصحاب بائیں طرف کے ہیں عرش کے بائیں طرف سے دوزخ

میں جائیں گے صاحب شامت اور بدبختی کے۔ عَلَيۡهِمۡ اُوپر اُن کے نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ ﴿۲۰﴾ ع ۱۵
آگ ہے بند کی ہوئی یعنی دوزخ میں ڈال کر اُس کا منہ طبق سے بند کر دینگے نہ ہوا اندر آئے نہ
دھواں باہر جائے۔ نعوذ باللہ منھا۔

آیاتھا ۱۵ (۹۱) سُوۡرَةُ الشَّمۡسِ مَكِّيَّةٌ (۲۶) رکوعھا ۱

یا فتاح بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ و بہ نستعین

وَالشَّمۡسِ سوگند آفتاب کی وَضُحٰهَا ﴿۱﴾ اور جب وہ خوب روشن ہوتا ہے۔
وَالۡقَمَرِ اور سوگند چاند کی اِذَا تَلٰهَا ﴿۲﴾ جب پیچھے آئے چاند رات کو آفتاب کے پیچھے
غروب ہوتا ہے یا چودھویں رات کو سورج کے پیچھے نکلتا ہے۔ وَالنَّهَارِ اور سوگند دن کی
اِذَا جَلّٰهَا ﴿۳﴾ جب روشن کرے اس آفتاب کو یا زمین کو۔ وَالَّيۡلِ اور سوگند رات کی
اِذَا يَغۡشٰهَا ﴿۴﴾ جب ڈھاپنے اس سورج کو یا زمین کو۔ وَالسَّمَآءِ اور سوگند آسمان کی
وَمَا بَنٰهَا ﴿۵﴾ اور اُس ذات پاک کی کہ بلند کیا اُسے۔ وَالۡاَرۡضِ اور سوگند زمین کی
وَمَا طَحٰهَا ﴿۶﴾ اور سوگند اس ذات پاک کی کہ بچھایا اسے۔ وَنَفۡسٍ اور سوگند نفس آدم علیہ السلام
کی وَّمَا سَوّٰهَا ﴿۷﴾ اور اس ذات پاک کی کہ برابر اور درست کیا اسے۔ فَاَلۡهَمَهَا پس
زبان ڈالا اس نفس کو فُجُوۡرَهَا گناہ اور جھوٹ اس کا وَتَقۡوٰهَا ﴿۸﴾ اور پرہیزگاری اس کی۔
جواب قسم کی یہ ہے کہ۔ قَدۡ اَفۡلَحَ تحقیق چھٹکارا اور خلاصی پایا مَنۡ زَكّٰهَا ﴿۹﴾ جو کوئی پاک

کیا اس نفس کو کفر سے اور شرک سے۔ وَقَدۡ خَابَ اور تحقیق بے نصیب ہوا مَنۡ دَسّٰهَا ؁۱۰
جو کوئی کہ گم کیا اس نفس کو یعنی گناہوں میں گرفتار ہوا اور اسکا مرتبہ کھودیا۔ حدیث شریف ہے کہ
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس آیت کو پڑھتے تھے دعا مانگتے تھے "اللّٰهُمَّ اٰتِ نَفۡسِیۡ تَقۡوَاهَا وَ
زَكِّهَا اَنۡتَ خَيۡرُ مَنۡ زَكّٰهَا اَنۡتَ وَلِيُّهَا وَمَوۡلَاهَا"۔ [اے اللہ! میرے نفس کو تقوی عطا
فرما اور اُسے پاکیزہ کر دے تو ہی سب سے بہتر صاف کرنے والا ہے تو ہی اُس کا ولی ہے اور تو ہی
اُس کا مولا ہے (آمین)] كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ جھٹلایا ثمودیوں نے صالح پیغمبر علیہ السلام کو
بِطَغۡوٰىهَآ ؁۱۱ اپنی سرکشی سے۔ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰهَا ؁۱۲ جبکہ اوٹھا اس قوم کا بہت بد بخت،
اسکا نام قِدار بن سالف تھا اوروں کو ساتھ لیکر اونٹنی کی کونچ مارنے کو اوٹھا۔ فَقَالَ لَهُمۡ پس کہا
اُن کو رَسُوۡلُ اللّٰهِ رسول اللہ یعنی حضرت صالح علیہ السلام نے نَاقَةَ اللّٰهِ اونٹنی خدا کی ہے
وَسُقۡيٰهَا ؁۱۳ اُس کو نہ مارو اور پانی کے نزدیک مت جاؤ۔ فَكَذَّبُوۡهُ پس جھٹلائے اُن کو
فَعَقَرُوۡهَا ۪ۙ پس اس کو کونچی مارے فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ اُس کو، پس ہلاکی
(ہلاکت) اور عذاب بھیجا اُن کے ربّ نے اُن کے اوپر بِذَنۡۢبِهِمۡ اُن کے گناہ کے سبب
فَسَوّٰىهَا ؁۱۴، پس برابر کیا اس کانوں کو کہ نشان نہ رہا یا ہلاکی کو برابر کیا کہ چھوٹے بڑے سب
ع۱۵ ہلاک ہوئے۔ وَلَا يَخَافُ اور نہیں ڈرتا ہے خدا تعالیٰ عُقۡبٰهَا ؁۱۵ اس کے انجام کو یعنی قدرت
نہیں کہ اس سے مقابلہ کریں۔

ایاتها ۲۱ سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ (۹۲) (۹) رکوعها ۱

یا فتاح بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وبہ نستعین

وَالَّيْلِ سوگند ہے رات کی اِذَا يَغْشٰى ۝ جب کہ ڈھانپتی ہے جہاں کو اندھیرے سے۔ وَالنَّهَارِ اور سوگند دن کی اِذَا تَجَلّٰى ۝ جب کہ آشکارا ہو۔ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝ اور اس ذات پاک کی کہ پیدا کیا مرد کو اور عورت کو۔ اِنَّ سَعْيَكُمْ تحقیق کوشش تمہارے اور اعمال تمھارے لَشَتّٰى ۝ البتہ پراگندہ ہیں یعنی کوئی عمل بہشت کے کرتا ہے کوئی دوزخ کے۔ فَاَمَّا پس لیکن مَنْ جوکوئی اَعْطٰى بخشش کرے مال کو خدا کی راہ میں وَاتَّقٰى ۝ اور پرہیز کرے کفر سے اور گناہوں سے۔ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور سچ جانے کلمہ نیک کو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، بہت تفسیر کرنے والوں نے لکھا ہے کہ یہ آیتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں اتری ہیں، امیۃ ابن خلف کہ بلال رضی اللہ عنہ اُس کے غلام تھے اُن کو طرح طرح کے عذاب کرتا تھا کہ دین سے پھریں، بت کو پوجیں، اور بلال کو دم بدم ایمان اور خدا کی محبت زیادہ ہوتی تھی۔ ایک دن اس بدبخت نے بلال کو زمین پر ڈالا تھا اور گرم پتھر ان کے چھاتی پر رکھا تھا، بلال اس وقت بھی احد احد کہتے تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے دھوپ میں یہ حال دیکھ کر کہا: اے امیہ تیرا بُرا ہو اس خدا کے دوست کو تو عذاب کرتا ہے، امیہ نے کہا: اے ابوبکر اگر تم سے دیکھا نہیں جاتا اُسے مول لو (خریدلو) صدیقؓ نے کہا: کیا مول ہے؟ امیہ نے کہا نسطاس رومی جو تمہارا غلام ہے مجھے دیو اس کے بدلے بلال کو میں

تمہیں دیتا ہوں ''نسطاس'' حضرت صدیق اکبر کا غلام تھا جو خوبصورت اور دس ہزار دینار کا
مالک تھا لیکن کافر تھا حضرت صدیق نے اس سے وعدہ کیا اگر تو ایمان لائیگا تو تیرا مال تجھے
بخش دونگا وہ مسلمان نہیں ہوا تھا صدیق اس سے بیزار تھے یہ سودہ غنیمت جانے ،نسطاس کو اس
کے مال سمیت دیا اور بلال کو اسی وقت لے آئے ۔حق تعالیٰ نے یہ آیتیں اُتاریں۔
فَسَنُيَسِّرُهٗ پس شتاب آسانی کرینگے ہم اُسے لِلْيُسْرٰى ⑦ واسطے آسان راہ ۔یعنی
بہشت کی راہ آسان کریں گے۔ وَاَمَّا اور لیکن جو کوئی مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ⑧ بخیلی
کرے اور بے پروائی کرے خدا کا حکم نہ مانے یعنی امیہ ابن خلف ۔وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ⑨
اور جھٹلائے نیک کلمہ کو ۔فَسَنُيَسِّرُهٗ پس شتاب آسانی کرینگے ہم اُسے لِلْعُسْرٰى ⑩
واسطے مشکل راہ کے یعنی دوزخ کی راہ آسان کرینگے۔وَمَا يُغْنِيْ اور نہیں دفع کریگا عذاب کو
عَنْهُ مَالُهٗٓ اُسے مال اُس کا اِذَا تَرَدّٰى ⑪ جب کہ مرجائیگا یا جب دوزخ میں گریگا۔
اِنَّ عَلَيْنَا تحقیق اوپر ہمارے لَلْهُدٰى ⑫ البتہ راہ بتانا ہے یعنی بیان کرنا حق و باطل ،نیک
وبد کا۔ وَاِنَّ لَنَا اور تحقیق واسطے ہمارے ہے لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ⑬ البتہ آخرت اور دنیا
دونوں ہماری ملک ہیں جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں۔ فَاَنْذَرْتُكُمْ پس ڈراتا ہوں میں تمکو
اے اہل مکہ نَارًا تَلَظّٰى ⑭ آگ سے کہ لپٹ لیتی ہے لَا يَصْلٰىهَآ نہیں داخل ہوگا اس
میں اِلَّا الْاَشْقَى ⑮ مگر بدبخت ایسا بدبخت کہ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ⑯ جھٹلایا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور منہ پھرایا یعنی امیہ یا ابوجہل اس نے منہ پھرایا ایمان سے۔ وَسَيُجَنَّبُهَا
الْاَتْقَى ⑰ الَّذِيْ اور شتاب بچالیا جائیگا اس آگ سے پرہیز گار یعنی ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔

يُؤْتِي مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿١٨﴾ ایسا پرہیز گار کہ دیتا ہے اپنے مال کو پا کی ڈھونڈ تا ہے اور نیک
نامی، کافروں نے کہا کہ بلال کا حق تھا صدیق اکبر پر اس واسطے اُسے خریدا حق تعالی نے ان کی
بات کو رد کیا اور فرمایا۔ وَمَا لِاَحَدٍ اور نہیں ہے کسی کے واسطے کسی ایک کے عِنْدَهٗ نزدیک
اُس کے مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿١٩﴾ کچھ نعمت کے بدلہ دیا جائے یعنی صرف خدا کے واسطے خرید کیا۔
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿٢٠﴾ مگر واسطے ڈھونڈ نے ذات رب اپنے کے۔ وَلَسَوْفَ
يَرْضٰى ﴿٢١﴾ اور البتہ راضی ہو یگا اور ثواب پائیگا۔ ع

آیاتہا ۱۱ سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ (۹۳) (۱۱) رکوعہا ۱

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

تفسیر میں لائیں ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کئی دن نہ
آئے اور وحی نہ اتری کافر طعنہ مارنے لگے کہ حق تعالے نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور
دشمن پکڑا، حق تعالی نے یہ سورۃ بھیجا۔ وَالضُّحٰى ﴿١﴾ سوگند ہے ضحیٰ کی کہ اس وقت کہ سورج بلند
اور روشن ہوتا ہے۔ وَالَّيْلِ اور سوگند ہے رات کی اِذَا سَجٰى ﴿٢﴾ جب ڈھانپے ہے
اندھیرے سے جہاں کو۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ نہیں چھوڑ دیا تجھے رب تیرے نے وَمَا قَلٰى ﴿٣﴾
اور نہیں دشمن نے پکڑا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو خوش خبری دیا کہ دنیا میں بہت ملک تمہاری امت کے ہاتھ فتح ہونگے اور اسلام تمام
ملکوں میں پہونچے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خبر سے بہت خوش ہوئے یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلَلْاٰخِرَةُ اور البتہ اس جہاں کی نعمتیں خَيْرٌ لَّكَ بہتر ہیں واسطے تیرے مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ دنیا کی نعمتوں سے ہزار محل موتی کے بنے ہوئے اور اس کی خاک اس کی مشک خالص ہو یگا اور ہر محل میں حوریں اور نعمتیں اور فرش جیسی وہاں کے لایق حق تعالی حضرت کو بخشش کریگا وہ تمام دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہے۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ اور البتہ شتاب بخشش کریگا تجھے پروردگار تیرا، پس راضی ہو یگا تو یعنی حق تعالی اتنے بخشش کریگا کہ تم کہو گے کہ الٰہی بس ہے بس میں راضی ہوں۔ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کوفہ میں فرمائے کہ اے اہل عراق تم کہتے ہو کہ: لا تقنطوا من رّحمة الله قرآن میں بہت امید کی آیت ہے اور ہم جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت ہیں ہمارے نزدیک "ولسوف یعطیک ربک فترضی" بہت امید کی آیت ہے کہ حق تعالیٰ فرمایا ہے میں تمہیں راضی کرونگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی نہیں ہونگے کہ ایک امتی بھی حضرت کا دوزخ میں رہ جائے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نقل کئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ میں نے حق تعالی سے کچھ پوچھا اور دوست رکھتا ہوں کہ میں نہ پوچھا ہوتا تو بہتر تھا کہ الٰہی سلیمان علیہ السلام کو تو ملک عظیم دیا اور فلاں پیغمبر کو فلاں خبر دیا اور فلاں کو فلاں نعمت دی حق تعالی نے فرمایا کہ یا محمد! اَلَمْ يَجِدْكَ آیا نہیں پایا خدا نے تجھ کو يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾ بغیر باپ کا کہ پس جگہ دیا تجھے نزدیک تیرے دادا اور چچا کہ انہوں نے پرورش کیا۔ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾ اور پایا تجھے راہ بھولا پس راہ بتایا تجھے۔ قصہ اس کا یہ کہ: دائی حلیمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیکر مکہ کی طرف چلی کہ عبد المطلب کے پاس

پہونچائے جب مکہ کیے دروازے کے پاس آئے حضرت کو بٹھا کر استنجاء کو گئی اور آکر دیکھا کہ حضرت نہیں ہیں لوگوں سے پوچھی، سب کہے: ہم نہیں دیکھے اور نہیں جانتے ہیں بے اختیار پکار پکار کے رونے لگی اور آہ محمدا وآہ محمدا کہنے لگی آس پاس کے لوگ جمع ہوئے اور پوچھنے لگے: اے ماما کیوں روتی (ہو)، کہی عبدالمطلب کا پوتا محمد نام (صلی اللہ علیہ وسلم) اُسے میں دودھ پلانے کو لے گئی تھی اب اُس کا دودھ چھوڑا یا اسکے دادا کے پاس پہنچانے لائی تھی، ابھی یہاں بٹھا کر گئی تھی وہ یہاں سے گم ہو گیا، ایک شخص بوڑھا آگے آیا اور کہا کہ میں تجھے ایک بت کے پاس لیجاتا ہوں وہ سب بتوں کا سردار تھا اس کا نام ہبل ہے اُس کے پاس عاجزی کر وہ تجھے بتادیگا، حلیمہ نے جواب دیا کہ جس رات وہ پیدا ہوا اس رات یہ سب بت اوندھے منہ ہوکر گر پڑے تھے یہ بتوں میں اتنی قدرت نہیں کہ بتاے وہ بوڑھا آپ ہی آپ ھبل کے پاس گیا اور کہا اے ھبل تو سب کا سردار ہے بتادے کہ اس عورت کا لڑکا محمد نام کہاں گیا؟ حضرت کا نام سنتے ہی سب بت کانپنے لگے اور کہے کہ اے بوڑھے اس کا نام ہمارے آگے مت لے وہ بڑا ہوگا تو ہم سب بتوں کو ہلاک کریگا وہ شخص وہاں سے پھرا اور حلیمہ کے پاس آیا اور کہا تیرا لڑکا بہت بزرگ ہوگا اور سب کا سردار ہوگا۔ اُسے ڈھونڈھ۔ حلیمہ لاچار ناامید ہوئی عبدالمطلب کے گھر میں گئی اور احوال رو رو کر بیان کیا۔ عبدالمطلب صفا کی پہاڑ پر چڑھے اور پکارے کہ: یا آلِ غالب، سب قریش جمع ہوئے کہا: کیا مشکل پڑی تم پر کہ ہمیں بلائے ہو، عبدالمطلب نے کہا: میرا پوتا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) گم ہو گیا، سب نے کہا: ہم حاضر ہیں سوار ہو کے باہر چلو مکہ کے آس پاس دھونڈیں، عبدالمطلب سب لوگوں کو ساتھ لے کر دھونڈنے نکلے بہت ڈھونڈھے

اور پوچھتے، کہیں نشان نہ پائے، آخر ناامید ہو کر بیت اللہ کے پاس آئے اور سات بار طواف
کعبہ کی اور بہت رو رو کے دعا مانگے، غیب سے ایک آواز آئی کہ تیرا پوتا تہامہ کے جنگل میں
ایک جھاڑ سے لگ کے بیٹھا ہے، عبدالمطلب سوار ہو کے جلدی گئے اس میدان میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم جھاڑ سے تکیہ دیئے ہوئے بیٹھے تھے، عبدالمطلب پوچھے: تمہارا کیا نام ہے؟
حضرتؐ نے کہا: میرا نام محمد ہے، تمہارا نام کیا ہے؟ عبدالمطلب نے کہا: میں تمہارا دادا ہوں عبد
المطلب اپنے ساتھ سوار کر کے مکہ میں لے آئے۔ حق تعالی نے وہ احسان یاد دلایا کہ تم راہ
بھول گئے تھے ہم نے راہ بتائی۔ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿٨﴾ اور پایا تجھے فقیر اور
عیالدار پس مالدار کیا تجھے یعنی خدیجہ رضی اللہ عنہا مالدار تھے تیرے نکاح میں آئے۔ فَاَمَّا
الْيَتِيْمَ پس لیکن یتیم کو فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ پس مت غصہ کر کہ تو نے یتیمی کا مزا چکھا ہے۔ وَاَمَّا
السَّآئِلَ اور لیکن مانگنے والے فقیر کو فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ پس مت جھڑکی دے کہ تو نے بھی فقیری
کی محنت اٹھائی ہے۔ وَاَمَّا اور لیکن بِنِعْمَةِ رَبِّكَ تیرے پروردگار کی نعمت کے
ساتھ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾ پس بیان کر یعنی حق تعالی کا حکم خلق کو پہونچا۔ ع ۱۸

آیاتہا ۸ (۹۴) سُوْرَةُ الْمُنْشَرِحِ مَكِّيَّةٌ (۱۲) رکوعہا ۱

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ آیا نہیں کھولے نہیں ہم نے تیرے واسطے صَدْرَكَ ﴿١﴾ تیرے سینہ کو
حق تعالی کے بھید اور خلق کے دعوات اور دشمنوں کی ایذاء کے برداشت اور امت کا غم اس میں
سمائے اور کہیں سینہ کا کھولنا یہ معنی کہ حضرت کا سینۂ مبارک حضرت جبرئیل علیہ السلام نے چیرا

تھا۔ حدیث میں آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات جبرئیل علیہ السلام نے
مجھے لٹایا اور سینہ کے اوپر سے میرے ناف تک چیرا اور میکائیل ایک طشت آب زمزم سے بھرا
ہوا لائے اور میرے سینے کو اور حلق کی رگوں کو اُس پانی سے دھوئے اور جبرئیل نے میرے دل
کو باہر نکالا اُسے بھی چیر کے دھو یا اور ایک طشت سونے کا حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا لائے
وہ حکمت اور ایمان میرے دل میں بھر کر اُس کے مکان پر رکھ دیا (جگہ رکھ دیا) اور ایک
روایت میں ہے کہ نور کی مہر اس پر کئے اور مجھے ایسی راحت ہوئی اور آرام پہنچا کہ اس کی لذّت
اب تک رگوں میں اور بدن میں باقی ہے۔ **وَوَضَعْنَا** اور اتارے ہم نے **عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٢**
تجھ سے بوجھ کو تیرے۔ **الَّذِيٓ** ایسا بوجھ کہ **اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝٣** بھاری کیا پشت کو تیری یعنی
کافروں کے ایمان نہ لانے کا غم یا امت کی گناہوں کا غم تھا ہم نے لوگوں کو توفیق ایمان دی اور
امت کے حق میں تمھاری شفاعت قبول کی۔ **وَرَفَعْنَا لَكَ** اور بلند کیا ہم نے تیرے واسطے
ذِكْرَكَ ۝٤ تیرے ذکر کو یعنی تمہارا دین، سارے جہاں میں ہوا اور کلمہ میں تمہارا نام اپنے نام
کے ساتھ ملایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم صبر کرو۔ **فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ** پس تحقیق ساتھ سختی دنیا کے
يُسْرًا ۝٥ آسانی ہے آخرت میں۔ **اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ** تحقیق ساتھ سختی کے **يُسْرًا ۝٦** مکہ کی آسانی
ہے مدینہ میں۔ **فَاِذَا فَرَغْتَ** پس جب فارغ ہو وے تو حق تعالیٰ کے احکام پہنچانے سے
لوگوں کو **فَانْصَبْ ۝٧** پس قائم ہو اُس کی عبادت میں یا جب نماز سے فارغ ہو دعا میں کوشش
ع ۸ ۱۹ کر اور اُمّت کیلئے بخشش چاہ۔ **وَاِلٰى رَبِّكَ** اور طرف پروردگار اپنے کے **فَارْغَبْ ۝٨** پس
رجوع کر اور رغبت کر ہمیشہ کہ سب مقصد مراد تیرا بر لائے۔

اٰیاتُھا ۸ (۹۵) سُوْرَۃُ التِّیْنِ مَکِّیَّۃٌ (۲۸) رکوعُھا ۱

یا فتاح بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وبہ نستعین

وَالتِّيۡنِ سوگند ہے انجیر کی، انجیر بہت فائدہ کا میوہ ہے اور پاکیزہ بند کھولنے کی دوا کے کام آتا ہے طبع کو نرم کرتا ہے بلغم کو کاٹتا ہے پاک کرتا ہے مثانے کے ریت کو دفع کرتا ہے جگر کے اور تلی کی گرہوں کو کھولتا ہے بدن کو موٹا کرتا ہے اور تازہ کرتا ہے اور بواسیر کو دور کرتا ہے اور روح کو فائدہ دیتا ہے وَالزَّيۡتُوۡنِ ۙ‏﴿۱﴾ اور سوگند ہے زیتون کی کہ میوہ اور روٹی کا سالن ہے اور دوا ہے اور تیل اُسکا بہت فائدہ رکھتا ہے۔ اور اس کا پھول، پھل، پتہ سب کام آتا ہے۔ وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ۙ‏﴿۲﴾ اور سوگند طور سینہ کی یعنی کوہ طور موسیٰ علیہ السلام سے حق تعالیٰ نے وہاں کلام کیا تھا اور پہاڑ سینہ نام کا اس پہاڑ پر بہت سے انبیاء اور اولیاء مقصد مراد پائے ہیں اور عبادت اور ریاضت کر کے مقبول ہوئے ہیں۔ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ۙ‏﴿۳﴾ اور اس امن والے شہر یعنی مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تولد کی جگہ ہے۔ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ البتہ تحقیق پیدا کئے ہم نے انسان کو فِىۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ ۙ‏﴿۴﴾ بہت اچھی صورت کے کہ ایسا سیدھا قد ایسے برابر اعضاء ایسا خوب چہرا ایسا معتدل مزاج کسی مخلوق کا نہیں ہے۔ ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ پھر پھیر دیا ہم نے اسے اَسۡفَلَ سٰفِلِيۡنَ ۙ‏﴿۵﴾ کمترین مرتبہ میں یعنی گناہوں کے سبب سے اور خدا کی بے فرمانی کے سبب سے سب مخلوقات سے بدتر ہوا ہے۔ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کرینگے نیک فَلَهُمۡ اَجۡرٌ پس ان

کے لئے ثواب ہے غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۞ بے منت اور بے شمار نعمتیں بہشت کے فَمَا يُكَذِّبُكَ
بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۞ پس کیا چیز جھوٹ کہلواتی ہے تجھ کو اے جھٹلانے والے۔ روز قیامت کو۔
اَلَيْسَ اللّٰهُ آیا نہیں ہے خدا تعالیٰ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۞ حاکم تر حاکموں کا کہ سب حاکم ع
اور بادشاہ ظاہر کے اُس کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور اسکے حکم سے ارادہ سے کوئی باہر نہیں جو
کچھ چاہتا ہے سو حکم کرتا ہے۔

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۹۶)

آیاتہا ۱۹ رکوعہا ۱

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

سب علماء کہے ہیں اس باب پر کہ اوّل قرآن مجید سے ''اقرأ'' کے سورہ سے اوّل کی
پانچ آیتیں نازل ہوئیں اور بیان اس کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں حق تعالیٰ
کی عبادت کرتے تھے ایک دن اسی غار میں، اور ایک روایت میں یوں ہے کہ غار سے نکل کر
پہاڑ پر کھڑے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام ظاہر ہوئے اور کہے: اے محمد مجھے حق تعالیٰ نے
تمہارے پاس بھیجا ہے اور تمہیں اس امت پر رسول کیا ہے اور نبوت دی ہے۔ یہ کہہ کر کہے
کہ۔ اِقْرَاْ: یعنی پڑھ اے محمد، حضرت نے فرمایا: مَا اَنَا بِقَارِئٍ میں پڑھنے والا نہیں یعنی مجھے
پڑھنا نہیں آتا، جبرئیل نے حضرت کو اپنے سینے سے لگا کر زور سے دبایا اور چھوڑ کر کہا: اِقْرَاْ
بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۞ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام ایک نامہ
اپنے پر کے نیچے سے نکالا بہشت کی حریر کے موتی اور یاقوت سے بنا ہوا حضرت کو دیا اور پھر
کہا حضرت نے فرمایا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں لکھنا پڑھنا مجھے نہیں آتا اور اس نامہ میں کچھ لکھا

نہیں ہے، جبرئیل علیہ السلام نے حضرت کو سینے سے لگا کے ایسا زور سے دبایا کہ نزدیک تھا کہ
بے ہوش ہو جاوے پھر چھوڑ دیا، اس طرح تین بار سینے سے لگا کر دبایا پھر چھوڑا اور کہا۔ اِقْرَاْ
بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ① پڑھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو اور شروع ساتھ نام
پروردگار تیرے کے ایسا پروردگار کہ پیدا کیا تمام جہاں کو۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ②
پیدا کیا انسان کو یعنی آدم علیہ السلام کو جمے ہوئے لہو سے۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ③ پڑھ
اے رسول، حق تعالی کے اور پروردگار تیرا بہت بہت بزرگ ہے۔ ایسا رب کہ الَّذِیْ عَلَّمَ
بِالْقَلَمِ ④ سکھایا انسان کو لکھنا ساتھ قلم کے۔ تبیان میں لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام کو لکھنا سکھایا
اور مشہور یوں ہے کہ لکھنا ادریس علیہ السلام کے وقت سے نکلا۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ
یَعْلَمْ ⑤ سکھایا آدمی کو جو کچھ نا جانتا تھا یعنی آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھایا
ہر چیز کی نیکی بدی معلوم کروایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام شریعت کی تعلیم کیا۔ كَلَّآ اِنَّ
الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰٓى ⑥ تحقیق انسان سرکشی کرتا ہے۔ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ⑦ اس واسطے کہ دکھا
اُس نے اپنے تین بے پرواہ یعنی مالدار ہوا اور نہ چاہئے کہ مال کے سبب سے سرکشی کرنا اور
عبادت معبود برحق کی چھوڑ دنیا۔ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ⑧ تحقیق تیرے پروردگار کی طرف
رجوع ہے سب کا، اور وہاں عمل کام آوینگے، مال کام نہیں آئے گا۔ تفسیر میں لائے ہیں کہ ابو
جہل نے کہا: اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں دیکھوں تو حضرت کے دشمنوں کی گردن کو پاوں
سے کھندلوں گا ایک دن حضرت نماز میں تھے کافروں نے اسے خبر کی، شتابی جلدی کیا اور دور
سے حضرت کو دیکھا اور پھر آیا (یعنی پلٹ آیا) ہول سے کانپتا ہوا اور رنگ زرد ہو گیا، لوگوں نے

کہا: تجھے کیا ہوا؟ کہا آنحضرت کے اور اپنے درمیان میں ایک کھائی دیکھا آگ سے بھری ہوئی، اس میں بڑے بڑے سانپ منہ پسارے ہوئے اور پرندے ایک سے ایک پر ملائے ہوئے، یہ خبر حضرت کو پہنچی، فرمائے: اگر میرے نزدیک آتا (تو) فرشتے تکڑے تکڑے کر کے اسے لیجاتے، تب یہ آیتیں اتری۔ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ﴿۹﴾ آیا دیکھا تو نے اس شخص کو منع کرتا ہے بندہ خاص کو عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿۱۰﴾ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھتے ہیں۔ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ﴿۱۱﴾ آیا دیکھا تو نے کہ وہ اوپر ہدایت کے۔ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ﴿۱۲﴾ یا امر کرے ساتھ پرہیز گاری کے لوگوں کو اگر ہدایت پر ہوئے اور امر کرے پرہیز گاری کا تو بہتر ہے تو بہتر ہے اس کے حق میں۔ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۳﴾ آیا دیکھا تو نے اگر جھٹلاوے پیغمبر کو اور منہ پھیر دے تو کیا عذاب کے لائق ہوئے۔ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ؕ﴿۱۴﴾ آیا نہیں جانا اس نے یعنی ابوجہل نے یہ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے، ظاہر و باطن اس سے کچھ چھپا نہیں، تفسیر میں لائے ہیں کہ ایک دن حضرت نماز پڑھتے تھے ابوجہل لعین آیا اور کہا: تجھے منع نہ کیا تھا کہ نماز مت پڑھو؟ حضرت نے اُسے عذاب سے ڈرایا اور نصیحت کی اس نے کہا تم ڈراتے ہو اس شخص کو میری مجلس سب عربوں کی بڑی ہے اور دوست اقرباء بہت ہیں یہ آیت آئی۔ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۬ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ﴿۱۵﴾ سچ ہے ہمارا کہنا البتہ اگر نہ باز آئے ابوجہل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء دینے سے لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ پکڑینگے ہم ساتھ پیشانی کے یعنی پیشانی کے بال پکڑ کر فرشتے دوزخ میں ڈال دینگے ایسی پیشانی کہ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ﴿۱۶﴾ ایسی پیشانی کہ جھوٹی ہے۔ گناہ کرنے

والا۔ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝۱۷ پس جا بلائے ابوجہل مجلس والے کو اپنے ۔ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝۱۸ شتاب بلاویں گے ہم دوزخ کے فرشتوں کو اسے دوزخ میں ڈالیں۔ كَلَّا ؕ نہیں ہے جیسا وہ بوجہل کہتا ہے لَا تُطِعْهُ مت کہا مان اُس کا اے حبیب، وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝۱۹ اور سجدہ کر خدائے تعالیٰ کو اور نزدیک ہو (سجدہ)، حدیث میں آیا ہے کہ آدمی جب سجدہ کرتا ہو تو حق تعالےٰ بہت نزدیک ہوتا ہے۔ ع ۱۹ / ۲۱ السجدۃ ۱۲

رکھا ہوں جب سر اس خاک آستاں پر
ہوا ہے عرش سے بھی مرتبہ بلند مرا

آیاتہا ۵　(۹۷) سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ (۲۵)　رکوعہا ۱

یا فتاح　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وبہ نستعین

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اصحاب کو خبر دی کہ : ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں سے کہ اُس نے ہزار مہینے ہتھیار باندھ کر حق تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے جہاد کیا تھا اصحاب نے تعجب سے کہا کہ ہماری عمریں اُس زمانے کے لوگوں سے بہت کم ہیں ہمیں ایسا ثواب کس طرح نصیب ہوگا حق تعالیٰ نے یہ سورہ بھیجا۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ تحقیق ہم نازل کئے اس قرآن کو فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ رات قدر کی بیچ یعنی قرآن کا اترنا شروع ہوا شب قدر میں، پھر تھوڑا تھوڑا موافق وقت کے اترتا گیا یعنی لوح محفوظ سے بیچ لیلۃ القدر کے اکھٹا قرآن دنیا کے آسمان پر نازل ہوا، اور بیت العزت میں فرشتوں کے حوالے کیا، پھر وہاں سے دنیا میں سورہ

سورہ اور آیت آیت موافقِ حکمت اور مصلحت کے تیوئیس (۲۳) برس میں جبرئیل علیہ السلام لے آئے۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے بتایا تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲ کہ کیا ہے مرتبہ کی رات؟ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ رات مرتبہ کی خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳ یہ بہتر ہے ہزار مہینوں سے، یعنی جو کوئی اس رات کو عبادت کرے اسے ہزار مہینہ کے جہاد سے زیادہ ثواب ہوئے۔ لیلۃ القدر میں عالموں کا اختلاف ہے۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی عنہ کے قول سے سارے برس میں ایک رات ہے مقرر کسی مہینہ میں نہیں اور حضرت شیخ محی الدین ابن عربی فتوحات میں فرمائے ہیں کہ: میں لیلۃ القدر کبھی ربیع الاول میں اور کبھی شعبان میں اور اکثر رمضان میں پایا ہوں، اور اکثر علماء کے قول پر: رمضان میں آخر کی دس راتوں میں ہے، اور طاق راتوں میں اس کی امید زیادہ ہے یعنی اکیسویں، تیویسویں اور پچیسویں ستاویسویں، انتیسویں پانچ میں ایک ہے، امام شافعی نے: اکیسویں اور تیویسویں اختیار کی، اور علماء حنفیہ ستاویس ویں (۲۷ ویں) اختیار کئے، حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرمائے: نشانیاں لیلۃ القدر کے یہ ہیں کہ اس رات کو نہ بہت ٹھنڈ ہوتی ہے نہ بہت گرمی اور اس رات کو کتے نہیں بھوکتے اور اس رات کو تارے نہیں ٹوٹتے اور اس کی صبح کو آفتاب جو نکلتا ہے اسے شعاع نہیں ہوتی۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اترتے ہیں فرشتے وَالرُّوْحُ اور جبرئیل علیہ السلام فِيْهَا اس رات کے بیچ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ حکم سے پروردگار اپنے کے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ غنیۃ الطالبین میں فرمائے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب لیلۃ القدر ہوتی ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو: ستر ہزار فرشتوں کو ساتھ لیکر

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

زمین پر اُتریں، اوراُن کے ساتھ نور کی جھنڈے ہوتے ہیں جب زمین پر اترتے ہیں جبرئیل اور فرشتے جھنڈے چار مکانوں میں گاڑ دیتے ہیں، ایک بیت اللہ کے پاس، دوسرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس، تیسرا بیت المقدس کے مسجد کے پاس، چوتھے مسجد کوہِ طور کے پاس، پھر جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو کہتے ہیں کہ: سیر کرو زمین میں پس جو مکان میں یا حجرہ یا کشتی جس میں مسلمان مرد یا عورت ہوئے سب کے پاس جائیں مگر جس گھر میں کتّا یا سوّر یا شراب یا تصویر ہوے یا کسی کو حرام کار سے نہانے کی حاجت ہوئے وہاں نہ جائیں، پس تسبیح اور تقدیس اور لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے۔ ساری رات جب فجر ہوتی ہے آسمان کی طرف جاتے ہیں، پس استقبال کرتے ہیں اُن کا پہلے آسمان کے فرشتے اور کہتے ہیں، کہاں سے آئے تم؟ یہ کہتے ہیں: دنیا میں گئے تھے ہم امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے، آج کی رات لیلۃ القدر ہے، پس کہتے ہیں آسمان کے فرشتے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (سے) حق تعالی نے کیا معاملہ کیا؟ جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ: نیک بختوں کو بخشا اور گناہ گاروں کے حق میں انکی شفاعت قبول کیا، پس آسمان کے فرشتے پکار پکار کے حق تعالی کی تسبیح اور تقدیس اور ثنا کہتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے اس امت کو ایسی نعمت دیا اور انکے گناہ بخشا اور اُن سے راضی ہوا پہلے آسمان کے فرشتے اُن کو پہنچاتے ہیں دوسرے آسمان تک، وہاں کے فرشتے بھی ایسا ہی تیسرے آسمان کو پہنچاتے ہیں جبرئیل علیہ السلام سب فرشتوں کو رخصت کرتے ہیں ہر ہر آسمان کے فرشتے اپنے اپنے مکانوں کو جاتے ہیں کہ سدرۃ المنتھی کے فرشتے سنتے ہیں وہ بھی شکر کرتے ہیں، اور حق تعالیٰ کی

تسبیح و تھلیل کرتے، پھر جنت الماوی میں خبر پہنچتی ہے، پھر جنت نعیم میں خبر جاتی ہے، پھر جنت العدن میں خبر پہنچتی ہے، وہاں سے جنت الفردوس میں خبر جاتی ہے پھر حق تعالیٰ کا عرش مجید سنتا ہے پس عرش بھی پکار پکار کے تسبیح و تہلیل کہتا ہے اور شکر کرتا ہے کہ ایسی نعمت حق تعالیٰ نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشش کیا، پس حق تعالیٰ عرش کو کہتا ہے، اگر چہ اُسے سب معلوم ہے، کہ اے عرش! آج کی رات تو نے اپنی آواز کیوں بلند کی؟ عرش کہتا ہے کہ: الٰہی مجھے خبر پہنچی ہے کہ آج کی رات تو نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نیک لوگوں کو بخشا اور گناہ گاروں کے حق میں ان کی شفاعت قبول کیا، حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ: تو نے سچ کہا، اے عرش امت محمد کیلئے میں نے ایسی نعمتیں اپنے پاس رکھا ہوں نہ کوئی آنکھوں سے دیکھا، نہ کسی کانوں نے سنا، نہ کسی آدمی کے دل پر خطرا گذرا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت تمام ہوئی۔ اور جبرئیل علیہ السلام اس رات میں سب مومنوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور سلام کرتے ہیں انکے سلام اور مصافحہ کی نشانی یہ ہے کہ آدمی کا دل نرم ہو جاوے اور آنکھوں میں آنسوں آوے اور بدن پر بال کھڑے ہوں۔ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴ ہر کام کے واسطے حق تعالیٰ مقرر کیا نعمت اور برکت سے سَلٰمٌ ۛ سلامت ہے وہ رات آفتوں اور بلایوں سے هِيَ یہ احوال حَتّٰى یہاں تک رہتا ہے مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵ کہ طلوع ہوئے فجر۔

معانقة ۱۸

(۹۸) سُورَۃُ الْبَیِّنَۃِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۰۰)
آیاتھا ۸ رکوعھا ۱

یا فتاح بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ و بہ نستعین

لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا نہ تھے وہ لوگ کہ کافر ہوئے مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ اہل کتاب
سے ہوئے یہود اور نصاریٰ وَالۡمُشۡرِکِیۡنَ اور مشرکوں سے یعنی بت پرست
مُنۡفَکِّیۡنَ باز رہنے والے کفر سے اور شرک سے حَتّٰی تَاۡتِیَہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ۙ﴿۱﴾ یہاں تک کہ
آئے اُن کو دلیل یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اگر حضرت کو حق تعالی نہ بھیجتا ہدایت کے واسطے
تو کافر کفر نہ چھوڑتا، مشرک شرک نہ چھوڑتا حضرت کے طفیل دین و دولتِ ایمان نصیب ہوئی۔
پھر حق تعالیٰ ''بَیِّنَۃُ'' کے معنی فرماتا ہے کہ ''بَیِّنَۃُ'' کیا ہے۔ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ رسول
ہے خدا کی طرف سے یَتۡلُوۡا پھر پڑھتا ہے صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً ۙ﴿۲﴾ صحیفہ پاک فِیۡہَا کُتُبٌ
قَیِّمَۃٌ ؕ﴿۳﴾ بیچ اوّل صحیفوں کے لکھے مضبوط ہیں وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اور نہیں
جدا ہوئے وہ لوگ کہ دیئے گئے کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡہُمُ
الۡبَیِّنَۃُ ؕ﴿۴﴾ مگر وہ اس چیز کے آئی ان کو دلیل روشن یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، مراد یہ کہ یہودی
اور نصاری حضرت کے آنے سے اوّل یک راہ پر تھے اور حضرت کی بزرگی اور مرتبہ جو توریت
اور انجیل میں لکھا تھا سب سچ بوجھتے (سمجھتے تھے) جب حضرت کو حق تعالی پیدا کیا یعنی ایمان
لائے اور بہت سے لوگوں نے سرکشی سے انکار کئے اور حضرت کی تعریف کتاب میں سے
مٹادئے۔ وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اور نہیں امر کئے گئے یہود اور نصاری اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ
لَہُ الدِّیۡنَ ۬ۙ حُنَفَآءَ مگر یہ کہ عبادت کریں خدا کی خالص کرنے والے واسطے اُس دین کو

یعنی اسکی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں باطل دینوں سے پھرنے والے وَيُقِيمُوا
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝۵ اور قائم کریں نماز اور دیویں زکوۃ اور
یہ دین استوار۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ تحقیق وہ لوگ کہ
کافر ہوئے اہل کتاب سے اور بت پرست فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ بیچ آگ دوزخ کے ہیں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ہمیشہ رہینگے بیچ اُس کے اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝۶ وہ گروہ بدتر خلایق
ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق وہ لوگ کہ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ ایمان لائے اور عمل کئے
نیک اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝۷ وہ گروہ ہی بہتر خلق ہیں۔ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ بدلہ
اُن کا نزدیک رب اُن کے جَنّٰتُ جنتیں عَدْنٍ ہمیشہ رہنے کے ہیں تَجْرِيْ بہتے ہیں مِنْ
تَحْتِهَا نیچے سے ان کے الْاَنْهٰرُ نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ہمیشہ رہنے والے بیچ اُن
کے ہمیشہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہوے اللہ تعالیٰ اُن سے، وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اور وہ راضی
ہوئے اس سے ذٰلِكَ یہ نعمتیں لِمَنْ واسطے اُس شخص خَشِيَ رَبَّهٗ ۝۸ ڈرے اپنے پروردگار ع ۸/۲۳
سے اور ایسے کام کرے کہ حق تعالی کی رضامندی ہوئے۔ اللھم وفّقنا (آمین)

اٰيَاتُهَا ۸ سُوْرَةُ الزَّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ (۹۹) (۹۳) رُكُوْعُهَا ۱

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ و بہ نستعین

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ جب ہلائے جائیگی زمین ہلایا جانا اوسکا یعنی پہلی
بار صور پھونک سے ہل جائیگے۔ وَاَخْرَجَتِ اور نکالے گی زمین الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ اپنے

بوجھوں کو یعنی تمام مردوں کو اور خزانوں کو باہر نکالے گی خالی ہوئے گی۔ وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا
لَهَا ۚ﴿۳﴾ اور کہے گا آدمی کہ: کیا ہے واسطے اس کے یعنی اُسے کیا ہوا کہ کانپتی ہے سب خزانے
اور چیزیں جو اُس میں ہیں باہر پھینکتی ہے۔ یَوۡمَئِذٍ اُس دن تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ﴿۴﴾ بیان
کرینگی زمین خبروں کو اپنی یعنی حق تعالیٰ کے حکم سے بولے گی اور جو کچھ عمل لوگوں نے اس پر
کئے ہونگے، نیک و بد، سب بیان کرے گی۔ بِاَنَّ رَبَّكَ سبب اس کے پروردگار تیرا اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اَوۡحٰی لَهَا ؕ﴿۵﴾ حکم کریگا اُس کو کہ تو بیان کر۔ یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ
اَشۡتَاتًا ۙ لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ ؕ﴿۶﴾ وہ ایک دن آئینگے آدمی پراگندہ یعنی گروہ گروہ تا دکھائے
جاویں گے عملوں کو اُن کے تفسیر میں لائیں ہیں کہ دو شخص تھے، کہ ایک شخص فقیر کو ٹکڑا روٹی کا نہ
دیتا تھا کہ اتنے تھوڑے خیرات کا کیا ثواب ہوئے گا کچھ بہت نیکی ہو تو ثواب ملے، اور دوسرا
گناہوں کو ہلکی اور آسان بوجھتا تھا کہتا رہتا کہ ذرّہ بدنظری سے کسی کو دیکھ لیا یا دل میں حرام کا
ارادہ کرلیا تو اسے حق تعالیٰ نہیں پکڑے گا بلکہ بڑے گناہوں کو پوچھے گا، یہ آیت نازل
ہوئے۔ فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ پس جو کوئی عمل کریگا مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَیۡرًا ذرّے کے موافق نیک
ع ۸ / ۲۴ یَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ دیکھے گا۔ اسے یعنی اس کا ثواب پائیگا۔ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾ پس
جو کوئی عمل کریگا موافق ذرّہ کے بد دیکھے گا اسے یعنی اسکا ایذا پائیگا۔

ایاتھا ۱۱ سُوۡرَةُ الۡعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۱۰۰) (۱۴) رکوعھا ۱

یا فتاح بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ و بہ نستعین

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منذر بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کو تھوڑی فوج اصحاب کے ساتھ دیئے کہ کہے بنی کنانہ کے قبیلہ کی طرف بھیجے اور فرمایا کہ: فلانی دن صبح کے وقت انکے اوپر پہنچو اور لوٹ لو، اور فلانے دن پھر کر آو، منذر نے ایسا ہی کیا، اور آتے وقت راہ میں ندی تھی اس کے اترنے کو دیر لگی جو دن آنے تھا سو اُس دن نہیں پہنچ سکے منافقوں نے زبان درازی کی اور آپس میں کہنے لگے کہ: وہ سارا لشکر ہلاک ہوا اور ان میں کوئی نہیں بچا کہ خبر لا کر پہنچائے مومن یہ بات سن کر بہت غمگین ہوئے اور کہنے لگے، حق تعالیٰ نے مومنوں کے دل خوش ہونے کو اس سورہ میں اُن کے احوال بیان فرمایا۔ وَالۡعٰدِيٰتِ ضَبۡحًا ۙ﴿۱﴾ سوگند ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی کہ دوڑتے وقت شیر دم کرتے ہیں یعنی فراٹے مارتے ہیں فراٹے مارنا۔ فَالۡمُوۡرِيٰتِ قَدۡحًا ۙ﴿۲﴾ پس سوگند ہے آگ نکالنے والے گھوڑوں کی کہ سم (ٹھوکر) مار مار کے پتھروں میں سے آگ نکالتے ہیں۔ فَالۡمُغِيۡرٰتِ صُبۡحًا ۙ﴿۳﴾ پس سوگند ہے لوٹنے والے کی کہ وقت صبح کے کہ بنی کنانہ کو لوٹے۔ فَاَثَرۡنَ بِهٖ نَقۡعًا ۙ﴿۴﴾ پس اُوٹھا ہے اُس وقت غبار یعنی ان کی دوڑنے سے بہت غبار اور گرد اُٹھتی ہے۔ فَوَسَطۡنَ بِهٖ جَمۡعًا ۙ﴿۵﴾ پس درمیاں میں کبھی ایسے وقت بنی کنانہ کے اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوۡدٌ ۚ﴿۶﴾ تحقیق کہ انسان واسطے پروردگار اپنے کے البتہ ناشکر۔ مراد ابن ابی منافق ہے یا ہر انسان۔ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيۡدٌ ۚ﴿۷﴾ اور تحقیق خدائے تعالیٰ اُس پر ناشکری کے البتہ گواہ ہے یا انسان اپنی ناشکری پر گواہ

ہے۔ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ اور تحقیق وہ انسان واسطے دوستی کے مال کی لَشَدِيْدٌ ۝۸ البتہ کہ سخت
ہے یعنی مال کو بہت دوست رکھتا ہے۔ اَفَلَا يَعْلَمُ آیا پس نہیں جانتا ہے وہ اِذَا بُعْثِرَ جس
وقت کہ اٹھایا جائیگا مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝۹ جو کچھ کہ بیچ قبروں کے ہے۔ وَحُصِّلَ مَا فِي
الصُّدُوْرِ ۝۱۰ اور حاصل کیا جائیگا جو کچھ کہ بیچ سینوں کے ہے۔ اِنَّ رَبَّهُمْ تحقیق پروردگار اُن کا
بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱ ساتھ اُن کے اُس دن البتہ خبردار ہے۔ ع ۱ / ۲۵

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ

آیاتھا ۱۱　(۱۰۱)　(۳۰)　رکوعھا ۱

یا فتاح　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وبہ نستعین

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ کوٹنے والی چیز۔ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ کیا ہے کوٹنے والی چیز۔ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا
الْقَارِعَةُ ۝۳ اور کیا ہے کوٹنے والی چیز، قارعۃ قیامت کا نام ہے یعنی بہت ہول اور دہشت
سے دلوں کو کوٹے گی۔ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ ایک دن ہونگے آدمی كَالْفَرَاشِ
الْمَبْثُوْثِ ۝۴ جیسے پتنگے پراگندہ کہ چراغ وشمع کے آس پاس جمع ہوتے ہیں یا جیسے ٹڈی کے
تمام جنگل میں پھیل جاتی ہے۔ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ اور ہونگے پہاڑ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵
جیسے رنگین روئی دھنکی ہوئی۔ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ پس جو آئے پر جو کوئی کہ بھاری
ہوگی ترازو اُس کی نیک عمل اُس کے زیادہ ہونگے۔ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ پس وہ بیچ
زندگی اچھی کے ہوگا۔ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸ اور آئے پر جو کوئی کہ ہلکی ہوگی ترازو
اُس کی یعنی، نیک عمل کم ہونگے۔ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹ پس رہنے کی اس کی جائی ھاویۃ۔
وَمَا اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ اور کس چیز نے بتایا تجھے کہ کیا ہے وہ ھاویہ۔ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱ گرم آگ ہے۔ ع ۱ / ۲۶

آیاتہا ۸ سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ (۱۰۲) (۱۶) رکوعہا ۱

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

تفسیر میں لائیں ہیں کہ بنی عبد مناف اور بنی سہم دونوں عرب کے قبیلے ہیں۔ وہ دونوں آپس میں فخر کرنے لگے کہ کس کے لوگ زیادہ ہیں، بنی عبد مناف گنتی میں بہت ہوئے، بنی سہم نے کہا کہ: ہمارے اقرباء جاہلیت میں بہت مارے گئے ہیں زندہ اور مردے ملا کے گننے لگے جب اسطرح شمار کئے بنی سہم زیادہ ہوئے، حق تعالی نے یہ سورہ بھیجا۔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ مشغول کیا تمہیں زیادتی نے یعنی حق تعالی کی عبادت چھوڑ کے اپنے زیادہ شمار کرنے میں۔ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ یہاں تک کہ زیادہ گنے تمہیں قبروں سے یعنی قبر ستان لے جاکے گنے۔ كَلَّا ایسا نہ چاہیئے۔ کہ عقل مند دنیا کی چیزوں میں مشغول ہوئے اور آخرت کو بھول جاوے کہ یکایک اجل آجائے اور پشیمانی فائدہ نہ کرے۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳ شتاب جانوگے تم مرنے کے وقت کہ زیادتی نہیں کام آتی، عمل کام آتے ہیں۔ ثُمَّ كَلَّا پھر وہ تحقیق سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ شتاب جانوگے تم آخرت میں کہ کوئی نہیں آتے، نیکی کام آتی ہے۔ كَلَّا ایسا نہ چاہیئے کہ زندے اور مردے پر فخر کرنا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵ اگر جانو تم جاننا یقین کا کہ کیا مشکلاں اور ہولاں (مشکلات اور گھبراہٹ) درپیش ہیں تو ایسا کام نہ کرو۔ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝۶ البتہ دیکھو کہ تم دوزخ کو جب کے حشر کے میدان میں آئینگے (اس کا بیان والفجر میں گذرا)۔ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا البتہ دیکھوگے تم اُس کو عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۷ دیکھنا یقین کا جب اس میں داخل ہوگے۔ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ یہ البتہ پوچھے

جاؤ گے تم اُس دن عَنِ النَّعِيمِ ﴿۸﴾ نعمتوں سے کہتے ہیں خطاب کافروں کو ہے اور صحیح یہ ہے
کہ جو دین کو چھوڑ کر دنیا میں مشغول ہوئے وہ سب داخل ہیں اس خطاب میں بعض عالموں نے
کہا ہے کہ: وہ نعمتیں حق تعالی سوال کریگا اُن سے ٹھنڈا پانی ہے یا تر کھجوریں یا ٹھنڈی چھاؤں
یالذت نیند کی یا خوبی جیسے کہ آسانی یا اسلام یا شریعت کی یا قرآن، اور مشہور یہ ہے کہ تندرستی
اور فراغت، حدیث میں آیا ہے کہ یہ دو بڑی نعمتیں ہیں کہ آدمی اس سے غافل ہیں۔

آیاتہا ۳   (۱۰۳) سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۳)   رکوعہا ۱

یا فتاح   بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   وبہ نستعین

تفسیر میں لائے ہیں کہ ابوالاشدین نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہا کہ: تم نے نقصان
کیا کہ اپنے بزرگوں کا دین چھوڑ دیا اور بت پرستی ترک کئے، صدیقؓ نے جواب دیا کہ
نقصان کرنے والا وہ شخص نہیں ہے کہ خدا کا حکم اور خدا کی رسول کا حکم بجالائے بلکہ نقصان
کرنے والا وہ شخص ہے کہ بت پوجے اور شیطان کی پیروی کرے، حق تعالی یہ سورہ بھیجا
وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾ سوگند ہے زمانے کی کہ اس میں بہت عجائب چیزیں اور نشانیاں حق تعالی کی
قدرت کے ہیں یا سوگند ہے پیغمبر کے زمانے کی یا تمہارے زمانے کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ تحقیق انسان یعنی ابوالاشدین یا ابوجہل یا ہر آدمی البتہ بیچ
نقصان کے ہے۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اورعمل کئے نیک وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ۬ اور وصیت کئے سانچہ کی (سچّی بات کی) وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ﴿۳﴾ اور وصیت کئے ساتھ صبر یعنی بندگی پر قائم رہے گناہوں سے باز رہے۔ تفسیر والے (یعنی مفسرین) کہتے ہیں کہ ''لفی خسر'' ابوجہل کی شان اور احوال کا بیان ہے اور ''آمنوا'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صفت ہے کہ وہ سب سے اول ایمان لائے اور ''عملوا الصالحات'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اعمال کا بیان ہے اور ''وتواصو بالحق'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان میں اور ''وتواصو بالصبر'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان اور فضیلتوں کا بیان ہے۔

اٰیاتُھا ۹ ‏ سُوۡرَۃُ الۡھُمَزَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۱۰۴) (۳۲) رُکُوۡعُھَا ۱

یا فتاح　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　وبہ نستعین

تفسیر میں لائے ہیں کہ اخنس بن شریق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عیب کرتا تھا اور ولید بن مغیرہ حضرت کے پیچھے عیب کرتا تھا حق تعالیٰ نے ان دونوں کے حق میں نازل کیا۔

وَیۡلٌ خواری ہے لِّکُلِّ واسطے ہُمَزَۃٍ ہر عیب کرنے والے کے یعنی منہ پر کہنے والے کی لُّمَزَۃِۣ ﴿۱﴾ اور غیبت کرنے والے کی یعنی پیٹھ پیچھے بدی کرنے والا کی۔ الَّذِیۡ ایسا ہے وہ جَمَعَ کہ جمع کیا مَالًا مال کو وَّعَدَّدَہٗ ﴿۲﴾ اور گنا اُسے۔ یَحۡسَبُ گمان کرتا ہے کہ اَنَّ مَالَہٗۤ تحقیق مال اس کا ہے اَخۡلَدَہٗ ﴿۳﴾ ہمیشہ رکھے گا اُسے دنیا میں رکھیگا یعنی مرے گا نہیں اور مال کو

نہیں چھوڑیگا۔ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ البتہ ڈالا جائیگا وہ فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾ بیچ حطمہ کے۔ اور حطمہ ایک
گڑھے کا نام ہے جو کچھ اس میں ڈالا جائیگا توٹے گا اور جلے گا۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾
اور کس چیز نے بتایا تجھے (کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہے حطمہ۔ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾
آگ اللہ تعالی کی سلگائی ہوئی ہے۔ حق تعالی کے سلگائے ہوئے کو کون بچا سکتا ہے؟ خدا جس
دئے کو روشن کرے جو پھونکے اسے اسکی ڈھاری جلے۔ (ڈارھی جلے؟) الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى
الْاَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾ ایسی آگ بلند ہوتی ہے اوپر دلوں کے یعنی کافروں کے دلوں سے کفر کی آگ
سلگتی اور اس آگ میں قیامت کے دن ڈالیں جائینگے۔ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ تحقیق وہ
آگ اوپر ان کے بندکی ہوئی ہے۔ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ بیچ تھاموں (ستونوں، پلّر)
دروازے کے یعنی دوزخ کا دروازہ بند کرکے اسے آڑے آڑے تھام (پلّر) لگادینگے کہ کھل
نہ سکے۔

آیاتہا ۵ (۱۰۵) سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ (۱۹) رکوعہا ۱

یافتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

تاریخ کی معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ ابرہہ صالح جونجاشی کی طرف سے یمن کا حاکم تھا
حج کے موسم میں دیکھا کہ ہر طرف کے لوگ مکہ مکرمہ کو چلے جاتے ہیں اور مقصد سب کا بیت اللہ
کی زیارت کا ہے، دشمنی سے اس کا لہو جوش میں آیا اور قصد کیا کہ بیت اللہ کے مقابل ایک

مکان بنانا اور سب لوگوں کو بیت اللہ سے منع کر کے وہاں بلانا، صنعا میں سنگ مرمر کا ایک مکان بنایا اور اسکا نام قلیس رکھا اسکی دیواریں اور دروازے سونے کے بنایا اور اُن پر جواہر کا جڑاؤ کیا اور حاجیوں کو زبردستی سے اس کے طواف کو بلایا۔ اگرچہ قریش کو بڑی مصیبت ہوئی لیکن لاچاری سے صبر کیے، آخر ایک شخص بنی کنانہ کا دغا سے اُن میں جا کر مل گیا اور اس مکان کی خدمت کرنے لگا یہاں تک کہ وہاں کا مجاور ہوا اور ایک رات اس مکان کو نجاست سے خراب کر کے بھاگ گیا یہ خبر جگہ جگہ پہونچ گئی اور سب لوگ اس کے طواف سے بیزار ہوئے۔ ابرہہ شرمندہ ہوا اور غصہ میں آیا لشکر جمع کیا اور بڑے بڑے ہاتھی لیکر بیت اللہ کو توڑنے کیلئے چلا۔ فیل محمود سب ہاتھیوں سے بڑا تھا اُسے اپنے ساتھ لیا اور مکہ کے آس پاس آکر قریش کے جانوروں کو غارت کیا۔ مکہ کے سردار پہاڑوں میں جا جا کر چھپ گئے۔ اور ابرہہ سب ہاتھیوں کو لے کر مکہ کی دیوار کے پاس پہونچا۔ فیل محمود (ہاتھی) وہاں سے منہ پھرا کر لشکر کی طرف آیا اور فیل بانوں نے بہت تدبیریں کی مگر محمود نے مکہ کی طرف رخ نہیں کیا۔ اور اُس کے پھرنے سے سب ہاتھی پھرے ابرہہ عاجز ہوا۔ قریش پہاڑوں پر سے دیکھتے تھے کہ حق تعالیٰ کا کیا حکم ہوتا ہے کہ یکا یک دریا کے کنارے سے گروہ گروہ پرندے اُنکا سیاہ رنگ اور سبز رنگ کی گردن ظاہر ہوئے۔ اور لشکر پر حملہ کر کے پتھر مارنے لگے اور ایک دم میں سب لشکر کو ہلاک کیے۔ حق تعالیٰ انکے حال سے خبر دیا اور حق تعالیٰ فرمایا ہے: اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۞ آیا نہیں دیکھا تو نے یعنی نہیں معلوم کہ کیا کیا پروردگار تیرے نے ساتھ ہاتھی والوں کے۔ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۞ آیا نہیں کیا مکر کو اُن کے بیچ گمراہی

اورتباہی کے وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ اور بھیجا او پراُن کے پرندے گروہ گروہ اُن
کی چونچ مانند مرغ کی چونچ کے اور پنجے اُن کے مانند کُتّوں کے پنجوں کے اور سراُن کے مانند
چیتے کے۔تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۴﴾ مارتے تھے اُن ہاتھی والوں کو پتھروں سے کہ
وہ پتھر سخت مٹّی سے تھے مٹّی کے بنے ہوئے ۔فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾ پس کیا ع ۱ ۵ ۳۰
حق تعالیٰ نے اُن کو جیسا کہ گھانس کھایا ہوا اور چبایا ہوا یعنی سب کے سب ہلاک ہوگئے۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتہا ۴ (۱۰۶) (۲۹) رکوعہا ۱

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

امام زاھد تفسیر میں لائے ہیں کہ قریش ہر برس میں دو سفر کرتے تھے تجارت کے واسطے
ٹھنڈ کے دنوں میں یمن کو جاتے تھے اور گرمی کے دنوں میں شام کی طرف جاتے تھے اور لوگ
اُن کی بہت تعظیم اور بزرگی کرتے تھے حق تعالیٰ اس نعمت کے اُن پر سبب رکھا اور
فرمایا: لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ﴿۱﴾ واسطے ملانے ملنے قریش کے اِلٰفِهِمْ ملنا اُن کا رِحْلَةَ
الشِّتَآءِ سفر کو ٹھنڈ کے وَالصَّيْفِ ﴿۲﴾ اور گرمیوں کے یعنی حق تعالیٰ قریش کو ٹھنڈ کے سفر میں
بھی لوگوں سے ملاتا ہے اور گرمی کے سفر میں بھی۔اُس نعمت کے شکر کے واسطے فَلْيَعْبُدُوْا
پس چاہیئے عبادت کریں رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾ اُس گھر کے پروردگار کی الَّذِيْٓ ایسا
پروردگار اَطْعَمَهُمْ کہ کھانا کھلایا اُن کو مِّنْ جُوْعٍ بھوک میں وَّاٰمَنَهُمْ اور امن دیا اُن
کو مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ خوف سے یعنی مکہ میں کوئی کسی کو ایذا نہیں دیتا۔ ع ۱ ۴ ۳۱

ایاتہا ۷ سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ (۱۰۷) (۱۷) رکوعہا ۱

یافتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وبہ نستعین

تفسیر میں آیا ہے کہ اِس سورہ کا آدھا اوّل کافروں کی شان میں ہے اور آدھا آخر کا منافقوں کی شان میں لائے ہیں۔ کہ ابوجہل لعین قیامت کو جھٹلاتا تھا اور جب کسی یتیم کا وصی ہوتا تھا اور وہ یتیم کھانا یا کپڑا مانگتا تو اُسے مارتا تھا اور نکالتا دیتا تھا اور ہمیشہ لوگوں کو خیرات سے منع کرتا تھا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَرَءَيْتَ آیا دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم الَّذِیْ اس شخص کو کہ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ جھٹلاتا ہے جزا کے دن کو فَذٰلِكَ الَّذِیْ پس وہ شخص ایسا ہے يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢ کہ دور کرتا ہے یتیم کو۔ اور بعضوں نے کہا کہ ابوسفیان نے ولید اور مغیرہ کے ساتھ ملکر ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور اس کا گوشت بانٹتا تھا۔ ایک یتیم نے اُس سے حصہ مانگا۔ اُسے غصہ سے مارا حق تعالیٰ نے اُس کی مذمت کی کہ یتیم کو مارتا ہے وَلَا يَحُضُّ اور نہیں رغبت دلاتا لوگوں کو عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣ اور پر کھانا کھلانے مسکین اور محتاج کے۔ پھر حق تعالیٰ نے منافقوں کے متعلق فرمایا۔ فَوَيْلٌ پس خواری ہے لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤ واسطے نماز پڑھنے والوں کے الَّذِيْنَ هُمْ ایسے ہیں وہ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥ کہ اپنی نماز سے بے خبر اور غافل ہیں الَّذِيْنَ هُمْ ایسے ہیں وہ يُرَآءُوْنَ ۝٦ کہ ریا کرتے ہیں یعنی لوگوں کو دکھانے کیلئے نماز پڑھتے ہیں۔ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧ اور منع کرتے ہیں زکات اور خیرات کو۔ اور کہتے ہیں کہ "ماعون" اُسے کہتے ہیں کہ ہمسایہ والے آپس میں ایک کی ایک مدد کرتے ہیں جیسا کہ

ہانڈی باسن (برتن)، کلہاڑی، ڈول، رسی، اور اُس جیسی چیزیں، اور ایک قول ہے ''ماعون'' تین چیز ہیں کہ ان کا منع کرنا جائز نہیں: پانی، آگ اور لون (نمک)۔

سُورَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتُھا ۳ (۱۰۸) (۱۵) رکوعُھا ۱

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

تفسیر معالم میں ہے کہ: عاص بن وائل نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنو سہم کے دروازہ پر ملاقات کی اور تھوڑی دیر تک بات کی۔ حضرت مسجد کے باہر گئے اور عاص اندر گیا۔ قریش کے سردار بیٹھے تھے پوچھے کہ تو کس سے باتیں کیا۔ اُس نے کہا ''اُس ابتر سے'' عرب کی عادت تھی کہ جس شخص کو بیٹا نہ ہو اُسے ابتر کہتے تھے۔ یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو حضرت صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا دِل مبارک غمگین ہوا۔ حق تعالیٰ نے حضرت صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خوشی کیلئے یہ سورہ بھیجا۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ تحقیق ہم عطا کئے تجھے اے محمد صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم الْكَوْثَرَ ۝١ بہت نعمتیں اور بہت نیک اعمال اور بہت سے فرزند۔ اور عین المعانی میں لائے ہیں کہ: بہت امت، یا بہت معجزات، یا بہت دوست اصحاب، اور مشہور یہ ہے کہ: کوثر ایک نہر ہے بہشت میں۔ معراج کی حدیثوں میں آیا ہے کہ میں نے ساتویں آسمان میں ایک نہر دیکھا میں نے اُس کے کنارے پر ڈیرے تھے یاقوت کے اور موتی کے اور زمرد کے، اور سبز جانور پرندے اُس نہر کے کنارے پر دیکھے۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: یہ نہر کوثر ہے۔

حق تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے۔ معالم التنزیل میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کئے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: کوثر ایک نہر ہے بہشت میں اُس کے کنارے سونے کے ہیں اور موتی اور یاقوت اور خاک اس کی مشک سے زیادہ خوشبو اور اس کے کوزے مانند ستاروں کے ہیں جو کوئی اس کا پانی پئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ فَصَلِّ پس نماز پڑھیئے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ لِرَبِّكَ واسطے تیرے پروردگار کے وَانْحَرْ ۝۲ اور اونٹ قربانی کر۔ اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ: سینے پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھ۔ إِنَّ شَانِئَكَ تحقیق دشمن تیرا یعنی عاص بن وائل هُوَ الْأَبْتَرُ ۝۳ وہی دُم بریدہ، بے خبر اور بے اولاد ہے۔

سُورَةُ الْكٰفِرُونَ مَكِّيَّةٌ (۱۰۹) (۱۸) اٰيَاتُهَا ۶ رُكُوْعُهَا ۱

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

ایک گروہ قریش کا جب کہ ابوجہل، عاص، ولید، امیہ، اور اَسوَد نے حضرت عباسؓ کے زبانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا: کہ ایک برس تم ہمارے معبودوں کی عبادت کریں، اور ایک برس ہم تمہارے معبود کی عبادت کرینگے۔ یہ پیغام جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا تو اُسی وقت جبرئیلؑ یہ سورہ لائے قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ کہوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہوائے کافرو! لَآ اَعْبُدُ نہیں عبادت کرونگا میں مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ جو کچھ عبادت کرتے ہو تم بتوں کی۔ وَلَآ اَنْتُمْ اور نہیں ہو تم عٰبِدُوْنَ عبادت کرنے والے مَآ اَعْبُدُ ۝۳ اُس چیز کی کہ عبادت کرتا ہوں میں۔ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ اُس چیز کی کہ عبادت کئے تم۔ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ اور نہ تم عبادت کرنے

والے ہو مَآ اَعۡبُدُ ﴿۵﴾ اُس خدا کی جس کی کہ میں عبادت کرتا ہوں۔ لَکُمۡ واسطے تمہارے دِیۡنُکُمۡ دین تمہارا وَلِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾ واسطے میرے دین میرا۔ جب کافروں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا تو یہ آیت منسوخ ہوگئی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمائے ہیں کہ شیطان پر اس سورۃ سے سخت دشوار کوئی سورہ نہیں ہے سورہ میں صرف توحید حق تعالیٰ کی ہے اور اس کے پڑھنے کا ثواب برابر پاؤ قرآن کا ہے۔

رکوعہا ۱ سورۃ النصر مدنیۃ (۱۱۰) (۱۱۴) آیاتہا ۳

یا فتاح بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وبہ نستعین

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ جس وقت آئی مدد حق تعالیٰ کی وَالۡفَتۡحُ ﴿۱﴾ اور فتح مکہ کی اور سارے شہروں کی فتح تمہاری امت کو۔ وَرَاَیۡتَ النَّاسَ اور دیکھو گے تم لوگوں کو کہ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ﴿۲﴾ کہ داخل ہوتے ہیں، بیچ دین خدا کے فوج فوج، گروہ گروہ اور جب یہ سورہ نازل ہوا ان دنوں میں بنی اسد اور فرارا اور بنی ہلال یہ گروہ آتے جاتے تھے اور اسلام کی دولت پاتے تھے۔ فَسَبِّحۡ پس تسبیح کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِحَمۡدِ رَبِّکَ اپنے پرورگار کی حمد کے ساتھ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ اور بخشش مانگ اُس سے امت کے گناہوں کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: کہ اس سورہ کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو کہتے تھے سُبۡحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِكَ ۔ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ (پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اے اللہ میری مغفرت فرما)

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رکوع ۲۵

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ تحقیق وہ پروردگار ہے توبہ قبول کرنے والا۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ: یہ سورہ فتحِ مکہ سے پہلے نازل ہوا، اوراس سورہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر ہے۔ یہ سورہ اُترا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پڑھے اورحضرت عباس رضی اللہ عنہ رونے لگے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کیوں روتے ہو؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حق تعالیٰ نے اس سورہ میں تمہاری وفات کی خبر دی ہے، حضرت نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ اورحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس سورہ کے نازل ہونے کے بعد دو برس دنیا میں رہے۔ اوراس کے بعد کوئی سورہ نازل نہیں ہوا، اوراصحاب اِس سورہ کو ''سورۂ تودیعہ'' کہتے تھے یعنی وداع کرنے کا سورۃ۔ تفسیر کشّاف میں لائے ہیں کہ جب یہ سورہ نازل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون جنت رضی اللہ عنہا سے فرمایا: حق تعالیٰ نے میری وفات کی خبر دی ہے۔ سیّدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا رونے لگیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مت رو کہ میرے لوگوں میں سے پہلے تم مجھ سے ملوگی۔ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا خوش ہوئیں۔

(۱۱۱) سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ (۶)

آیاتھا ۵ رکوعھا ۱

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ''وَاَنْذِرْ یعنی ڈرا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ'' رشتہ داروں کو تیرے جو نزدیک کے ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر پکارے کہ یا صباحاۃ! عرب کا دستور تھا کہ جب دشمنوں کی فوج آنے کی خبر پاتے تو جو کوئی سردار ہوتا تو لوگوں کو اسطرح پکار کے جمع کرتا، اس کے معنی یہ ہے کہ صبح کے وقت دشمنوں کا لشکر آئیگا۔ راتوں رات بھاگو۔ اورحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی آواز سن کر سب قریش جمع ہوئے،

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تمہیں خبر کروں اس پہاڑ کے دامن میں لشکر آیا ہے تمہیں شب خون مارینگے اور قتل کرینگے اور لوٹینگے تو تم باور کروگے یا نہیں۔ سب نے کہا: کیوں نہ باور کرینگے، ہم سے تم کبھی جھوٹ نہیں بولے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اِنِّیۡ نَذِیۡرٌ لَّکُمۡ میں تم کو ڈرانے والا ہوں بَیۡنَ یَدَیۡ عَذَابٍ شَدِیۡدٍ‘‘ سامنے عذابِ سخت سے یعنی جیسے لشکر کا آنا تم سچ سمجھتے ہو اسی طرح یہ بات بھی سچ سمجھو کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو حق تعالیٰ تم کو عذاب دے گا۔ ابولھب بدبخت اٹھا اور کہا: ہلاکی ہوئے تجھے، اس واسطے ہمیں بلایا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ دونوں ہاتھوں سے ایک پتھر اُٹھایا کہ حضرت پر ڈالے، اسی وقت حق تعالیٰ نے یہ سورہ نازل کیا۔ تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ ہلاک ہوجائے دونوں ہاتھ ابولہب کے وَّتَبَّ ؕ۝۱ اور ہلاک ہوا وہ۔ اور اسی وقت خشک ہوگئے، تفسیر میں لائیں ہیں کہ یہ بات سن کر اس نے کہا کہ: میرا بھتیجا جو کہتا ہے اگر سچ ہے تو اپنے مال کو خرچ کرونگا اور فرزند کو فدا کرونگا اور عذاب سے نجات پاؤنگا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡهُ مَالُهٗ نہ دفع کیا اُس سے عذاب کو اور ہلاکی کو مال اُس کا وَمَا کَسَبَ ؕ۝۲ جو کچھ کسب کیا یعنی فرزند۔ مراد یہ ہے کہ عذاب دنیا میں اس کے ہاتھ خشک ہوگئے۔ نہ مال نے اُسے بچایا اور نہ فرزند نے بچایا، تو آخرت میں کس طرح بچائینگے؟ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚۖ۝۳ شتاب داخل ہوگا ابولہب آگ میں کہ وہ آگ لپیٹوں دار ہے وَّامۡرَاَتُهٗ ط اور عورت اُس کی، اُم جمیل حرب کی بیٹی ، ابوسفیان کی بہن، حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۝۴ اُٹھانے والے لکڑیوں کی۔ تفاسیر میں ہے کہ اُم جمیل جنگل سے لکڑیوں کا گھٹہ لایا کرتی تھی۔ جیسا کہ عربستان کی رسم ہے۔ اور کانٹے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں بکھیر دیتی تھی تا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن میں اُلجھیں یا پاؤں میں چبھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے واسطے باہر آتے کانٹوں کو چن کر سرکا (ہٹا) دیتے تھے اور فرمایا کرتے کہ ہمسایہ کے لوگ میرے ساتھ یہ کیا سلوک کرتے ہیں اور یہ کیا ہمسایہ کا حق ادا کرتے ہیں۔ علماء کہتے کہ: اُم جمیل ایک دن جنگل سے لکڑیاں لا رہی تھی کہ راستہ میں اُسے نیند آئی لکڑیوں کے گھٹے کو ایک پتھر پر رکھ دیا اور اس کی رسی کو گردن میں ڈالکر سو گئی۔ حق تعالیٰ نے فرشتہ کو حکم دیا۔ اُس نے پیچھے سے آکر لکڑیوں کو بل دیا یہاں تک کہ اس کی وجہ سے اُم جمیل کے گلہ میں پھانسی پڑ گئی اور وہ ہلاک ہوگئی، حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۵ اُس کی گردن کے پیچ میں رسی ہے کھجور کی چھال سے۔ ع ۲۶

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ (۱۱۲) (۲۲)

آیاتہا ۴ — رکوعہا ۱

یا فتاح — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وبہ نستعین

ایک گروہ قریش کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس خدا کی تم عبادت کرتے ہو اس کی صفت ہمارے سامنے بیان کرو کہ ہم نے توراۃ میں دیکھا ہے، اگر اسی طرح کہو گے تو ہم تم پر ایمان لائینگے۔ کہو کہ حق تعالیٰ کیا کھاتا ہے؟ اور کیا پیتا ہے؟ اور اس نے کس سے میراث لیا؟ اور اس سے کون میراث لے گا ؟ تو یہ سورہ نازل ہوئی۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۱ کہو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ) وہ خدا ایک ہے اس کے مانند کوئی نہیں۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۲ خدا بے نیاز ہے سب سے، کسی سے حاجت نہیں رکھتا، کھاتا نہیں اور پیتا نہیں، اور

ہمیشہ باقی ہے، کبھی اسے فنا نہیں۔ اور عین المعانی میں امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ''صمد'' اُسے کہتے ہیں عقل اس کی کیفیت دریافت نہ کر سکے۔ لَمۡ يَلِدۡ ۙ نہیں جنا اس نے کسی کو (جیسا کہ یہود عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں)، وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ اور نہیں جنا گیا وہ کسی سے (نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں، دونوں کا کہنا جھوٹ ہے) وَلَمۡ يَكُنۡ اور نہیں ہے لَّهٗ اُس کا كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ کوئی مانند اور ہم سر اور نہ کوئی اُس کا شریک ہے۔ ع

آیاتہا ۵ (۱۱۳) سُوۡرَةُ الۡفَلَقِ مَکِّیَّۃٌ (۲۰) رکوعہا ۱

یا فتاح   بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ   و بہ نستعین

تفسیر میں لائے ہیں کہ: ایک لڑکا یہود کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا لبید بن عاصم کی بیٹیوں نے بہت مکر اور حیلوں سے آنحضرت کی کنگی کے دندانے اس کے ہاتھ منگوا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے جادو کر کے ایک تاگے میں باندھ کر ذردان کے کنویں میں ایک پتھر کے نیچے رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزاج کسلمند ہوا تب جبرئیلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آنحضرت نے امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو بھیجا، وہ جا کر کنویں میں سے تاگے لائے اس میں گیارہ گرہیں تھیں۔ حق تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں بھیجیں۔ جبرئیل علیہ السلام پڑھتے تھے ہر آیت پر ایک گرہ کھل جاتی تھی، گیارہ آیتوں سے گیارہ گرہیں کھل گئیں۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماتَعَوَّذَ الْمُعَوِّذُوْنَ بِمِثْلِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ یعنی اُن دونوں سورتوں سے زائد

کوئی پناہ لینے کی چیز نہیں۔ قُلۡ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اَعُوۡذُ میں پناہ لیتا ہوں اور آسرا پکڑتا ہوں میں بِرَبِّ نزدیک پیدا کرنے والے الۡفَلَقِ ﴿۱﴾ صبح کے اور اُجالے کے یعنی حق تعالیٰ۔ مِنۡ شَرِّ بدی سے اس چیز کی مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ کہ پیدا کیا یعنی تمام مخلوقات میں جو بدی ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ وَمِنۡ شَرِّ اور بدی سے غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ اندھیری رات سے جس وقت کہ آوے یعنی رات کو بہت بلائیں دنیا میں پیدا ہوتے ہیں، چور چوری رات کو کرتا ہے، زانی زنا رات کو کرتا ہے، دشمن شب خون رات کو مارتا ہے، سانپ بچھو رات کو نکلتے ہیں، اس واسطے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ: رات کے اندھیرے سے پناہ مانگو۔ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ﴿۴﴾ اور بدی سے پھونکنے والی عورتوں کی کہ جادو پھونکتی ہیں۔ بیچ گرہوں کے یعنی لبید کی بیٹیاں۔ وَمِنۡ شَرِّ اور بدی سے حَاسِدٍ دشمنی کرنے والے کی اور جلن کرنے والے کی اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ۔جس وقت کہ بدی کریں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حسد سے زائد کوئی چیز بدتر نہیں اور اگر آدمی میں اور کوئی خصلت بدتر ہوتی تو یہ سورہ اُسی پر ختم ہوتا۔ اور سب سے پہلا گناہ جو آسمان میں ہوا ابلیس کا حسد تھا آدم علیہ السلام پر، اور حدیث میں آیا ہے کہ: حسد نیک عمل کو ایسا کھا جاتا ہے کہ جیسے آگ خشک لکڑیوں کو کھاتی ہے۔

ع ۲۸

آیاتہا ۶　(۱۱۴) سُوۡرَۃُ النَّاسِ مَکِّیَّۃٌ (۲۱)　رکوعہا ۱

یا فتاح　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　وبہ نستعین

قُلۡ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَعُوۡذُ پناہ مانگتا ہوں میں یعنی آسرا پکڑتا ہوں میں بِرَبِّ

النَّاسِ ۟ۙ نزدیک پیدا کرنے والے آدمیوں کے ۔ مَلِكِ النَّاسِ ۟ۙ بادشاہ آدمیوں
کا۔ اِلٰهِ النَّاسِ ۟ۙ معبود آدمیوں کا۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۬ۙ الْخَنَّاسِ ۟ۙ بدی سے وسوسہ
ڈالنے اور چھپنے والے کی، حدیث شریف میں ہے کہ آدمی کے دل میں دو گھر ہیں ایک گھر میں
فرشتہ ہے اور ایک گھر میں شیطان ہے۔ جب آدمی حق تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو شیطان چھپ جاتا
ہے اور جب آدمی غافل ہوتا ہے شیطان چونچ اس کے دل پر رکھتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے۔
الَّذِیْ یُوَسْوِسُ ایسا شیطان جو وسوسہ ڈالتا ہے فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۟ۙ بیچ سینۂ آدمیوں
کے۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۟۠ جنوں سے اور آدمیوں سے ہے یعنی بعض جن بھی وسوسہ ع ۱ ۴۹
ڈالتے ہیں اور انسان بھی وسوسہ ڈالتے ہیں اور خدا کی عبادت سے باز رکھتے ہیں۔ وہ سب
شیاطین ہیں۔ حق تعالیٰ سب مومنوں کو شیطانوں کے وسوسوں سے اور بدخطروں سے اپنی پناہ
میں رکھے۔

تفسیرِ حسینی میں لکھے ہیں کہ حق تعالیٰ نے قرآنِ شریف کو
"ب" سے شروع کیا اور "س" پر ختم کیا
یعنی بس ہے مومنوں کو جو کچھ اس میں ہے

بحق محمد وال محمد واصحاب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما
کثیرا کثیرا

(الحمدللہ تفسیر پارۂ عمّ ختم ہوئی)

تمام من تصنیف شیخ الشیوخ حضرت حافظ میر شجاع الدین حسین قدس سرہ العزیز
بروزِ دوشنبہ تحریر فی التاریخ نہم ماہ شعبان المعظم ۱۲۴۳ھ ہجری

****

ماخوذ از

(۱) پارہ عم، تفسیر تصریح (۲) تفسیر پارہ عم گیارہ سطری
(۳) تفسیر پارہ عم وتبارک وغیرہ (۴) تفسیر قرآن

پارہ عمّ وپنج سورہ ودیگر منتخبہ سورہ قلمی

تفسیر تصریح (۱۱) سطری دوشنبہ ۹/شعبان ۱۲۴۵ھ ہجری
(۳) تفسیر پارہ عم و تبارک وغیرہ مخطوطہ سالار جنگ میوزم

Oriental Manuscript Collection

Salar Jung State Library

(۱) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ (۵)

اٰيَاتُهَا ۷ — رُكُوْعُهَا ۱

یا فتاح — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وبہ نستعین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جہاں تک صفت بیان کرنا اور سراہنا اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے اور سب خدائی صفت اُس کیلئے ثابت ہیں۔ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ اللہ تعالیٰ بھی ایسا جواد پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا اور پرورش کرنے والا ہے تمام عالم کو۔ عالم اٹھارا ہزار جنس (قسم) کے ہیں ان میں سے ایک جنس کی بھی عالم کا شمار خدائی تعالیٰ کے سوائے کوئی نہیں جانتا الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ جو اپنی مہربانی سے دنیا میں آفتوں سے بچا کر پالنے والا ہے اور آخرت میں دوزخ سے نکال کر بہشت میں لیجانے والا مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ خاوندہے (مالک ہے) وہ قیامت کے روز کا جیسے چاہیگا اُسے پکڑے گا اپنے عدل سے اور جسے چاہیگا اُسے بخشے گا اپنے فضل سے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اے پروردگار ہم تیرے بندے ہیں اور بندگی تیری کرتے ہیں، بندگی کر نیکی توفیق اور مدد بھی تیرے سے مانگتے ہیں جو ہم کو پیدا کرنے والا اور سب کام پر ہماری مدد کرنے والا ہے ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ دیکھا تو ہم کو استوار ور سیدھی راہ تیری ذات کی طرف نیٹ پہنچنے کی (سیدھے پہنچنے کی) جس باٹ پر (راستے پر) ہمارے پیغمبر محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو بلائے ہیں۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ باٹ دیکھا (راستہ دکھا) ان لوگوں کا جو اس باٹ پر (راستہ پر) چلنے سے بہشت کو پہنچ کر تیرے دیدار کی نعمت پائے ہیں۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ نکو دیکھا (مت

دکھا) تو ہم کو کفار کی اور یہود اور نصاری کی جس باٹ پر (راستے پر) چلنے سے تیرے غضب میں سپڑ کر (پکڑے جا کر) آخرت میں جھنم میں پڑینگے وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿٧﴾ اور نکو دیکھا (مت دکھا) تو باٹ اُن لوگوں کی (راستہ اُن لوگوں کا) جو ایمان اور اسلام کی سیدھی باٹ پائی (سیدھا راستہ پایا) بعداز (لیکن اس کے بعد) تیرے امر پر (یعنی حکم پر) نہ چل کر گمراہ فرقوں کی باٹ (راستہ) چلے ور تیرے تک (یعنی تجھ تک) نہیں پہنچ سکے۔ آمین قبول کرائے پروردگار ہم بندوں کی دعا کو اور تو پہنچا ہم کو ہمارے مدعا تک۔

آیاتھا ٨٣　سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ (٣٦)　(٤١)　رکوعاتھا ٥

یافتاح　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وبہ نستعین

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾

يٰسين یہ جدا جدا حروف اللہ تعالیٰ کے خزانے کے بھید ہیں اس بھید کی خبر جبرئیل کو بھی نہیں ہے اور بعضے تفسیر والے بولتے ہیں کہ یہ حروف اللہ تعالیٰ کے نام کے ہیں اور ایک معتبر تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں محمد صلي اللہ علیہ وسلم کے سات نام فرماتا ہے سو اس میں کا یہ بھی ایک نام ہے اور دوسري تفسیر میں ہے کہ "یا" سے مراد اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے اور "سین" سے مراد انسان ہے یعنی اللہ تعالیٰ انسان کہ کر خطاب کرتا ہے یا سیدھے کہ اللہ تعالیٰ اے محمد صلي اللہ علیہ وسلم کہ کر خطاب کرتا ہے اور دوسری تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ سورہ بہت برکت کا ہے اور قرآن کا دل ہے۔ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ اس آیت کا

شانِ نزول یہ ہے کہ کافروں نے پیغمبر صلي اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ تم بھي جھوٹے ہیں اور قرآن بھی جھوٹا ہے تب یہہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ کو قرآن کی قسم ہے کہ اے محمد صلي اللہ علیہ وسلم تحقیق تم مستقیم راہ کے مرسل ہیں۔ تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ۝۵ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُهُمۡ فَهُمۡ غٰفِلُوۡنَ ۝۶ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن تحقیق پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ کس واسطے؟ کہ اے محمد صلي اللہ علیہ وسلم تم اس قوم کو ڈرانے کے واسطے یہ قرآن نازل ہوا ہے۔ اول (یعنی اس سے پہلے بھی) ان کافروں کے بزرگوں یعنی اسماعیل علیہ السلام نے اُن کو ڈرائے ہیں۔ اور اس بات کو بھي بہت روز ہوئے ہیں۔ وہ لوگ ڈر بھول کر غافل ہوگئے۔ لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰۤی اَكۡثَرِهِمۡ فَهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝۷ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلي اللہ علیہ وسلم یہ بہت سے کُفّار ایمان نہیں لائے ہیں۔ اس واسطے ان پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا قول حق ہے۔ اِنَّا جَعَلۡنَا فِیۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ اَغۡلٰلًا فَهِیَ اِلَی الۡاَذۡقَانِ فَهُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ۝۸ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلي اللہ علیہ وسلم ان کافروں کے گلے میں طوق ڈالیں گے۔ وہ طوقیں ٹھڈی تک آئیں گی سر نین اٹھاي سریکا (یعنی سر نہیں اُٹھا سکے جیسا) زنجیریں ڈالی جائیں گی۔ وَجَعَلۡنَا مِنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡهِمۡ سَدًّا وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَیۡنٰهُمۡ فَهُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ ۝۹ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ ابوجہل اور دوسرے کافروں نے یہ بات مقرر کی (یعنی یہ بات طے کی) کہ حضرت صلي اللہ علیہ وسلم کو نماز مین مار ڈالیں۔ جب حضرت صلي اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے رہے تب ایک شخص ایک بڑا پتھر حضرت صلي اللہ علیہ وسلم کے سر پر ڈالنے کا قصد (یعنی ارادہ) کیا تب اُس کے ہاتھ اُس

کے گلے میں بندھے گئے اور وہ پتھر اُس کے سر پر رہا۔ اس کے بعد دوسرا کافر بھی ایک بڑا پتھر
لاکر سر پر ڈالنے کے واسطے نزدیک آنا چاہا اور اندھا ہوا تب یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ ہم ان کافروں کو دونوں ہاتھ باندھ دیئے، (آنکھیں) آنگی بھي بند کئے اور پچھي بند کئے کہ تاکہ
اُن کو کچھ بھی نظر نہ آئے۔ وَسَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا
يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلي اللہ علیہ وسلم تم ان کافروں کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ لیکن
وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكۡرَ وَخَشِىَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ‌ۚ
فَبَشِّرۡهُ بِمَغۡفِرَةٍ وَّاَجۡرٍ كَرِيۡمٍ ﴿۱۱﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلي اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ
ایمان دل میں لاکر مجھ سے ڈرے گا وہ شخص قرآن کا تابع ہے۔ تم ویسے لوگوں کو مغفرت کی
خوش خبری دو۔ اِنَّا نَحۡنُ نُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَنَكۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَاٰثَارَهُمۡ‌ؕ وَكُلَّ شَىۡءٍ
اَحۡصَيۡنٰهُ فِىۡۤ اِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۱۲﴾ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ کئی اصحاب حضرت رسول
صلي اللہ علیہ وسلم سے پوچھے کہ مسجد سے ہمارے گھر دور ہیں ہم اگر نزدیک رہتے تو بہتر ہوتا یا
نہیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے قادر ہیں کہ مُردوں کو جلانے والے
ہیں اور جو تم نیکي کرتے ہیں وہ ہم لکھ رکھتے ہیں۔ نشانیاں آیتوں کی اور یہ سب حسنات لوح محفوظ
پر لکھا ہوا ہے۔ یعنی تم جتنے قدم مسجد میں چل کر جائیں گے اُس کا اُتنا اجر ہم دیں گے۔ اس کے
بعد وہ اصحاب یہ خوش خبری سن کر دور رہنا قبول کئے۔ وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ
الۡقَرۡيَةِ‌ۘ اِذۡ جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ‌ۚ ﴿۱۳﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلي اللہ علیہ وسلم تم ان
کافروں کو یہ مثال دو کہ اُس گاؤں کے کافروں پر جو پیغمبر آئے تھے اُن کافروں کا کیا حال ہوا۔

ع ۱۸ وقف غفران

اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر گئے تھے یا دنیا میں تھے۔ تب دو شخص تھے کہ ایک کا نام تاروشن تھا دوسري کا نام ماروشن تھا اُن کو اپنی طرف سے نائب مقرر کر کے شام کے ملک کی طرف سے نائب مقرر کر کے شام کے ملک کی طرف انطا کیہ نامی ایک شہر تھا وہاں کے لوگوں کو دعوت دینے کے واسطے روانہ کئے۔ بعد وہ دونوں صاحبان شہر کے نزدیک پہنچے تب وہاں اُنہوں نے کیا دیکھا کہ ایک بوڑھا بکریاں چراتا ہے۔ اُس بوڑھے نے پوچھا کہ تم کون ہیں۔ تب اُن صاحبان نے کہا کہ ہم عیسی علیہ السلام کي طرف سي خلق کو (یعنی مخلوق کو) ہدایت دینے کے واسطے نائب ہو کر آئے ہیں۔ پھر اُس بوڑھا نے پوچھا کہ کچھ تمہارے نزدیک معجزہ بھی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ معجزہ ہے۔ پھر اُس بوڑھے نے کہا کہ مجھ کو ایک فرزند ہے اور وہ بہت روز سے بیمار ہے اور بہت سے حکیم اُس کا علاج کر کے عاجز ہو گئے ہیں لیکن اُسے آرام نہیں ہوا۔ تم اُسے شفا دے سکیں گے؟ اُن صاحبان نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسے شفا ہو گی۔ اُس نے فرزند کو دکھایا اس کے بعد اُن لوگوں نے اُس لڑکے پر دعا پڑھی اور خدا کے فضل سے اُسے آرام ہو گیا۔ اس کے بعد وہ لڑکا مسلمان ہوا۔ بعد اُس شہر کے تمام بیمار اُن کے نزدیک آ کر شفا پاتے اور مسلمان ہوتے تھے۔ تب وہاں کا حاکم کافر تھا یہ خبر سنکر اُن دونوں صاحبان کو قید کیا۔ بعد میں شمعون پیغمبر علیہ السلام دونوں صاحبان کو چھوڑانے کے واسطے عیسی علیہ السلام کي طرف سے آ کر اپنی پیغمبري چھپا کر اس حاکم کي مصاحبوں سے ملکر آپ بھی (یعنی وہ خود بھی) مصاحب ہو کر رہنے لگے۔ شمعون علیہ السلام کا ارادہ یہ تھا کہ اُن دونوں صاحبان کو ایک تدبیر سے چھوڑانا تھا۔ اللہ تعالیٰ پیغمبر صلي اللہ علیہ وسلم کو

اُن کے قصے کی خبر دیتا ہے۔ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ
فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اول (یعنی پہلے) ہم اُس ملک میں
دو پیغمبر کو بھیجے تب وہ کافروں نے اُن دونوں کو جھوٹا کہا (جھٹلایا)۔ اس کے بعد ہم اُن کے ملک
کے واسطے تیسرے پیغمبر کو بھیجے۔ تب وہ کہے کہ ہم پیغمبر ہیں۔ تم ہماری اطاعت کرو۔
قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُسشہر کے کافروں نے اُن دونوں پیغمبروں کو کہا کہ ہم
جانتے ہیں کہ تم بھی ہمارے سری کے (یعنی ہماری طرح) آدمی ہیں اور پیغمبر نہیں ہیں اور تم پر
وحی بھی نہیں اُتری ہے۔ اور تم جھوٹے ہیں۔ قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْكُمْ
لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اور پیغمبروں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تحقیق ہم پیغمبر ہیں ہم پر
وَحی اُتری ہے۔ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾ اُن پیغمبروں نے کہا کہ تم کو اللہ تعالیٰ کا
حکم پہنچانا ہم پر واجب ہے تم قبول کرو یا نہ کرو اور اگر تم اللہ تعالیٰ کا حکم قبول نہ کریں گے تو تم پر
عذاب آئیگا اور ہم کو کچھ نہ ہوگا۔ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ
وَلَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾ اُن کافروں نے کہا کہ تم ہم کو بدفعلاں (یعنی بُرے
کام کرنے والے) بولتے ہیں اور بولتے ہیں کہ ہم پر عذاب آئیگا۔ پھر ایسی باتیں چھوڑ دو
نہیں تو تم کو پتھروں سے مارینگے اور عذاب دینگے قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ
ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُن پیغمبروں نے کہا تمہاری بدفعلیاں (یعنی
بُرے کام) تمہارے ساتھ ہیں ہم تم کو نصیحت کرتے ہیں اور تم تم بہت زیادتی کرنے والی قوم ہو۔

وَجَآءَ مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ رَجُلٌ يَّسۡعٰى قَالَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿٢٠﴾
اتَّبِعُوۡا مَنۡ لَّا يَسۡـَٔلُكُمۡ اَجۡرًا وَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿٢١﴾ تب ایک شخص مدینے کی طرف سے (شہر کی طرف سے) دوڑتا ہوا آ کر اُس قوم سے کہنے لگا کہ اے قوم تم ان پیغمبروں پر (تاروشن اور ماروشن پر ایمان لاؤ) یہ ہدایت دینے ھارے (ہدایت دینے والے) پیغمبراں ہیں اور یہ تم سے کچھ پیسے نہیں لیں گے۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ شمعون علیہ السلام اس بادشاہ کے ایسے مصاحب ہوئے کہ اُس کی بتخانے میں جا کر سب سے زیادہ پوجا کرتے تھے اور وہ قوم سمجھی کہ یہ شخص بہت بڑا پوجا کرنے والا ہے کہہ کر بہت اطاعت کرنے لگے۔ پادشاہ بھی بہت رجوع ہوا۔ ایک روز شمعون پیغمبر بادشاہ سے پوچھے کہ یہ دو شخص مدت سي قید میں ہیں وہ کون ہیں۔ تب وہ بادشاہ کہا کہ یہ دو شخص ہمارے دیووں کو پوجا مت کرو، اپنے خدا کی پوجا کرو کہتے ہیں۔ جب شمعون پیغمبر نے کہا کہ ہمارے خداؤں کے سوائے دوسرا بھی خدا ہے کیا تم اُن کو بلاؤ میں اُن سے پوچھتا ہوں۔ اس کے بعد بادشاہ تاروشن اور ماروشن کو بُلایا بعدوہ دونوں پیغمبر آ کر شمعون پیغمبر کو بادشاہ کے نزدیک بیٹھے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ بعد شمعون ان پیغمبروں کو نہیں جانے سریکا (نہیں جانے جیسا) پوچھے کہ تمہارا خدا کون ہے اور کیا کمال رکھتا ہے اور تم اس قوم کو کس کی طرف بُلاتے ہیں؟ جو زمین اور آسمان کو پیدا کیا اور اس مُردوں کو جلاتا ہے۔ پھر شمعون علیہ السلام نے کہا کہ ہمارے دیواں بھی ایسا کام کرینگے۔ جب بادشاہ نے شمعون پیغمبر سے آہستہ کہا کہ اے شمعون تم کیا دیوانے ہوئے ہمارے دیوان پتھر کے ہیں یہ کیونکر ایسا کام کریں گے۔ تب شمعون پیغمبر جواب دئے ہمارے

دیوان ویسا کام نہ کریں گے تو ہم اُن کی پوجا بھی نہ کرینگے۔ اس کے بعد شمعون پیغمبر ان پیغمبروں سے کہے کہ ہمارے بادشاہ کی بیٹی مرکر بہت روز ہوئے اور بادشاہ اپنی بیٹی کو بہت چاہتا تھا۔ اگر تم اُسے جلائے تو تمہاری بات سچّی ہے۔ اس کے بعد وہ پیغمبر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُس بادشاہ کي بیٹی کو جلائے۔ شمعون پیغمبر نے اُس بادشاہ سے کہا کہ ان پیغمبروں کا خدا برحق ہے ایسے خدا پر ایمان لانا درست ہے۔ تب بادشاہ اور اُس کي قوم شمعون پیغمبر کي بات سنکر اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ جب دوسرے کافروں نے بادشاہ کو اور جو لوگ کہ ایمان لائے اُن کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تب ایک لوہار یہ خبر سنکر مدینہ سي دوڑتا ہوا آکر پیغمبروں کی کمک کیا۔

الجزء ۲۳ وَمَالِیَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۲﴾ اور لوہار نے کہا کہ ہم اُس اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لانے کا کیا سبب ہے۔ اور اللہ ہم کو پیدا کیا ہے اور پھر اُسی اللہ کی طرف رجوع ہونے والے ہیں ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ یُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّیۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَیۡـًٔا وَّلَا یُنۡقِذُوۡنِ ﴿۲۳﴾ پھر اُس اولوہار نے کہا کہ ہم ایسے خدا کو چھوڑ کر کہا کہ ہم ایسے خدا کو چھوڑ کر بجز خدا کے اور دوسري خداؤں پر ایمان لانا درست نہیں ہے اور ہم کو اللہ تعالیٰ عذاب دے تو یہ تو دیواں نہیں چھوڑا سکیں گے۔ اِنِّیۡۤ اِذًا لَّفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۴﴾ پھر اُس لوہار نے کہا کہ میں اتنے روز گمراہ تھا۔ اِنِّیۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّکُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ﴿۲۵﴾ تب لوہار نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا ہوں تم سب شاہد رہو۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ اُس لوہار کو کافروں نے پتھروں سے مار ڈالے۔ اُس کی قبر انطالیا میں ہے۔ اور بھی بعض تفسیر والے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُس لوہار کو پھر جلا (زندہ کر کے بہشت میں داخل کیا۔ قِیۡلَ ادۡخُلِ

الْجَنَّةَ ۖ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِىْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِىْ رَبِّىْ وَجَعَلَنِىْ مِنَ
الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ اللہ تعالیٰ نے اُس لوہار سے کہا کہ تو جنّت میں داخل ہو تب لوہار نے کہا کہ
میں بہشت میں داخل ہوا سو کافروں کو معلوم ہوتا تو کیا خوب ہوتا۔ پھر اُس لوہار نے کہا کہ اللہ
تعالیٰ مجھ کو بخش دیا اور بزرگی دیا اور جنت مین داخل کیا۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ اُن کافروں
نے اُن پیغمبروں کو مار ڈالا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اُن کو (یعنی بھي مار ڈالا) وَمَآ اَنْزَلْنَا
عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ ہم اس قوم کو ہلاک کرنے کے واسطے نہ فرشتو نکا لشکر بھیجے نہ اور کچھ نازل کئے۔ یہ
کسواسطے؟ اس واسطے کہ قوم بے مقدور تھي ۔ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ
خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں تھا عذاب اُن پر کا مگر ایک آواز کہ انطالیا کہ قوم پر ایک آواز
جبریل کی ایسی ہوئی کہ سب مر گئے۔ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا وقف غفران
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان بندوں کے کاموں پر افسوس ہے۔ اُن
بندوں پر پیغمبر آئے وہ قوم اُن پر ایمان نہ لا کر اُن سے مسخراپن کرتے رہے۔ اَلَمْ
يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ میں نے اوّل کے (پہلے کے) لوگوں کو ہلاک کیا۔ یہ کافر اُن کو نہیں دیکھے اور جو
کافر کہ ہلاک ہوئے پھر دنیا میں نہیں آئے۔ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ اللہ ع ٢
تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تمام لوگ قیامت میں حساب کے واسطے ہمارے نزدیک حاضر ہوں گے۔
وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کیلئے مری ہوئی زمین کو جلانا (یعنی اُفتادہ زمین کو تازہ کرنا) اور اُس میں سے غلہ اور اناج نکالنا ہماری قدرت کی نشانی ہے۔ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيهِمْ ۖ اَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿۳۵﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس زمین پر باغاں (باغات) اور پانی کے چشمے پیدا کئے اور اُن باغوں میں کئی طرح کا کھجور پیدا کئے کہ وہ میوہ لوگ کھائیں۔ یہ کس واسطے؟ کہ وہ جھاڑ آدمی اپنے ہاتھ سے لگائے ہیں یا بندے نہیں لگائے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ لگایا ہے۔ تم شکر کیوں نہیں کرتے ہیں۔ سُبْحٰنَ الَّذِي خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۶﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پاک ہے وہ اور پیدا کیا جوڑے تمام جو کچھ اُگاتی زمین (یعنی نباتات) اور نفسوں سے اُن کے (مرد، عورت) جو کچھ نہیں جانتے ہیں۔ کہ کئی طرح کی چیزیں زمین سے مرد عورت ہیں اور وہ لوگ نہیں جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کتنی طرح کی خلقت پیدا کیا ہے۔ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُونَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۳۸﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہماری قدرت کی ایک نشانی یہ ہے کہ دِن کو دور کرنے کیلئے رات پیدا ہو کر اندھیرا ہوتا ہے۔ پس اُس وقت آنے والی بیچ میں اندھیرے کے اور دوسری نشانی یہ ہے کہ آسمان پر ہم سورج کو اُس کی حد تک چلاتے ہیں اور یہ قدرت غالب ہے اور جاننے والے کی ہے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿۳۹﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم

اٹھائیس منزل مقرر کر کے چاند پیدا کئے اور ہر روز ہم چاند کو ایک منزل چلاتے ہیں اور کبھی
چاند کو بڑا کرتے ہیں اور کبھی چھوٹا کرتے ہیں ۔ لَا الشَّمۡسُ يَنۡۢبَغِىۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ
الۡقَمَرَ وَلَا الَّيۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ‌ؕ وَكُلٌّ فِىۡ فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ ﴿۴۰﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
آفتاب کو مقدور نہیں ہے کہ چاند کی چال کو پہنچے ۔ یہ اس واسطے کہ چاند جلد چلتا ہے کہ چاند اوّل
آسمان پر (پہلے آسمان پر) ہے اور یہ بھی ہماری قدرت کی نشانی ہے اور سورج چوتھے آسمان پر
ہے اور رات کو مقدور نہیں ہے کہ دن کے آگے ہو اور جیسا کہ مچھی (مچھلی) پانی مین تیرتی
ہے ویسا ہی چاند اور سورج ستارے آسمان پر تیرتے ہیں اور یہ بھی ہماری قدرت کی نشانی ہے ۔
وَاٰيَةٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّيَّتَهُمۡ فِى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِۙ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ
مَا يَرۡكَبُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنۡ نَّشَاۡ نُغۡرِقۡهُمۡ فَلَا صَرِيۡخَ لَهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡقَذُوۡنَۙ ﴿۴۳﴾ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد کو یا نوح علیہ السلام کو جانور سمید (یعنی جانوروں کے ساتھ
کشتی میں) سوار کر کے دریا میں چلاتے ہیں ۔ کشتی بھرتی ہوئی اور جب وہ دریا پر چلتی ہے تب
اُس کو خشکی پر چلنے کا مقدور نہیں ہے یہ بھی ہماری قدرت کی نشانی ہے اور ہم آدمیوں کے واسطے
خشکی پر چلنے کی سواریاں پیدا کئے ۔ اور یہ سواری بھی کشتی کی مثال ہے یعنی دیوار کی جا (جگہ)
ہم دریا میں کسی کو ڈبانا چاہیں تو وہاں کوئی اُسے بچانے والا نہیں ہے ۔ اِلَّا رَحۡمَةً مِّنَّا
وَمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۴۴﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کشتی پر یا خشکی پر سلامتی سی چلانا بھی ہماری رحمت
اور فائدہ اور خوبی قیامت تک جاری ہے ۔ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّقُوۡا مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡكُمۡ
وَمَا خَلۡفَكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۴۵﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی کافروں سے کہے کہ اللہ

تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو اور وہ عذاب ایسا ہے کہ تمہارے آگے بھی اور تمہارے پیچھے بھی ہے اور تم اگر اللہ سے ڈریں گے تو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ۝۴۶ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافروں کو جو نشانی دکھائی گئی اُن کے پروردگار کی نشانیوں میں سے تو اُن کافروں نے اُن (نشانیوں) کا انکار کیا۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۝۴۷

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مسلمان کافروں سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو رزق دیا ہے اُس میں سے تم بھی لوگوں کو دو۔ تب کافروں نے جواب دیتے ہیں کہ کھلاتے ہیں اُسے جسے اللہ دینا چاہے۔ ہم اُسے دینا کیا ضروری ہے اور جسے اللہ نہیں دیا اُسے ہم دینا کیا سبب (یعنی اللہ جسے نہ دے اُسے ہم کیوں دیں؟) اور اگر ہم اُسے دیں تو اللہ ہم پر غُصہ ہوگا اور جسے خدا نے نہیں دیا تم اُس کو دو کہہ نہیں سکتے۔ اُسے دو کہہ کر تم ہم کو کھلے طور سے گمراہ نہیں کر سکتے۔

وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۝۴۸ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر وہ کافراں (کُفّار) کہتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت آنے کا وعدہ کب ہے اگر تم سانچہ (یعنی سچّے ہیں) تم کہو

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ۝۴۹ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندو! کیا تم دنیا کے واسطے آپس میں لڑتے رہینگے۔ اس غفلت میں یک بیک قیامت آئے گی تب تم مرجائیں گے۔

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ﴿۵۰﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کافرو! جب قیامت آئے گی تم کسی کو وصیت بھی نہیں کرسکیں گے اور تم کو اپنے لوگوں سے ملنے کی فرصت بھی نہیں ہوگی وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ﴿۵۱﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کافرو! اول صور پھونکا جائیگا تب سب مرجائینگے اور چالیس برس کے بعد دوسرا صور پھونکا جائیگا تب سب اُٹھینگی قبروں سے دوڑ ینگے اپنے پروردگار کی طرف تب تک کافروں کو کچھ عذاب نہیں ہوگا اور جب سب اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ ینگے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ﴿۵۲﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کافر اُٹھیں گے تب افسوس کریں گے اور کہیں گے کہ ہم کو قبر کی نیند سے کیوں اٹھائے جب فرشتے کہیں گے کہ تم جس وعدے کو ڈھونڈ ھتے تھے سو وہ وعدہ یہی ہے تب کافر کہیں گے کہ پیغمبر سچ بولتے تھے اور ہم اُن کی بات باور نہیں کرتے تھے۔اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ﴿۵۳﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اسرافیل دوسری بار صور پھونکیں گے تب سب یکبار قبروں میں سے اُٹھکر اللہ کی نزدیک حاضر ہونگے۔فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴿۵۴﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز یوں کہے گا کہ آچکی قیامت کسی پر کچھ ظلم نہیں ہے لیکن ہر ایک کو ہر ایک کے عمل کی جزا ملے گی۔اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ﴿۵۵﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنّت کے صاحبان جنّت میں (یعنی جنّتی جنّت میں) رزق سے اور میوے سے اور راکسی حوروں سے خوش رہینگے اور تب دنیا کی

تکلیفاں (تکلیفات) سب بھول جائینگے۔ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ
مُتَّكِــٴُوْنَ ﴿۵۶﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ نیک اور اُن کی دنیا کی عورتیں یا حوریں سایہ میں بیٹھ کر
تماشا دیکھیں گی۔ لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن کے
واسطے جنّت میں بہت طرح کے میوے ہوں گے اور جو کچھ کہ اُن کا دل چاہیگا سو
حاضر ہوگا۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ تب اللہ تعالیٰ بہشتیوں پر سلام بھیجے گا
اور اُن سے بات کرے گا۔ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
یعنی کافروں کو حکم کرے گا کہ تم اب مسلمانوں سے جدا ہو جاؤ۔ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْۤ
اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ؕ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۱﴾ تب اللہ تعالیٰ کافروں کو کہے گا کہ کیا میں نے تم سے دنیا میں
شیطان کی اطاعت مت کرو نہیں کہا تھا کہ وہ تمہارا دشمن ہے اور میں تم سے یہ شرط کیا تھا کہ میری
عبادت کرو وہ راہ مستقیم ہے۔ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِیْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا
تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کافرو! تحقیق تم کو شیطان نے گمراہ کیا اور تم شیطان
کا مکر کیوں نہیں بوجھی (یعنی کیوں نہیں سمجھے) هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کافرو! ہم تم سے وعدہ کئے تھے سو وہ یہی جہنّم ہے۔ اِصْلَوْهَا
الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ تب پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اے کافرو! تمہارے کفر کے
سبب سے اب تم جہنّم میں داخل ہو۔ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ
وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے روز کافروں

وقف غفران

کے منہ پر ہم مہر کرینگے (یعنی مہر لگا دیں گے) اور اُن کے ہاتھ سے اور پاؤں سے بات کروا کر
اُن کے کام کی شاہدی لاینگی (یعنی اُن کے ہاتھ اور پاؤں اُن کے اعمال کی گواہی دیں گے)۔
تفسیر والے لکھتے ہیں (یعنی مفسرین لکھتے ہیں) کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں نیکوں کو پوچھے گا کہ تم
ہمارے واسطے دنیا سے کیا لائے تب نیک شرم سی اپنی عبادت ظاہر نہیں کریں گے۔ تب اللہ تعالیٰ
نیکوں کے ہاتھ اور پاؤں سے اُن کی عبادت کی شہادت دلوائیں گے۔ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا
عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے
کافرو! میں چاہتا اندھا کرنا تو تم جس رہ کو جانا چاہتے تو کیوں کر جاسکتے۔ وَلَوْ نَشَآءُ
ع ۴ ۱۷ ۳ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اے کافرو! میں صورت کو بدلا تو اپنی صورت کو کیا اوّل کی صورت کی سری کا
کرسکتے؟ یعنی نہیں کرسکتے۔ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندو! میں تم کو بوڑھا کیا اور تمہاری صورت کو ضعیف کیا اور تمہاری قوت کو
کم کیا لیکن تم اس بات کو نہیں پہچانے کہ اگر میں چاہتا تو تمہاری صورت کو جانور کی صورت
بناتا۔ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ
مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اس آیت کا شان
نزول یہ ہے کہ کافروں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر کہا تب یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر کہنا نہیں سیکھائے۔ یہ کس واسطے؟ اس لئے کہ یہ کام
اُن کے لائق نہیں ہے اور جو کچھ ہم اُن کو کہے سو قرآن ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس

قرآن سے مسلمانوں کو ڈرانے کے واسطے کہ مسلمان جتنے ہیں یعنی عاقل ہیں اور مردے کی سریکا نہیں ہیں اور ثابت ہوئی بات کافروں پر۔ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ﴿۷۱﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدمیو! کیا تم نہیں دیکھے کہ میں اپنی قدرت سے چار پاؤں کے جانور پیدا کیا اور تم کو اُن کا مالک کیا حالانکہ تم اُن کے مالک ہونے اور تم اُن جانوروں کو پیدا کرنے میں شریک نہیں تھے۔ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا یَاْكُلُوْنَ﴿۷۲﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندگان! (یعنی اے بندو!) مین جانوروں کو تمہارا فرمان بردار کیا ہوں تم اُن جانوروں پر سوار ہوتے ہو اور اُنہیں تم کھاتے ہیں اور اُس سے بھی فائدہ لیتے ہیں ۔ وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ط اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ﴿۷۳﴾ اور اُن جانوروں سے تم کو نفع کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں یعنی دودھ اور دہی۔ پھر تم کیوں شکر نہیں کرتے ہیں۔ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ﴿۷۴﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کافرو! تم میرے سوائے دوسرے کو خدا بولتے ہیں اور اُن بتوں سے اپنی کُمک کی امید رکھتے ہیں۔ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ لا وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ﴿۷۵﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اودیوو (اے بتو!) تمہاری کُمک (مدد) کرسکے گی بلکہ تم ان دیووں کا (یعنی بتوں کا) لشکر ہوکر دوزخ میں جائینگے۔ فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ م اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ﴿۷۶﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اِن کافروں کی باتوں پر غم مت کرو اور میں اُن کی ظاہر کی باتوں اور باطن کی باتوں کو سب جانتا ہوں۔

وقف لازم

اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ﴿۷۷﴾ اس آیت کا

شانِ نزول یہ ہے کہ ایک کافر اپنے ہاتھ میں پرانی ہڈیاں لے کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں آکر کہا کہ اِن ہڈیوں کو وہ شخص جلا ئیگا (زندہ کرے گا) کہ تیرے مرنے پر پھر تجھے جلا کر دوزخ میں ڈالے گا تب یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدمی میں تجھ کو نطفے سے پیدا کیا اور بڑا کیا اور قوی کیا اب تو مجھ ہی سے لڑنے آتا ہے۔ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کافر کہ ہڈیوں کو جلاؤ کہا اُسے تم جواب دو کہ اللہ تعالیٰ تجھے پیدا کیا سو کیا تو یوں بھول گیا کہ تو ہڈیوں کو جلاؤ کہتا ہے۔ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کافر سے کہو کہ اُن گلی ہوئی ہڈیوں کو اللہ تعالیٰ اس طرح اُٹھائے گا جس طرح اُن ھڈیوں کو اوّل پیدا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام خلقت کی خبر رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ تمہارے واسطے ہرے جھاڑوں سے آگ پیدا کیا کہ تم اُسے سلگا کر اپنا کام کرتے ہیں ہیں۔ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن کافروں کو کہو کہ جو اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کیا اور ایسی چیزیں پیدا کرنیکی کیا قادر نہیں ہے یعنی جسکا کچھ بھی نشان نہیں تھا اُسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور جس کا نشان ہے اور اُسے پیدا کرنا کیا کام بڑا ہے (یعنی جو چیزیں موجود ہیں اُس جیسی چیزوں کو پیدا کرنا اُس کیلئے مشکل نہیں ہے) اور تحقیق اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے اور

وقف غفران

سب کا حال جاننے والا ہے۔ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾
تحقیق اللہ تعالیٰ جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے اُس چیز سے کہتا ہے کہ پیدا ہوا وہ چیز
پیدا ہوجاتی ہے۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور تمام قدرت اُس کے ہاتھ میں ہے اور اُس کی طرف سب
رجوع کرنے والے ہیں۔

اٰیاتھا ۲۹　سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ (۴۸)　(۱۱۱)　رکوعاتھا ۴

یا فتاح　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وبہ نستعین

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ
وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾

تفسیر والے لکھتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے چھٹے سال خواب دیکھے کہ آپؐ اپنے اور اصحابؓ کے ساتھ کعبہ کی زیارت کرتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانگی کا سرانجام کرکے (یعنی روانگی کا انتظام مکمل کرکے) اشتران (اونٹ) قربانی کے واسطے لیکر پیر کے روز جبکہ ذیقعد کا غرّہ تھا (یعنی ذیقعدہ کی پہلی تھی) مکہ کو روانہ ہوئے۔ اور اصحاب کو یقین ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب دیکھے ہیں اس لئے زیارت ضرور میسر ہوگی۔ اور کافروں کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کو آئے ہیں تو کافروں نے بھی اپنا لشکر تیار کرلیا اور اُن میں سے ایک شخص کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں جا کر جنگ کا ارادہ دریافت

کرکے آنے کے واسطے بھیجا کہ اوّل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہماری دس برس کی صلح ہوئی تھی۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں جا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ جنگ کا نہیں لیکن کعبہ کی زیارت کے ارادہ سے تشریف لائے ہیں۔ وہ کافر اس زیارت کو بھی راضی نہیں ہوئے۔ اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو صلح کرکے آنے کے واسطے روانہ کئے۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے تب کافراُن کو بھی مکہ میں آنے نہیں دیئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ کافروں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مار ڈالا، یہ سننے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی تیاری کی اور بیعت کر کے حدیبیہ میں اترے۔ اس کے بعد کافر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی خبر سن کر بہت گھابرے ہوکر (پریشان ہوکر) صلح کے واسطے لوگوں کو بھیجے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سال تشریف نہ لاکر اگلے سال آ کر زیارت کریں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں صلح کئے اور بعض اصحاب صلح سے راضی نہیں ہوئے اس واسطے احرام باندھے رہے۔ بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کو حکم فرمائے احرام توڑ کر حجامت بنا کر، غسل کرلیں اور کپڑے بدل لیں۔ اصحاب حکم بجالائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی فرما کر باقی اونٹ مکہ کو بھیجے اور فرمایا کہ وہاں قربانی کرکے فقیروں کو بانٹ دیں۔ بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں 20 روزہ کر صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہونے کا ارادہ کئے تھے اسی رات کو یہ آیت نازل ہوئی۔ بعد میں اصحابؓ خوش ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارک باد دئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم): ہم تم کو ظاہر فتح دئے اور ہم تمہارے اوّل کے اور پیچھے کے سب

گناہ بخشے اور ہم تم پر اپنی نعمتیں تمام کئے یعنی فتح دیئے اور ہم تم کو نیک رہ کی ہدایت دیئے اور ہم تم کو غالب فتح دئے۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحابؓ نے پوچھا کہ کیا ہماری تحلیق ہوئی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ صلح فتح کا سبب ہے اور بعد کے تئیں (بعد میں) اصحاب مکے کو جا کر کافروں کو مسلمان کئے اور جو لوگ کہ مسلمان ہوئے وہ لوگ کہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو مکے کے دروازے کھول کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم مکے کے اندر لے کر کافروں کو مارتے ہیں۔

هُوَالَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ۙ۴ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۵ۙ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝۶ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ اصحاب حدیبیہ میں کافروں کے وسواس سے بے فکر نہیں رہتے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایسا صاحب ہوں کہ مسلمانوں کے دل کی تسلی کرنے کے واسطے ہوں اس واسطے کہ ان کے ایمان پر پھر ایمان زیادہ ہونا کر کے اور زمین اور آسمان کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں اور مردوں کو جنت میں داخل کرے گا اور جنت ایسی ہے کہ اس میں نہریں جاری ہیں اور وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں

گے اور اللہ تعالیٰ ان کی سب بدیاں (گناہ) دور کرے گا اور یہ وعدہ اور یہ خوبی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی بزرگی ہے اور اللہ تعالیٰ منافق مردوں کو اور عورتوں کو عذاب دینے والا ہے اس واسطے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر بدگمان کئے ہیں یعنی اُن کا بدگمان یہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے بچ کر نہیں آئینگے کر کے اور اللہ تعالیٰ ان کا بدگمان اُن پر پھرا کر غضب کیا اور لعنت ان کے واسطے جہنم بہت بدجگہ ہے۔ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین اور آسمان کے لشکر خاص میرے ہیں اور تحقیق اللہ تعالیٰ غالب ہے اور حکم کرنے والا ہے۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی تسلی کے واسطے اور دل قوی ہونے کے واسطے ایک بیان کو دو مرتبہ فرماتا ہے۔ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم): ہم تم کو امت کے کاموں پر شاہدی دینے والے (شاہد بنانے والے) ہیں اور اُمت کو خوشخبری دینے والے اور کافروں کو ڈرانے والا بنا کر بھیجے ہیں۔ تم اللہ تعالیٰ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کمک کرو۔ اور ان کا حکم بجالاؤ اور صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو لوگ تمہارے ہاتھ پر ہاتھ دیئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہے یعنی شرط کئے جیسا کہ

وہ اللہ تعالیٰ سے شرط کئے ہیں اگر کوئی اس شرط کو توڑے گا اُس کا نقصان اُسی پر ہے اور اگر کوئی
شرط کو نبھائیگا اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنا وعدہ نبھائے گا اور جلد بڑی جزا دے گا۔ سَيَقُوْلُ
لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ
يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا
اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ اس
آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے واسطے حدیبیہ کو تشریف لے
گئے تب کئی لوگ کافروں کی جنگ سے ڈر کر حیلہ کر کے رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے حق میں یہ
آیت نازل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم): عرب کے منافقین تم
سے یہ بات جلد کہیں کہ ہم کو تمہارے ساتھ جانے کو ہمارا مال جورو اور بچے (بیوی اور بچے) منع
کرنے والے ہوئے اور تم ہمارے واسطے اللہ کی جناب میں مغفرت چاہو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم): وہ لوگ یہ بات زبان سے کہتے ہیں ان کے دل گمراہ ہیں
مکر کرتے ہیں۔ اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ان کو کہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا نفع اور نقصان کا مالک
کون ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو نفع پہنچے گا اور اگر چاہیگا تو نقصان پہنچائے گا اور اللہ تعالیٰ
تمہارے سب عمل کی خبر رکھتا ہے۔ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ښ وَكُنْتُمْ
قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافقوں کو تم کہدو کہ ہم کو ہمارا مال اور متاع جنگ کو آنے
نہیں دیا۔ لیکن یہ بات تمہاری جھوٹ تھی۔ بلکہ یہ گمان کئے کہ ہمارے رسول اور مسلمان اپنے

لوگوں کی طرف ہرگز پھر کر نہیں آئینگے کر کے تمہارا گمان تمہارے دل کو دغا دیا اور تمہارے گمان
کے سبب سے ہلاک ہونگے۔ وَمَنۡ لَّمۡ یُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ
سَعِيۡرًا ﴿۱۳﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ مجھ پر اور میرے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان
نہیں لایا اس کے واسطے دوزخ تیار رکھے ہیں۔ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ يَغۡفِرُ
لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۴﴾ آسمان اور زمین کا مالک
اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا اسے بخشے گا اور جسے چاہے گا اسے عذاب دے گا۔ اور
اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بخشنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔ سَيَقُوۡلُ الۡمُخَلَّفُوۡنَ اِذَا
انۡطَلَقۡتُمۡ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاۡخُذُوۡهَا ذَرُوۡنَا نَتَّبِعۡكُمۡ ۚ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّبَدِّلُوۡا كَلٰمَ
اللّٰهِ ؕ قُلۡ لَّنۡ تَتَّبِعُوۡنَا كَذٰلِكُمۡ قَالَ اللّٰهُ مِنۡ قَبۡلُ ۚ فَسَيَقُوۡلُوۡنَ بَلۡ
تَحۡسُدُوۡنَنَا ؕ بَلۡ كَانُوۡا لَا يَفۡقَهُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۱۵﴾ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت سے چھٹے سال بعد ذی الحجہ مہینے میں حدیبیہ سے جب پھرے
(واپس آئے) وہ ساتویں سال ہجرت کے بعد محرم کے مہینے میں خیبر کی جنگ کی طرف متوجہ
ہوئے تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا جو لوگ کہ حدیبیہ میں حاضر تھے وہی لوگ خیبر کی جنگ میں شریک
ہوں تب منافقین سمجھے کہ خیبر میں لوٹ ملے گی۔ کہنے لگے کہ ہم بھی جنگ میں تمہارے ساتھ
شریک ہوتے ہیں تب اللہ تعالیٰ ان کے حق میں یہ آیت نازل کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم: جب تم لوٹ پر جائینگے تب یہ منافق کہیں گے ہم بھی تمہارے ساتھ
آکر جنگ میں شریک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ منافقین

ہمارے حکم کی بدلی چاہتے ہیں یعنی جس کام کو کرو کہتے ہیں تو وہ نہیں کرتے ہیں اور جو کام مت کرو کہتے ہیں وہ کام خواہ مخواہ کرتے ہیں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ان منافقوں کو کہو کہ تم بولنے کے اوّل اللہ تعالیٰ تم کو ہمارے ساتھ شریک ہونے کو منع کیا اور کہو کہ تم ہماری پیروی مت کرو وہ لوگ تم کو ساتھ چل کر کے ہم کو لوٹ (یعنی مالِ غنیمت) نہ ملنا کہہ کر حسد سے منع کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ منافق جھوٹ بولتے ہیں اور اُن کو کچھ بھی عقل نہیں۔ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے منافقین کو کہو: اب ایک بڑی جنگ آتی ہے یا اُن سے لڑو یا مسلمان ہو اس وقت تم کو بلائینگے تب ان کافروں سے جنگ کرو اور مسلمانوں کے ساتھ فرمابرداری کرو اور اگر تم فرمانبرداری کرینگے تو تم کو اجر ملیگا اگر تم اوّل کے سریکا (یعنی پہلے کی طرح) پھر جائینگے تو تم کو سخت عذاب ہوگا۔ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ جب یہ حکم غصہ سے جنگ کا نازل ہوا جو لوگ کہ ہاتھ اور پاؤں سے لاچار تھے گھابرے ہوکر (گھبرا کر) کہے کہ اگر تم جنگ کو جائینگے تو ہمارا کیا حال ہوگا تب یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اندھے اور لنگڑے اور بیمار جنگ پر نہ جائیں تو اُن پر گناہ نہیں ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرے گا بے شک بہشت میں داخل ہوگا اور وہ ایسی بہشت ہے کہ اس میں نہریں جاری ہیں اور اگر کوئی خدا کے حکم سے پھرے گا تو اسے سخت عذاب ہے۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں اترے تب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زبانی کافروں کو بول بھجوائے کہ ہم جنگ کے واسطے نہیں آئے ہیں۔ مگر ہم مکے کے ارادے سے عمرے کی نیت کرکے احرام باندھ کے آئے ہیں تم ہم کو مکہ کی زیارت کرنے سے منع مت کرو، بعد وہ کافر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر قتل کی شہرت دئے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قتل کی خبر حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پہنچی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کانٹی کے جھاڑ کے نیچے بیٹھے تھے سنے اور عبداللہ معقل حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نالا کنار کرکے کانٹی کے ڈالی کو ہاتھ میں پکڑ کر کھڑے تھے۔ تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام اصحاب کو بلا کر ہاتھ پر ہاتھ مار کر بیعت لئے یعنی شرط کئے کہ تم کافروں کے روبرو سے نہ بھاگیں گے بلکہ تم کافروں کو مارینگے یا مرینگے۔ جب پانچ سو---- اصحاب بیعت کئے تب یہ نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تحقیق میں ان مسلمانوں سے راضی ہوا جو کانٹے کے جھاڑ کے نیچے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کئے۔ اور میں اُن کے دل کے اخلاص کو معلوم کیا اور میں ان کی خاطر پر تسلّی نازل کیا اور ایک بڑی فتح نزدیک ہے وہ میں اُن کو نصیب کرونگا اور لوٹ (یعنی مالِ غنیمت)

بہت دونگا۔ وہ لوٹ لینگے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اور حکم کرنے والا ہے۔ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ
مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ
وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا
عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ اور اے مسلمانو! اللہ
تعالیٰ تم سے بڑی لوٹ (یعنی مالِ غنیمت) کا وعدہ کرتا ہے۔ اس لوٹ کو (یعنی اس مالِ غنیمت
کو) تمہارے ہاتھ میں جلد لاوے گا، یعنی خیبر کی لوٹ دیگا اور تمہارے دشمنوں کے ہاتھ تم پر
نہیں چل سکیں گے اور یہ میری قدرت کی نشانی مسلمانوں کے واسطے ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو نیک
راہ کی طرف ہدایت دیگا اور اے مسلمانو! پھر ایک لوٹ تمہارے ہاتھ آنے والی ہے لیکن وہ
لوٹ تم کو معلوم نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے علم سے معلوم کیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمام چیزوں پر
قدرت رکھتا ہے۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ یہ آیت آنے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری فتح نزدیک ہونے کا وعدہ کیا ہے خیبر کی طرف چلنے کیلئے فرما
لوگوں کو تیار کئے اور وہ لوگ جو خیبر میں بیعت کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کو لیکر
روانہ ہوئے۔ خیبر کی طرف یہودیوں کے قلعے تھے۔ وہاں وہ یہودی بھی غافل تھے۔ اور جب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے اس روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سر میں درد تھا۔
اس واسطے آپ خود تشریف نہ لے جاکر حضرت علیؓ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیئے بعد
حضرت علی علیہ السلام وکرم اللہ وجھہ الکریم تشریف لے جاکر خیبر کے تمام قلعے فتح کئے اور لوٹ
(مالِ غنیمت) بھی بہت ملی۔ دوسری تفسیر والے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دوسری فتح کا اشارہ کیا سو

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد روم اور فارس فتح ہوئے۔ وَلَوۡ قٰتَلَكُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوَلَّوُا الۡاَدۡبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ﴿۲۲﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ کافر تم سے لڑینگے تو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ تمہارے روبرو سے بھاگیں گے۔ اُس وقت اُن کو کوئی مدد یا دوستی کرنے والا نہیں ملے گا۔ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِىۡ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلُ ۖۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ﴿۲۳﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ میری قدیم راہ ہے کہ مسلمان، کافروں پر غالب ہوئے ہیں اور یہ راہ کبھی نہیں بدلے گی۔ بلکہ قیامت تک یونہی رہے گی۔ وَهُوَ الَّذِىۡ كَفَّ اَيۡدِيَهُمۡ عَنۡكُمۡ وَاَيۡدِيَكُمۡ عَنۡهُمۡ بِبَطۡنِ مَكَّةَ مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ اَظۡفَرَكُمۡ عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرًا ﴿۲۴﴾ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے اور صلح کا پیغام ہو چکا تھا تب اصحاب بےفکری سے دور اُترے تھے اور کئی اصحاب صبح کی نماز جماعت سے پڑھتے تھے بعد وہ کافر دغا سے آ کر کئی اصحاب کو قتل کئے اور یہ خبر دوسرے اصحاب سن کر دوڑ کر ان کافروں کو پکڑ کر لائے۔ اور وہ ایسے کافر تھے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سن کر فرمائے کہ ان کافروں کو چھوڑ دو اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے چھوڑ دیئے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایسا صاحب ہوں کہ تمہارا ہاتھ ان کافروں پر بند کیا ہوں اور کافروں کا ہاتھ تم پر بند کیا ہوں یعنی حدیبیہ میں صلح کیا اور تم کو کافروں پر غالب کیا۔ کہ تم جا کر ان کافروں کو پکڑ لائے۔ اور تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے صلح کرتے ہیں سو یہ عمل تمہارا میں سب دیکھتا ہوں۔ هُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡكُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ

وَالۡهَدۡیَ مَعۡكُوۡفًا اَنۡ یَّبۡلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوۡلَا رِجَالٌ مُّؤۡمِنُوۡنَ وَنِسَآءٌ مُّؤۡمِنٰتٌ لَّمۡ
تَعۡلَمُوۡهُمۡ اَنۡ تَطَـُٔوۡهُمۡ فَتُصِیۡبَكُمۡ مِّنۡهُمۡ مَّعَرَّةٌۢ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ۚ لِیُدۡخِلَ اللّٰهُ فِیۡ
رَحۡمَتِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ لَوۡ تَزَیَّلُوۡا لَعَذَّبۡنَا الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۲۵﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جو کافر کے تم کو مکے کی زیارت کرنے سے منع کئے اور تم کو قربانی کی جگہ بھی نہیں پہنچنے دیئے یعنی مینا (منیٰ) میں بھی نہیں جانے دیئے وہ کافر سزا کے لائق تھے لیکن مکہ میں کتنے مرد کتنی عورتیں مسلمان ہونے والے ہیں اُن کو تم نہیں جانتے ہیں اس واسطے کہ وہ لوگ بالفعل کافروں سے ملے ہوئے ہیں وہ لڑائی میں تم اُن کو نہ پہچان کر مار ڈالینگے اور بھی تمہارے مسلمان کو مار ڈالتے تو دو طرف مسلمانوں کا نقصان ہوتا اس واسطے ہم صلح کئے اور اے مسلمانو! تم ہماری صلح سے ناخوش ہوئے۔؟ اگر وہ مسلمان ہونے والے لوگ ملے نہ ہوتے تو ہم کافروں پر جنگ کا حکم کرتے اور ہم کافروں کو سخت عذاب دیتے۔ اِذۡ جَعَلَ
الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الۡجَاهِلِیَّةِ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِیۡنَتَهٗ عَلٰی
رَسُوۡلِهٖ وَعَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَاَلۡزَمَهُمۡ كَلِمَةَ التَّقۡوٰی وَكَانُوۡۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهۡلَهَا ؕ
ع وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ﴿۲۶﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاد کرو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
کافروں کو مسلمان ہونے کے لئے میں کافروں کے دل میں غیرت ڈالا لیکن وہ غیرت جاہلی کی تھی۔ اس واسطے وہ کافر تم کو مکے میں نہیں آنے دیئے۔ اور میں تمہارے دل میں اور مسلمانوں کے دل میں تسلی دیا۔ اور تم پر تقویٰ کا کلمہ لازم کیا۔ یعنی کلمہ شہادت لازم کیا اس واسطے کہ تم اس کلمہ کے لائق ہیں۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو جانتا ہے۔ اور تفسیر والے یہ لکھتے ہیں کہ

تقویٰ کا کلمہ یہ ہے کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں صلح کئے تب صلح نامہ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھے جب کافر یہ کلمہ صلح نامہ پر نہیں لکھنے دئے تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ کافر صلح نامہ پر کلمہ نہیں لکھنے دیئے تو کیا، میں تم کو کلمہ کے لائق کیا ہوں۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ بعض اصحاب نے حدیبیہ سے نکلتے وقت کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کا طواف کرنے کا خواب دیکھے تھے۔اس خواب کی تعبیر اب تک نہیں معلوم ہوئی۔تب یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! میں اپنے رسول کا خواب سچا کیا ہوں اور اگر خدا چاہا تو البتہ مکہ میں آمینت سے داخل ہونگے اور حجامت کریں گے اور بال بھی کترائینگے اور کسی سے نہیں ڈریں گے اور جو چیز کہ تم نہیں جانتے ہیں سو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ایک فتح نزدیک مقرر کیا ہے یعنی خیبر کی فتح۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ اللہ تعالیٰ ایسا صاحب ہے کہ حق پر اپنے رسول کو بھیجا اور اس دین کو تمام پر غالب کیا اور اللہ تعالیٰ اس دین کا اور نبوت کا شاہد بس ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسولِ برحق ہیں وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کافروں پر سخت ہیں رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ آپس میں دوست ہیں اور مہربان ہیں تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا تم اُن کو رکوع کرتے ہوئے اور

سجدہ کرتے دیکھیں گے يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ٝ اور وہ لوگ خدا کے فضل کو
اور خدا کی خوشی کو چاہنے والے ہیں سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ اور ان
کی پیشانیوں پر سجدے کی علامت ظاہر ہے ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ښ وَمَثَلُهُمْ فِي
الْاِنْجِيْلِ ڗ اور ان کی مثال توریت اور انجیل میں اسی طرح ہے كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ
فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ جیسا کہ ایک مولکا زمین سے نکلے تو ناتواں
رہتا ہے اور جیسا کہ بڑا ہوتا ہے ویسا قوی ہوتا ہے يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ اور جو لوگ تخم بوتے ہیں
ان کو اسکا نکلنا تعجب معلوم ہوتا ہے لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ اور کافر اس دین کو دیکھ کر جلتے
ہیں وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ۧ۲۹
اور جو لوگ (یعنی مسلمان) کہ ایمان لائیے اور نیک عمل کئے اُن سے اللہ تعالیٰ نے مغفرت کا
اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔ تفسیر والے لکھتے ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاغذ پر کلمہ
لکھے تب کافر منع کئے، جب اللہ تعالیٰ کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تمہاری نبوت کی شاہدی
دیتا ہوں تم غم مت کھاؤ تب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اور مسلمانوں کی شان میں یہ آیت
نازل ہوئی۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ یہ آیت تمام اصحاب کی شان میں ہے اور بعض تفسیر
والے لکھتے ہیں کہ یہ چار فقرے چار اصحابؓ کی شان میں ہے۔ جیسا کہ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں اس واسطے کہ وہ سب وقت حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے
اس واسطے کہ یہ کافروں پر بہت سخت تھے۔ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی

شان میں ہے وہ اپنے اعزہ واقرباء پر رحم کرتے تھے۔ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یہ فقرہ حضرت علی صلوٰۃ اللہ وسلام کرم اللہ وجھہ کی شان میں اس واسطے یہ اکثر وقت رکوع وسجدے میں تھے۔

(۵۵) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ (۹۷)

اٰیاتھا ۷۸　　رکوعاتھا ۳

یا فتاح　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　وبہ نستعین

اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲ اس سورہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ کافر کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے قرآن سیکھتے ہیں اور یہ قرآن خدا کے نزدیک سے نہیں آیا ہے تب یہ سورہ نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں وہ رحمان ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قرآن سکھایا ہوں اور وہ قرآن ایسا ہے جس کا سیکھنا اور سکھانا آسان ہے۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝۳ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝۴ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے انسان کو پیدا کیا اور اُس کو بیان سکھایا ہوں۔ اور تفسیر والے کہتے ہیں کہ انسان سے مراد ہر ایک انسان ہے کہ اس کی زبان صاف ہے اور باتیں کرتا ہے یا آدم علیہ السلام ہیں کہ اُن کو اللہ تعالیٰ تمام ناموں کا علم سکھایا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ اُن کو تمام قرآن کا بیان معلوم تھا۔ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝۵ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں جیسا سورج اور چاند کو مقرر کیا ہوں ویسا وہ چلتے ہیں۔ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝۶ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چھوٹا گھانس اور بڑے جھاڑ سب (جیسے بیل بوٹے وغیرہ) میری فرمانبرداری کرتے ہیں [بعض مفسرین نے " النَّجْمُ " کا ترجمہ ستارے بھی کیا ہے] وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝۷ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝۸ اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے کہ میں وہ رحمان ہوں کہ آسمانوں کو بلند کیا اور میزان کو پیدا کیا ہوں یعنی ترازو کہ لوگ حد
سے نہ گذریں اور برابر معاملت کریں۔ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا
الْمِيْزَانَ ۹ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندو! تم عدل کے ساتھ وزن برابر تولو اور جیسا شعیب
پیغمبر کی قوم کرتی تھی ترازو کو کم مت کرو۔ تفسیر والے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ترازو کو برابر فرمانے کا
سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نزدیک ترازو رکھا ہے اگر دنیا میں کم کرینگے تو وہاں پکڑے
جائینگے اس واسطے برابر فرماتا ہے۔ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۱۰ فِيْهَا فَاكِهَةٌ
وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۱۱ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں زمین کو آدمی رہنے کے واسطے پیدا
کیا ہوں اور اس زمین سے بہتر میوے پیدا کیا ہوں اور کھجور پیدا کیا ہوں اور ایسا کھجور کہ جس
پر پوست لپیٹا ہوا ہے وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۱۲ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس
زمین سے اناج اور گھانس اور خوشبو پیدا کرتا ہوں فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۱۳
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمیو اور جنو! میں جو نعمت کہ ذکر کیا ہوں تم کس نعمت کو جھوٹ کہتے ہیں سو
کہو۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ یہ "تُكَذِّبٰنِ" کا کلمہ پھر پھر کر تیس پر ایک جگہ جو آیا ہے سو اللہ
تعالیٰ اپنی نعمتوں کا شکر کرو کہا ہے اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ سورہ پڑھتے تب جنّات آکر
سنتے اور جب یہ کلمہ آتا کہتے" یا اللہ شکر ہے ہم تیری نعمتوں کو سچا بولتے ہیں اور ایک نعمت کو بھی
جھوٹ نہیں بولتے ہیں۔ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ اس کلمہ پر جنّات شکر کرتے ہیں
لیکن آدمی نہیں کرتے ہیں۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۱۴ وَخَلَقَ الْجَآنَّ
مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۱۵ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی کو کمار کے باسن (برتن) کی طرح سوکھی مٹی

سے پیدا کیا ہوں اور جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا ہوں۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ آگ
اور ہوا ملی ہوئی کو مَارِج بولتے ہیں اور مٹی اور پانی ملی ہوئی کو طین بولتے ہیں اور آدم علیہ السلام
طین سے اور جنات مارج سے پیدا ہوئے اور آدمی کی نسل پانی سے ہے اور جن کی نسل ہوا سے
ہے اور جنات کی نسل سات ہزار برس کے اول پیدا ہوئی اور آدم علیہ السلام بعد پیدا ہوئے۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کونسی نعمت
کو جھٹلائیں گے۔ رَبُّ الۡمَشۡرِقَيۡنِ وَرَبُّ الۡمَغۡرِبَيۡنِ ﴿۱۷﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دو مشرق کا
اور دو مغرب کا ربّ ہوں۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ جاڑے کے موسم کا مشرق اور مغرب جدا
ہے اور دھوپ کے موسم کا مشرق اور مغرب جدا ہے اور اس موسم میں رات اور دن ہوتے ہیں
آدمی کو بہت فائدہ ہے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن
اور انس تم ہماری کونسی نعمت کو جھٹلائیں گے۔ مَرَجَ الۡبَحۡرَيۡنِ يَلۡتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيۡنَهُمَا بَرۡزَخٌ
لَّا يَبۡغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک دریا میٹھے پانی کی اور ایک دریا کھارے پانی کی پیدا کیا
ہے اور دونوں دریا ملے ہوئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دونوں دریا کے بیچ میں زمین کا یا
پہاڑوں کا پردہ رکھا ہے اس واسطے ایک پر ایک نہیں غالب ہو سکتے ہیں اور ان دونوں دریا میں
بہت فائدہ ہے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم
ہماری کونسی نعمت کو جھٹلائیں گے۔ يَخۡرُجُ مِنۡهُمَا اللُّؤۡلُؤُ وَالۡمَرۡجَانُ ﴿۲۲﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ان دونوں دریا میں سے موتی اور گلّی (سونے چاندی کا ڈلّا) نکالتا ہوں۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کونسی نعمت کو

کو جھٹلائیں گے۔ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
دریا میں کشتی چلانا اللہ کو سزاوار ہے اور کشتیاں دور کی راہ تھوڑے وقت میں جاتی ہیں اور ان
کشتیوں کا فائدہ سب کو معلوم ہے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ع
کہ اے جن اور انس تم ہماری کونسی نعمت کو جھٹلائیں گے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ آخر سبوں کو فنا ہے وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ پروردگار کی ذات ہمیشہ باقی اور اللہ تعالیٰ بزرگی کا اور کرم کا صاحب ہے فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کونسی نعمت
کو جھٹلائیں گے۔ يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چیز کہ زمین اور آسمان میں ہے سو سب محتاج ہیں مجھ سے مانگنے والے اور
وہ صاحب ہر روز اور ہر وقت ایک شان میں ہے یعنی دعا مانگنے والوں کی دعا قبول کرنا اور
مغفرت چاہنے والوں کو بخشنا اور جو لوگ بلا میں ہیں اُن کو نجات دینا اور بیماروں کو شفا دینا۔ اور
تفسیر والے لکھتے ہیں کہ شان کے معنی یہ ہے کہ حکم کرنا اور منع کرنا اور بخشش کرنا اور رزق دینا اور
مارنا اور عاقبت کی شان یہ ہے کہ حساب کرنا اور نیکوں کو جزا دینا اور بدوں کو سزا دینا۔ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جنّ اور اِنس تم ہماری کون سی نعمت
کو جھٹلائیں گے۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدمیو اور
جنوں! تم خبردار رہو آخر تمہارا حساب کرنے والا میں ہوں۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کونسی نعمت کو جھٹلاتے ہو۔ يٰمَعْشَرَ

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدمیو اور جنو! اگر
آسمان اور زمین چھوڑ کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگو اور تحقیق تم نہیں بھاگ سکتے ہو اور تم جس جگہ
جاؤ گے وہاں موت حاضر ہے اور اگر تم چھوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے چھوٹیں گے۔
تفسیر والے لکھتے ہیں کہ جب حشر کا روز ہوگا تب تمام جن اور انسان کو گھیر کر کھڑے کریں گے
اور کہیں گے کہ اگر تم سب یہاں سے بھاگ سکتے ہو تو بھاگو، تب جواب دے نہیں سکیں گے
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کونسی نعمت کو
جھٹلاؤ گے یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اے گروہ گنہگاروں کے! جب تم پر آگ کے شعلے بھیجے جائیں گے اور شیش گرم
کر کر تم پر ڈالیں گے تب تم کو کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے فَاِذَا انْشَقَّتِ
السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ جب آسمان چیرے جائیں گے اور ملائک نازل
ہوں گے تب تمہارا منہ (اِس) حال سے زیتون کے تیل کے سریکا زرد ہوگا۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کونسی نعمت کو جھٹلاؤ
گے۔ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس روز
جن اور انسان کو گناہ سے پوچھنے کی حاجت نہیں ہوگی۔ یعنی سب گناہ کا احوال آپسی معلوم ہوگا۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کونسی نعمت کو

جھٹلاؤ گے يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن کی پیشانی سے کافر پہچانے جائیں گے اور کافر قیامت کے روز سر سے اور
پاؤں سے پکڑے جائیں گے یعنی کبھی پاؤں سے پکڑ کر کھینچیں گے اور کبھی سر کے بال پکڑ کر
کھینچیں گے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم
ہماری کونسی نعمت کو جھٹلائیں گے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ تب فرشتے کہیں گے اے کافرو! تم جس جہنم کو جھٹلاتے تھے سو یہ وہی جہنم ہے
يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافر ہمیشہ جہنم کے اور دوزخ
کے پیچھے پھرتے رہینگے اور حمیم نام کا گرم پانی ہے کہ اُس سے گوشت اور ہڈیاں گل جائیں گی۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کونسی نعمت
کو جھوٹ کہیں گے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی مجھ
سے ڈرے گا اُس کو دو جنت ملین۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ نعیم کہلانے والی ایک جنت
ہے اور عدن کہلانے والی ایک جنّت اللہ تعالیٰ انسان کو دے گا اور ایک جنت جنوں کو دے گا اور
اس میں باغات اور محلات بہتر بہتر ہونگے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کونسی نعمت کو جھٹلائیں گے۔ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ اور بہت میں
دو باغات میووں سے بھرے ہوئے ہیں۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کونسی نعمت کو جھٹلائیں گے۔ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دونوں باغ میں دو چشموں میں ایک کا نام تسنیم اور دوسرے کا نام سلسبیل

وقف لازم　ع ۲

ہے۔اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ اُن میں ایک بہتر پانی کا چشمہ ہے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دونوں باغ میں دو طرح کے میوے ہیں۔اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ جو کوئی دنیا میں میوے دیکھے سو وہ بھی ہیں اور جو میوے دنیا میں نہیں دیکھے سو بھی ہیں۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ کہ خدا سے ڈرے ہیں وہ لوگ بہشت میں فرش پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے اور فرش کا استر استبرق کا ہوگا اور استبرق کرکے بڑی مول کا کپڑا ہے اور بہشت کا میوہ سب کے نزدیک ہوگا۔تفسیر والے لکھتے ہیں کہ اس میوے کو سب وقت آدمی کا ہاتھ پہنچے گا۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کونسی نعمت کو جھٹلائیں گے۔ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بہشت میں ایسی حوریں جن کو کوئی ہاتھ بھی نہیں لگایا ہوگا۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حوریں یاقوت اور گلی سریکا ہونگی۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کون سی نعمت کو جھٹلاؤ کہیں گے۔ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کی جزا احسان ہے اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ

طاعت کی جزا بہشت اور توبہ کی جزا مغفرت ہے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ وَمِنْ دُوْنِهِمَا
جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس میں ایک سونے کی اور ایک روپی (چاندی) کی جنّت
ہے۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں سونے کی جنّت پیغمبروں کیلئے اور روپے کی جنّت مسلمانوں کے
واسطے ہے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم
ہماری کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ نہایت سبز ہیں۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سبز جنتوں میں دو چشمے پانی کے ہیں
کہ وہ ہمیشہ جوش میں رہتے ہیں اور اُن کا پانی کم نہیں ہوتا ہے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ فِيْهِمَا
فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دونوں بہشتوں میں خرمہ ہے اور انار ہے۔
اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور میوؤں کا نام چھوڑ کر ان دونوں میوؤں کا نام لینے کا
سبب یہ ہے کہ سب میوؤں سے بہتر میوے ہیں اور اس میں فائدہ بھی ہے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کون سی نعمت کو جھٹلاؤ
گے۔ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان بہشتوں میں نیک لوگ رہینگے
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کون سی
نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان بہشتوں میں

رہنے والے ڈیروں میں ہوں گے اور ڈیرے ایسے ہوں گے کہ جیسا پانچہ خانہ ہوتا ہے۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کون سی
نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حور
ایسے ہوں گے کہ ان کو کوئی مرد ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔ یعنی پاکیزہ ہونگی۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انس تم ہماری کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ بہشتی بہتر
فرش پر سبز تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
اے جن اور انس تم ہماری کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ
وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا نام بزرگ ہے کہ میں بزرگی کا صاحب ہوں۔

اٰیاتہا ٩٦ (٥٦) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ (٤٦) رکوعاتہا ٣

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاد کروائے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم جب قیامت کے حادثے ظاہر ہونگے تب حادثوں کو جھٹلانے والا کوئی نہیں
ہوگا۔ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾
فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: حشر
کا روز ایسا ہوگا کہ کافروں کو نیچے یعنی دوزخ میں ڈالے گا۔ اور یاد کروائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

اس روز کے لرزے سے جس روز زمین قوت سے بہت ملے گی اور پہاڑ ٹکڑے ہو کر اڑ جائینگے اس وقت ایسا غبار ہوگا یا سورج کا ایسا نور ہوگا کہ پھیل کر گرے گا وہ لوگوں کی آنکھ بند ہوینگے اور اس وقت لوگ تین گروہ یعنی تین درجہ کے ہوں گے۔

فَاَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ان تین گروہ میں: سیدھے ہاتھ کی طرف کے گروہ بڑے ہونگے۔

اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ: بہشتیوں کے روحاں آدم علیہ السلام کی سیدھے ہاتھ کی طرف ہے انکے اعمال نامے سیدھے ہاتھ میں رہینگے اور بہشت بھی عرش کی سیدھے طرف ہے' اور بعض تفسیر والے لکھتے ہیں کہ: یہ بہشتں برکت کی ہیں اس واسطے اللہ تعالی میمنت کا لفظ فرمایا ہے۔

وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾

اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ڈاویں (یعنی بائیں) ہاتھ کے طرف کے لوگ بہت خراب ہونگے۔

اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ ان لوگوں کی روحیں آدم علیہ السلام کے ڈاویں (بائیں) طرف رہینگے اور ان کے اعمال نامے ڈاویں (بائیں) ہاتھ میں آئینگے اور یہ لوگ دوزخی ہیں او ر دوزخ بھی عرش کی ڈاویں (بائیں) طرف ہوگے' اور بعض تفسیر والے لکھتے ہیں کہ: یہ لوگ بڑے شامت کے ہونگے۔

وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ۚ﴿۱۰﴾ اُولٰٓـئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ۚ﴿۱۱﴾

اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ: وہ نیک لوگ سب کے اوّل (یعنی پہلے) ایمان لائے اور سب

کے اوّل بہشت میں جائینگے اور وہ لوگ خدا کی رحمت کے نزدیک رہینگے۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ فرعون کے اوّل کے لوگ جو مسلمان ہوئے ہیں وہ یا جیسا کہ اُبوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور مرتضی علی کرم اللہ وجہہ یہ بات ہے کہ جہاد میں سب سے اوّل (یعنی آگے) ہوکر لڑے ہیں۔

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ: وہ لوگ جناتِ نعیم میں رہینگے یعنی اس میں نعمتیں ہیں۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾

اللہ تعالی فرماتا ہے: جو گروہ اول کے پیغمبروں پر ایمان لائے اور بہت بہشت میں جائینگے اور جو گروہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور تھوڑے ہیں۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امت کے تھوڑے ہیں' اور تفسیر لکھتے ہیں کہ: اوّل کے پیغمبروں کی اُمّت کو جمع کئے تو وہ بہت ہوئے اور حساب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑے ہیں لیکن سب بہشت میں جائینگے۔

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾

اللہ تعالی فرماتا ہے کہ: بہشت کے لوگ زمرد کے اور یاقوت کے تخت پر رہینگے اور تکیہ لگا کر ایک کے مقابل کے ایک مقابل رہینگے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾ : اُن بہشتیوں کے آس پاس خدمت کے واسطے بچے رہینگے اور یہ ہمیشہ بچے رہینگے بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٨﴾ اوران بہشتیوں کے نزدیک پانی کے کوزے بہتر کوزے اور بہتر چھاگلاں رہینگے لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ اور وہ لوگ جو میوہ پسند کرینگے اور میوہ حاضر ہونگے
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾ اور وہ لوگ اُڑتے جانوروں کا گوشت (یعنی پرندوں کا
گوشت) جس قسم کا جی چاہے جانوروں کا جس قسم کا جی چاہے ویسا حاضر ہوگا۔ وَحُورٌ
عِينٌ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ اور انکے واسطے بہشت میں بڑے آنکھوں کے
حوراں ہونگے اور وہ حوراں موتیاں کے سریکا (جیسا) صاف ہونگے۔ جَزَاءً بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ جو لوگ کہ نیک عمل کئے ان کی یہ جزا ہے۔ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا
تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ وہ بہشتیاں خراب بات اور گالی نہیں سنیں گے إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ سوائے
سلام، سلام کے۔ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ
کہ سیدھے طرف کے ہیں وہ سیدھے طرف کے ہیں (سو کیا ہی بڑے لوگ ہونگے یعنی بہت
بہتر ہونگے۔) فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ بہشتاں بیر کے جھاڑ کے نیچے بیٹھیں گے وَطَلْحٍ
مَّنضُودٍ ﴿٢٩﴾ بہشت میں بہت صاف پانی جاری ہوگا وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ سایہ رہیگا اور ہری
چھاؤں ہونگی وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ بہشت میں بہت صاف پانی جاری ہوگا وَفَاكِهَةٍ
كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ کھانے والے کو کوئی روکنے والا ہوگا نہ منع
کرنے والا وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ اور فرش بہت بڑے قیمت کا ہوگا۔

إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ع
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: جو عورت آکر مسلمان بوڑھی ہو کر مرے گی ان عورتاں کو تیس برس
کی عمر میں ان کو اٹھائینگے اور باکرہ کر کے اٹھائینگے اور ہم ان عورتاں کو مردوں کے دوست کر

کے اٹھائینگے اور عورت اور مرد کو ایک عمر کر کے اٹھائینگے یہ سب بہشتی لوگوں کے واسطے ہے۔

اور تفسیر والے لکھتے ہیں اگر مرد عورت دونوں بہشتی ہیں تو وہی عورت سے مرد کو دینگے‘ اور اگر وہ عورت چار مرداں کرے تو جس مرد کے ساتھ مری ہے اسے دینگے‘ اور اگر کسی عورت کو مرد نہیں ہے تو بہشت کے مردوں میں سے جسے وہ عورت پسند کرے اسے دینگے۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿۴۰﴾

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ: عمر رضی اللہ عنہ پوچھے کہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تم پر ایمان لائے کیا ہمارے میں سے بہشت میں تھوڑ یجائنگی تب یہ آیت نازل ہوئی‘ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: بہشت کے اول کے گروہ اور آخر کے گروہ دونوں بہشت میں رہینگے، اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ بہشت میں جائینگے‘ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ (نے) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنکر بہت خوش ہوئے۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں: دونوں گروہ مل کر ایکسو بیس (۱۲۰) صف ہونگے اس میں اَسی (۸۰) صف پیغمبروں کی امت ہونگی اور چالیس صف پیغمبروں کی امت ہوں گے لیکن وہ پیغمبروں کے امت کی چنے ہوئے بہشت میں جائینگے۔ اور حضرت کی امت سب بہشت میں جائے گا اور اس آیت سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی امت کا ایک آدمی بھی دوزخ میں نہیں جائینگا اور سیدھے ہاتھ کی طرف بھی لوگ ہیں۔

وَأَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ أَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہے کہ ڈاویں (بائیں) ہاتھ کی طرف لوگ بہت خراب ہونگے۔

فِیْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِیْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِیْمٍ ﴿٤٤﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: وہ لوگ گرم پانی میں رہینگے وہ لوگ گرم چھاوں میں رہینگے اور ان کو کوئی تھبنڈا کرنہارے والا بھی نہیں ملیگا۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِیْنَ ﴿٤٥﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: وہ لوگ دنیا میں شکر نہیں کئے اور کافر ہوئے۔

وَ كَانُوْا یُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ﴿٤٦﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: وہ لوگ اپنے گناہ پر اور کفر پر مضبوط تھے۔

وَ كَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَىِٕذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾

اور یہ لوگ یہ بات کہتے تھے کہ ہم مر کر مٹی ہو کر کیا پھر اٹھینگے اور ہمارے اول کے باپاں: باپ دادا اٹھینگے، نہیں اٹھینگے۔

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: تم ان کافروں سے کہو کہ: تم اول کے اور آخر کے لوگ حشر کی جگہ پر سب جمع ہونگے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾

فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے کافراں تم پیغمبر کو جھٹلاتے تھے اب تم دوزخ میں سنڈ اس کھائینگے اور اس سے تم اپنا پیٹ بھرینگے۔

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾

پھر اس پر تم گرم پانی پیئیں گے۔

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾

اور گرم پانی کافراں ایسا پیئیں گے جیسا پیاسا اونٹ پیتا ہے۔

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾

اللہ تعالی فرماتا ہے: ان کافروں کو یہ کھانا اور پینا قیامت کے روز ملیگا۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾

اللہ تعالی فرماتا ہیکہ: ہم ان کافروں کو اول پیدا کر کے شرط کئے تھے (یعنی عہد لئے تھے) پھر تم ان شرط کو سچ کیوں نہیں کئے اور یہ کافراں کیا نہیں سمجھے تھے کہ اللہ تعالی اول ہم کو پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور عذاب دینے کی قدرت نہیں رکھتا ہے؟

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾

اللہ تعالی فرماتا ہے کہ: ائے کافراں کیا تم نہیں جانتے کہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھے سو۔

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾

اللہ تعالی فرماتا ہے کہ: ائے کافروں: کیا تم ماں کے پیٹ میں بچوں کو پیدا کئے یا ہم پیدا کئے۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾

عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندگان: ہم تمہارے میں موت پیدا کئے لیکن ایسا کوئی نہیں ہے کہ ہمارے موت سے کوئی بچائے گا اور پھر ہم کو قدرت ہے کہ تم کو مار کر تمہارے سریکے (جیسا) پیدا کر سکتے ہیں۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے کافراں ہم تم کو پیدا کئے تحقیق تم جانتے ہیں پھر تم حشر کی روز اٹھینگا کیوں انکار کرتے ہو۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے کافراں تم زمین بوتے ہیں سو ہم کو اس کی خبر دو۔

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے کافراں اس تخم سے تم جھاڑ نکالتے ہو یا ہم نکالتے ہیں۔

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے کافراں! اگر ہم چاہیں تو پھر اس جھاڑ کو سکھا کر لکڑی کرتے ہیں یا گھانس کرتے ہیں (اس کے) بعد تم کو اس سے فائدہ نہ مل کر اپنی محنت (بے کار) ہوئی کر کے پشتاتے ہیں۔

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: وہ زراعت ضائع کئے کر کے کیا ہم پشتائے ہیں بلکہ ہم کو روزی درکار نہیں ہے۔

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ [٥٦:٦٨]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے کافروں تم پانی کو پیتے ہو ہم کو اس کی خبر دو۔

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اس پانی کو کیا تم اَبر سے برساتے ہیں۔ (یا ہم نازل کرتے ہیں)

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ [٥٦:٧٠]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اگر ہم چاہیں تو اس پانی کو کھارا اور کڑوا کردیں پھر تم ہماری نعمت کا کیوں شکر نہیں کرتے ہیں۔

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے کافروں تم آگ سلگاتے ہو سو ہم کو اس کی خبر دیو۔

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾ [٥٦:٧٢]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: جس جھاڑ سے آگ نکلتی ہے اس جھاڑ کو اے اے کافراں کیا تم پیدا کئے؟ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ: اس جنگل میں ایک جھاڑ ہوتا ہے اسے دو ڈالیاں ہوتی ہے وہ جنگل کے لوگ ایک ڈالی کو نر بولتے ہیں اور دوسری ڈالی کو مادی بولتے ہیں اور وہ ڈالیاں ایسی ڈالی پر رگڑنے سے آگ نکلتی ہے۔

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس آگ کو کس واسطے پیدا کئے اور مسافروں کو کتاب فائدہ دیتی ہے۔ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اپنے رب کی تسبیح کرو وہ بڑا ربّ

ع ٢ ٣٦ ١٥

ہے۔ فَلَآ اُقۡسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ ﴿۷۵﴾ میں ستاروں کی جگہ کی قسم کھاتا ہوں یعنی مغرب کی
اور مشرق کی قسم کھاتا ہوں وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِيۡمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ كَرِيۡمٌ ﴿۷۷﴾
فِىۡ كِتٰبٍ مَّكۡنُوۡنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ ﴿۷۹﴾
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: یعنی ستاروں کی جگہ قرآن ہے اور میں اس واسطے قرآن کی قسم کھایا کہ تم
قرآن کو بڑا جانتے ہیں اور میں اس بات کی قسم کھایا ہوں یہ قرآن بہت بزرگ ہے اور تم کو اس
قرآن سے نفع ہے اور یہ قرآن کو تم بے وضو ہاتھ مت لگاؤ۔ تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۰﴾
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: یہ قرآن ربّ العالمین کا بھیجا ہوا ہے۔ اَفَبِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَنۡتُمۡ
مُّدۡهِنُوۡنَ ﴿۸۱﴾ ائے کافروں تم ایسی قرآن سے انکار کرتے ہو وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَكُمۡ اَنَّكُمۡ
تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۸۲﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اور تم اس قرآن کو جھوٹ بولنا اپنی روزی مقرر کئے ہو
اور قرآن کو جھوٹ بولنا خدا کے کلام کو جھٹلانا ہے۔ فَلَوۡلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الۡحُلۡقُوۡمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنۡتُمۡ
حِيۡنَئِذٍ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۸۴﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ائے کافروں جب تمہاری جان حلق میں آئے گی
وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡكُمۡ وَلٰـكِنۡ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ تب دیکھیں گے کہ ہم اس
مرنے والے کی شہ رگ کے نزدیک ہیں تمہیں بھی (تم سے بھی) زیادہ نزدیک ہیں لیکن تم
نہیں دیکھتے ہو۔ فَلَوۡلَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ غَيۡرَ مَدِيۡنِيۡنَ ﴿۸۶﴾ تَرۡجِعُوۡنَهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ
صٰدِقِيۡنَ ﴿۸۷﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ائے کافرو! تم قرآن کو جھٹلاتے ہو اس واسطے تم کو نیک
جزا نہیں ہے اور جو جان کہ تمہارے حلق میں آتا ہے اگر تم سچ ہیں تو اس جان کو اپنی بدن میں
پھراؤ۔ فَاَمَّاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿۸۸﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ' ائے مسلمانو! اگر تم مرتے

وقت نیک طرح سے مریں تو ہمارے مقرب ہیں، فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾
تب تم کو راحت ہے، اور نیک روزی ہے، خوشبو ہے اور جنت نعیم ہے۔ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ
اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ! اے مسلمانوں! اگر تم سیدھے ہاتھ کی طرف
ہیں فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ تو تم پر سلام ہے اے سیدھے طرف کے لوگو۔
وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے کافرو! اگر تم
ڈاویں (بائیں) ہاتھ کی طرف کے (ہیں اور) قرآن کو جھٹلاتے آرہے ہیں تو فَنُزُلٌ مِّنْ
حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ تب تمہاری ضیافت گرم پانی ہے اور دوزخ کی آگ ہے۔
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: جو ذکر ہم کئے وہ سب سچ ہے اور یقین
ہے۔ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم
میرے نام کی تسبیح کرو کہ میں تمہارا بزرگ ہوں، اور حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل
ہوئی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: یہ آیتِ تسبیح ہر نماز کے رکوع میں پڑھو۔ یعنی
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھو۔

آیاتہا ١١ — سُورَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ (٦٢) (١١٠) — رکوعاتہا ٢

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو چیز کہ زمین اور آسمان میں ہے سو میری تسبیح کرتی ہے اور میں تمام

عیب سے پاک ہوں اور میں غالب ہوں اور حکم کرنے والا ہوں۔ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي
الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ
وَالۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝٢ وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا
يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝٣ اللہ تعالیٰ ایسا صاحب ہے کہ ایسی اُمیوں میں
ایسا رسول پیدا کیا (جو) اُن (میں) سے (ہے) اور وہ رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں کہ ان
پر کتاب نازل ہوئی اور اس کتاب سے لوگوں کو کفر سے پاک کی اور اوّل جب لوگ کچھ نہیں
جانتے تھے تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرع کی احکام سکھائے اور ان کے بعد ہم ایسے لوگ
پیدا کئے کہ وہ لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھے تھے لیکن وہ لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ
دیکھ کر اور آپ پر ایمان لائے دوسری لوگوں کو ہدایت کئے یہ لوگ ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
صفت میں داخل ہیں اور اللہ تعالی غالب ہے اور حکم کرنے والا ہے۔ ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ
يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ۝٤

اللہ تعالی فرماتا ہے: لوگوں کی ہدایت کے واسطے بزرگ کو پیدا کرنا یہ میرا فضل ہے اور
میں جسے چاہتا ہوں بزرگی دیتا ہوں لیکن اللہ تعالی کی بزرگی بہت ہے۔ مَثَلُ الَّذِيۡنَ حُمِّلُوا
التَّوۡرٰىةَ ثُمَّ لَمۡ يَحۡمِلُوۡهَا كَمَثَلِ الۡحِمَارِ يَحۡمِلُ اَسۡفَارًا ؕ بِئۡسَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ
الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝٥ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ: توارات والے یہودیوں کی مثال یوں دیتا ہے کہ مانند گدھے کی ہے کہ (وہ گدھے)
کتابوں کا بوجھ اٹھائیں ہیں اور خدا کے حکم کا یوں بوجانہیں اٹھائے یعنی عمل نہیں کئے ان کی

مثال گدھے کی ہے اور جو لوگ خدا کی آیتوں کو جھٹلائے انکی مثال بہت بُری اور اللہ تعالی ظالم
قوم کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔ قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ هَادُوۡۤا اِنۡ زَعَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ اَوۡلِيَآءُ لِلّٰهِ
مِنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۞٦ اس آیت کا شان نزول یہ
ہے کہ: جب یہودیوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اور ہم بہشت میں اوّل (پہلے)
جائیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان یہودیوں
سے کہو کہ: اگر تم گمان کرتے ہو کہ تم خدا کے دوستاں ہیں اور مسلمانان دوستاں نہیں ہیں
اور اگر تم سچّے ہیں تو موت کی آرزو کرو اور تم مرجاؤ اور خدا کی بخشش میں داخل ہو جاؤ۔
وَلَا يَتَمَنَّوۡنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ۞٧ اور اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ: وہ یہودی ہرگز موت نہیں چاہینگے اس واسطے کہ وہ توارت کے حکم کو بدل دیئے ہیں پس
اُن کو معلوم ہے یعنی ان کے روبرو ہے اس واسطے ان کے ہاتھوں سے آگے بھیجے ہوئے عذاب
کے خوف سے موت نہیں چاہینگے اور اللہ تعالی ظالموں کے احوال سے واقف ہے۔ قُلۡ اِنَّ
الۡمَوۡتَ الَّذِىۡ تَفِرُّوۡنَ مِنۡهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيۡكُمۡ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ
وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۞٨ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ ع
علیہ وسلم ان یہودیوں سے کہو کہ تم موت سے بھاگتے ہو لیکن موت تم کو نہیں چھوڑے گی تم کو ملنے
والی ہے اور اوّل، آخر اور ظاہر اور باطن کا جانتا ہے اور جو عمل کہ تم کرتے ہو اللہ تعالی اس کی خبر
دیتا ہے کہ تم اس کے جزا پائینگے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ يَّوۡمِ
الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الۡبَيۡعَ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ

تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے مسلمانو! جب تم کو جمعہ کی نماز کے واسطے پکارینگے تب اللہ کی ذکر کے طرف دوڑ و اور تم سوداگری چھوڑ دو سوداگری (نماز سے) بڑی نہیں ہے اور اگر تم جانتے ہو تو اس میں بہت نفع ہے۔ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے مسلمانو! جب تم جمعہ کی نماز سے فراغت حاصل کرلو (یعنی جب تم جمعہ کی نماز پڑھ لو) تو زمین کے بیچ میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرو شاید کے تم بہت خوش ہوں عذاب سے سے چھوٹینگے۔ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ ع ۲ ۳ ۱۲

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنا شروع کئے تھے ایسی میں دحیہ کلبیؓ نامی ایک صحابی تھے کہ وہ شام کے ملک سے کچھ اناج لیکر آئے تب مدینہ میں قحط تھا جب صحابی مدینہ میں داخل ہوکر طبل بجاۓ تب اصحاب نماز چھوڑ کر ایسا دوڑ کر گئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بارہ اصحاب کے سواۓ کوئی نہ تھا (اس کے) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ اگر مسجد کو خالی چھوڑ کر سب جاتے تو ایک آگ تمہارے پیچھے ایسی آتی کہ سب کو جلا دیتی تب اس وقت یہ آیت نازل ہوئی' اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب دنیا کے فائدہ کا سوداگری دیکھنے اور طبل کی آواز سن کر ایسا دوڑ کر گئے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ممبر پر کھڑے تھے کہ سب لوگ نکل گئے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اُن سے

کہو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور خطبہ کا سننا اس کھیل سے سوداگری سے بھی بہتر تھا اور اللہ تعالی رزق دینے والا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ (٦٧) (٧٧)

اٰيَاتُهَا ٣٠　رُكُوْعَاتُهَا ٢

يا فتاح　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وبه نستعين

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ
الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝٢ الَّذِيْ
خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ
الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝٣ اللہ تعالی بزرگ و برتر ہے کہ اس کے ہاتھ میں تمام ملک

اور تمام چیزیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور وہ صاحب ہے کہ تمہارے نیک عمل کو آزمانے کے واسطے حیات اور موت کو پیدا کیا کہ تم کیا نیک عمل کرتے ہو اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے۔ اور وہ ایسا صاحب ہے کہ آسمان سات طبق پر طبق اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم آسمان پر اُس کی صفات دیکھیں گے تو کچھ بھی تفاوت اور خلل نہیں دیکھیں گے۔ پھر ایک بار دیکھو۔ کیا دیکھتے ہو اس میں کچھ چھید ہے (کیا اس میں کوئی عیب ہے یا کوئی سوراخ ہے)۔

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝٤

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ایک بار میں اس کی صنعتیں (خوبیاں) معلوم ہوں تو پھر دوبارہ دیکھیں گے تو بھی کوئی عیب تم کو نظر نہیں آئیگا بلکہ دیکھو تمہاری نظر تمہاری طرف پھرے حیران

ہو کر۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں: اللہ موت کو بکری کی صورت میں سے اور حیات کو ابلق مادیاں کی صورت سے پیدا کیا، اور بعض تفسیر والے لکھتے ہیں کہ: موت سے مراد دنیا ہے، اور حیات سے مراد آخرت ہے پھر ایک تفسیر والے لکھتے ہیں کہ: اوّل کہ اوّل آسمان محکم موج کا ہے اور دوسرا آسمان وہ سفید ربہر نر کا ہے اور تیسرا آسمان لوہے کا ہے اور چوتھا آسمان پچر سکا ہے اور پانچواں آسمان روپے کا ہے اور چھٹا آسمان سونے کا ہے اور ساتواں آسمان یاقوت کا ہے۔

وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ۝۵ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: تحقیق میں اوّل آسمان کو چراغوں سے روشن کیا ہوں یعنی سات ویسے روشن کیا ہوں اور اس ستاروں کے شیطانوں کے واسطے دوزخ کا عذاب تیار کیا ہوں اور اس ستاروں سے شیطانوں کو مار نکالنے کے واسطے رُجوم مقرر کیا ہوں۔ اور شیطانوں کے واسطے دوزخ کا عذاب تیار کیا ہوں۔

وَلِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝۶ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: جو لوگ کہ ایمان نہ لا کر کافر ہوئے ان کو جہنم کا سخت عذاب ہے اور جہنم بہت بُری جگہ ہے۔ اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّهِیَ تَفُوْرُ ۝۷ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: جب کافروں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تب دوزخ گدھے پُکارے سر یکا پُکارے گی (گدھے پُکارے جیسا پُکارے گی) اور جیسا دیگ (دیغ) جوش کرتی ہے ویسا دوزخ جوش کرے گی او ر دوزخ ایسا جوش کرے گی کہ تمام دوزخی نیچے اوپر ہونگے۔ تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ ۝۸ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: وہ

دوزخ غصے سے پھٹنے کے نزدیک ہوگی جب کافروں کو دوزخ میں ڈالیں گے تب دوزخ کے فرشتے دوزخیوں سے پوچھیں گے کہ تم پر ڈرانے والے پیغمبر کیا نہیں آئے تھے۔؟ قَالُوۡا بَلٰی قَدۡ جَآءَنَا نَذِیۡرٌ ۬ۙ فَکَذَّبۡنَا وَ قُلۡنَا مَا نَزَّلَ اللّٰہُ مِنۡ شَیۡءٍ ۚۖ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ کَبِیۡرٍ ﴿۹﴾ تب وہ کافر کہیں گے کہ تحقیق ہمارے (پاس) پیغمبر آئے تھے پھر وہ کافر فرشتوں سے کہیں گے کہ ہم ان پیغمبروں کو جھٹلائے تھے اور کہے تھے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے نہیں بھیجا ہے اور تم گمراہ ہیں۔ وَ قَالُوۡا لَوۡ کُنَّا نَسۡمَعُ اَوۡ نَعۡقِلُ مَا کُنَّا فِیۡۤ اَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ﴿۱۰﴾ اور پھر وہ کافر فرشتوں سے کہیں کہ اگر ہم پیغمبروں کی بات سچ سمجھ کر سنتے تو ہم دوزخ میں کیوں پڑتے۔ فَاعۡتَرَفُوۡا بِذَنۡۢبِہِمۡ ۚ فَسُحۡقًا لِّاَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ﴿۱۱﴾ جب کافر اپنے گناہ کا اقرار کرینگے تب ان کا عذر قبول نہیں ہوگا اور خدا کی رحمت سے دور ہوکر دوزخ میں جائینگے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَیۡبِ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ﴿۱۲﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: جو کوئی کہ غیب پر ایمان لاکر اللہ تعالیٰ سے ڈریگا اُسے مغفرت ہے اور بہشت ہے اور بڑا اجر ہے۔ وَ اَسِرُّوۡا قَوۡلَکُمۡ اَوِ اجۡہَرُوۡا بِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۳﴾

اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ: قریش کے کافر مغرور ہوکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں بے ادبیاں کرتے تھے اور انکے بے ادبی اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے معلوم ہوئی، بہت سے کافر کہے کہ ہم جو بات کرتے ہیں سو اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر کرتا ہے اور ہم ایسا آہستہ بات کریں تو اللہ تعالیٰ سنکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم (پر) ظاہر کرتا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے کافر تم آہستہ بات کریں لیکن اللہ تعالیٰ تمہاری دلوں کی

بات جاننے والا ہے۔ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝۱۴ اللہ تعالیٰ فرماتا ع ۱/۱۴
ہے کہ: جوتم کو پیدا کیا ہے وہ پاک خبردار ہے اور تمہارے دل کی بات جانتا ہے۔ هُوَ الَّذِيْ
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ
النُّشُوْرُ ۝۱۵ اللہ تعالیٰ ایسا صاحب ہے کہ تمہارے سیر (یعنی سفر) آسان ہونے کیلئے
تمہارے واسطے زمین کو نرم کیا ہے سوتم اس کے راستوں پر چلو اور اُس کا رزق کھاؤ اور آخرت
میں اس کے طرف جانا ہے۔ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ
فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝۱۶ ائے کافرو! تم کیا آسمان کے خاوند سے (مالک سے) بے فکر ہو گئے ہو اور
اگر وہ خاوند (مالک) حکم کیا تو تم کو زمین نگل جائینگی اور تم زمین کے نیچے جا کر پڑینگے
اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝۱۷
پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ائے کافرو! کیا تم آسمان کے خاوند (مالک) سے بے فکر
ہو گئے ہو جیسا کہ لوطؑ کی قوم پر پتھر برسایا تم پر بھی پتھر برسائیگا تم میرا اَنا (بڑھائی) سمجھیں
گے لیکن جب تم کو فائدہ نہیں کریگا۔ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ
نَكِيْرِ ۝۱۸ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ائے کافرو! تمہارے اوّل کافروں کی عاقبت کیوں ہوئی
کیا تم نہیں دیکھے اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰۗفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۛ مَا يُمْسِكُهُنَّ وقف منزل وقف غفران وقف لازم
اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝۱۹ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: کافرو پرندے
جانور صف باندھ کر آسمان پر کیوں اڑتے ہیں اور اپنے پر کیوں بند کرتے ہیں اور کیوں کھولتے
ہیں کیا تم نہیں دیکھے اور اُن کو اللہ تعالیٰ (خدائے رحمن) کے سوائے کوئی بچاتا نہیں ہے اور تحقیق

کہ اللہ تعالی تمام چیز کو جاننے والا ہے۔ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۚ﴿۲۰﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے کافرو! جب تم کو میں پکڑونگا تب تم کو سوائے رحمن کے کونسا لشکر ایسا ہے کہ بچائیگا لیکن وہ کافر اپنے غرور سے شیطان کے مکر میں آئے ہیں۔ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے کافرو اگر میں تمہارا رزق بند کرونگا تو تم کو کون رزق دیگا لیکن کافر جان بوجھ کر حق سے بیزار ہوکر گمراہی میں پڑے ہیں۔

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: کافروں اور مسلمانوں کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص اوندھا منہ ڈالے آگے اور پیچھے دیکھے بغیر چلتا ہے اور ایک شخص ایسا سیدھا منہ رکھ کر چوطرف دیکھ کر چلتا ہے تو یہ شخص اور وہ شخص کیونکر برابر ہونگے۔ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم بندوں سے کہو کہ اللہ تعالیٰ ایسا صاحب ہے تم کو پیدا کر کے کان دیا اور آنکھ دیا اور دل دیا لیکن ان چیزوں کا شکر کرنے والے تھوڑے ہیں۔ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندوں سے کہو کہ اللہ تعالی ایسا صاحب ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرنا کیلئے تم کو پیدا کر کے زمین پر چلاتا ہے اور تم کو جگہ دیا اور کام دیا اور تم حشر کی روز اس کے نزدیک جمع ہوکر اپنے عمل کی جزا پانا ہے۔

وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

: جب وہ کافر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے یا مسلمانوں سے کہیں گے کہ اگر تم سچے ہیں تو حشر کے
روز کا وعدہ کیا ہے، ہم سے کہو۔ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کافروں سے کہو کہ حشر کے روز کا علم
اللہ تعالیٰ کے سوا پھر کسی کو نہیں ہے اور میں قیامت کے روز سے ڈرانے والا ہوں۔
فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓــٴَـتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ
تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کافر اُس روز کو دیکھیں گے
تب اُن کا منہ خراب ہوگا اور اُن کو فرشتے کہیں گے کہ اے کافرو! تم جس روز کو پوچھتے تھے وہ
یہی روز ہے۔ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ
الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ: کافر پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم اور اُن کے اصحابؓ مر جانا اور ہلاک ہو جانا چاہتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی، اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کافروں سے کہو کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور میرے اصحابؓ کو
ہلاک کریگا یا ہم پر رحم کرے گا تم کو کیا خبر ہے اور جب تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئیگا میں بھی تم کو
نہیں چھوڑونگا اور میرے مرنے سے تم کو کچھ فائدہ بھی نہیں ہے اور میرے جینے سے تم کو کچھ
نقصان بھی نہیں ہے پھر تم میرے مرنے کی خوشی کیونکر کرتے ہو۔ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ
وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کافروں سے کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر توکل کئے اور تم
جلد معلوم کرینگے کہ ہم گمراہ ہیں یا تم گمراہ ہیں۔ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا

فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝۳۰ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کافروں
سے کہو کہ اگر تمہارا ہاتھ زمزم کے پانی کو نہ پہنچے تو تم کو پانی کون دینے والا ہے اور تفسیر والے
لکھتے ہیں کہ: جب یہ آیت تمام ہوئی تب پڑھنے والا ''اللہ ربنا و رب العالمین'' پڑھے
(اس کے) بعد ایک بزرگ شخص یہ آیت پڑھکر ''اللہ ربنا و رب العالمین'' پڑھنے سے ایک
کافر نے کہا کہ ابر پانی دیگا بلکہ ہم کو پانی دکھائی دیتا ہے ہم زمین کھود کر پانی لینگے تب وہ کافر اس
وقت اندھا ہوا۔

(۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (۳)

اٰیاتھا ۲۰ رکوعاتھا ۲

یا فتاح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ و بہ نستعین

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝۱ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝۳
اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝۴ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ: پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ہونے کے بعد اوّل نماز کے وقت کمبل اوڑھتے تھے اور بی بی خدیجہ
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ کمبل چودھا (۱۴) گز کی تھی۔ اس میں آدھا آپ اوڑھتے تھے اور
آدھی کمبل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوڑھ کر نماز پڑتے تھے تب اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل کیا، کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کمبل اوڑھنے والے یا اے
نبوت کا بوجھ اٹھانے والے جب تھوڑی رات رہے پھر (تب) تم نماز کو اُٹھو۔ پھر حکم ہوا کہ

آدھے رات رہے تب تم نماز کو اٹھو اور اگر تھوڑا کم زیادہ ہو جائے تو بھی مضائقہ نہیں ہے اور تم
قرآن کے حرفوں کو خوب ادا کر کے خوب آہستہ پڑھو۔ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۵
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تم پر بہت بھاری وحی (کی) بات نازل کیا
ہوں اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ: ''ثَقِیْلًا'' کی معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی باتیں بھاری
ہیں اور ''ثَقِیْلًا'' کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ: ''ثَقِیْلًا'' ثواب اتنا بھاری ہوگا کہ میزان کا
ایک طرف کا پھڑ لا بھاری ہوگا اور عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ٹھنڈ کے دنوں میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آتی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گرمی ہوتی کہ پسینہ آتا اور جب
اونٹ پر سوار ہوئے پھر وحی آتی تب اونٹ بیٹھ جاتا تھا۔ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً
وَّاَقْوَمُ قِیْلًا ۶ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: رات کا اٹھنا تحقیق بڑا کام ہے اور رات کی ساعت
سخت ہے واسطے محنت کے اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ نیند کو توڑ کر اٹھنا بڑا کام ہے اور دوسرے
معنی یہ ہے کہ رات کا وقت بڑی فراغت کا ہے اور پڑھے جاتا ہے۔ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ
سَبْحًا طَوِیْلًا ۷ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم کو دن کے وقت آنا جانا
بہت سہل ہے، بہت شغل بھی، اور خلق کی ملاقات ہے اور رسالت بھی ادا کرنا ہے اور تم کو رات کی
وقت فراغت ہے اور تہجد کی نماز پڑھنا بہتر ہے۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ
تَبْتِیْلًا ۸ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تم اپنے
پروردگار کو یاد کرو اور خلق کا شغل موقوف کرو اور رات کے وقت تمام شغل سے اپنے دل کو بالکل
باز رکھو۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۹ اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے کہ: مشرق کا اور مغرب کا صاحب ہے • یعنی پروردگار ہے اور تم تمام کام اسے سونپو۔
وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافر جو کچھ کہ تم سے کہتے ہیں تم اُن کی بات پر صبر کرو اور تم کافروں سے دور
رہو تمہارے حق میں بھلا ہے' اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ: دور رہنے کی معنی یہ کہ کافروں سے
بدی کا بدلہ مت لو اور نصیحت کرنا مت چھوڑو اور جب جنگ کا حکم آیا تب اس آیت کا حکم منسوخ
ہوا۔ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کافروں کا بدلہ مجھ پر چھوڑ دو وہ تونگر ہیں اور میں ان سے بدلہ لونگا اور تم
ان کو مہلت دو کہ وہ مہلت تھوڑی ہے' اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ: تھوڑی کے یہ معنی ہے کہ
جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تھوڑے روز کے بعد جنگ کا حکم بھی نازل ہوا۔ اِنَّ لَدَيْنَا
اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں کافروں کی ہلاکت اور عذاب ہم کے منظور
ہے اور حشر میں دوزخ کا عذاب منظور ہے وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ: اور ان کافروں کے تئیں دوزخ میں ایسا رزق دینگے کہ وہ نہ کھا سکیں گے
' گلا پکڑ لے گا' اور انکو سخت عذاب ہے اور اس عذاب کی کیفیت ہمارے سوائے ان کافروں کو
معلوم نہیں اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ: جب یہ آیت نازل ہوئی تب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بے
ہوش ہو کر اور گر کر کہے کہ: اللہ تعالیٰ کا عذاب کا یہ وعدہ بیشک ہے سچ ہوگا۔ يَوْمَ تَرْجُفُ
الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حشر کا
روز ایسا ہوگا کہ زمین اور پہاڑ اں اڑینگے اور اس دن ڈر سے چور چور ہو جائینگے۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ

اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے مکہ کہ کافروں میں تم پر رسول بھیجا ہوں کس واسطے کہ تم ایمان لائے
یا نہیں لائے ہو حشر کے روز شاہد (شہادت) دینگے جیسا کہ فرعون پر ہم رسول بھیجے تھے یعنی
موسیٰ علیہ السلام کو بھیجے تھے۔ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿۱۶﴾
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: فرعون (نے) موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لایا (اُن کی نافرمانی کی) اس
واسطے ہم فرعون کو غارت کئے اور اے مکہ کے کافروں تم خدا کے عذاب سے ڈرو۔ فَكَیْفَ
تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَا ﴿۱۷﴾ۖ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ
وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے مکہ کے کافروں قیامت کا روز ایسا ہے کہ بچے
خوف سے بوڑھے ہونگے اور آسماناں ہیبت سے تڑخ جائیں گے اُسی روز اللہ تعالیٰ کا وعدہ
ظاہر ہوگا تب اس روز تم اپنی تئیں کیوں کر چائینگے۔ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ
ع ۱۹ ۱۳ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۱۹﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: جو کوئی میری راہ اختیار کریگا یہ آیتیں اُسے نصیحت
ہیں۔ اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآىِٕفَةٌ
مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ
عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ
وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ

اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ اس
آیت کا شان نزول یہ ہے کہ اللہ تعالی اوّل فرمایا ہے کہ آدھی رات کو یا تین پہر رات کو آدمی
اُٹھکر اللہ تعالی کو یاد کرے تب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب ؓ خدا کے خوف سے دو پہر رات کا
شمار نہیں ہوتا (یعنی دو تہائی رات کا اندازہ نہیں ہوتا) ہے سمجھ کر اور خدا کا حکم چوک جانے کے
خوف سے تمام رات عبادت کرتے تھے اور اس تمام رات کی عبادت سے تمام لوگ کاہلی کا
شکار ہونے لگے۔ اُس وقت کافروں نے کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تقصیر ہوئی ہے کہ
اللہ تعالی ایسی محنت کرنے کیلئے فرماتا ہے۔ ایک سال کے بعد اللہ تعالی محنت کی آیت کے معنی کا
حکم نازل کیا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اور تمہارے اصحاب ؓ آدھی
رات کو یا کم زیادہ اس سے اٹھ کر عبادت کرے جو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور جو تم اٹھتے ہو تھوڑا دو
تہائی رات سے اور آدھی اور تہائی (رات کے تیسرے حصہ) سے اور وہ لوگ جو تمہارے ساتھ
ہیں، اور اللہ تعالی رات اور دن کو پیدا کیا ہے سو اس کی مقدار وہی جانتا ہے اور تحقیق تم رات کی
مقدار جانیں گے لیکن میں تمہاری یہ تقصیر معاف کیا اور جتنا تم سے ہو سکے وہ اتنا رات کی نماز
پڑھے اور پھر اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اتنی محنت سے تحقیق تم بیمار ہو جاؤ گے اسلئے اللہ تعالیٰ
نے تخفیف کیا (کم کیا) وہ بعض لوگ تمہارے میں سفر کرینگے اور جہاد کو جائینگے ان سے تمام
رات کی نماز نہیں ہو سکے گی سو اس واسطے تم کو معاف کیا اور جتنا تم سے ہو سکے اُتنی نماز پڑھو اور
فرض نماز قائم رکھو اور زکات دو اور اللہ تعالی کو قرض حسنہ دو یعنی خدا کے راہ میں خیرات کرو اُس
کا ثواب بڑا ہے اور جو نیکی کہ تم مرنے کے اوّل (یعنی مرنے سے پہلے کرو گے اس کی جزا خدا

کے (پاس) بہت پائینگے اور تم اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہو اللہ تعالی بخشنے والا ہے۔ اور تفسیر والے لکھتے ہیں کہ: فرض نماز میں اپنے سے جتنا قرآن ہو سکے اتنا قرآن پڑھوا سکا (پڑھنا) فرض ہے اور نماز کے واسطے قرآن پڑھنا مستحب ہے اور اس کا ثواب بھی بڑا ہے اور قرآن پڑھنے کی مقدار میں اختلاف ہے۔ بعض لکھتے ہیں کہ: قرآن کی تین آیات سے کم نہ پڑھیں اور بعض لکھتے ہیں کہ سو آیات سے کم نہ پڑھنا اور بعض لکھتے ہیں کہ دوسو آیات سے کم نہ پڑھنا اور بعض لکھتے ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ ایک رات میں قرآن ختم نہ کریں بلکہ دن رات میں پچاس آیتیں پڑھیں۔

تمت